

لشکر اولیان مینه بند

شمس الاله

بچشم پنجه

مـ دین

ظاهر حسن دگوئی

(عبدی خشنویش)

# نیا دلگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطریقت فخر العلماء قدوسۃ اللہ الکریم نبی قده علیہن  
امام العاشقین مولانا الحجج محدث اکرم گوئی نور اللہ مرشدہ  
منجانب

## اکلین حزب الانصار بھیرہ پنجاب

اخواض و مقاصد [۱] اندرونی و بیرونی محلوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ اشتات  
اسلام [۲] اصلاح الرسوم - احیا، و اشاعت علم دینیہ

## قواعد و ضوابط

(۱) رسالہ کی عام قیمت دور پیس اللہ مقرر ہے۔ بذریعہ وی پی زیادہ خرچ ہمچنے  
ہیں جو صاحب پا بخرا پیہ یا اس سے زیادہ رقم بخیر من اعانت ارسال فرمانیں  
ٹھگے۔ وہ معاون متصور ہوں گے۔ ایسے حضرات کے اسماں گرامی شکریہ  
کیسا تھا درج رسالہ ہوا کریں گے۔

(۲) غریب و مفلس اشخاص اور طلبیہ کے لئے رعایتی قیمت سلانہ ہے مقرر ہے۔  
وسم) ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ یا معاوضہ بھیجا جاتا ہے۔ چند رکنست کم  
از کم چار آنڈا ہوا ریائیں روپیہں اللہ مقرر ہے۔ (۳) غوث کا پرچہ سہ رکنات  
ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے بعثت نہیں بھیجا ایک رسالہ ہر ہاہ کی یہ بھرپوت  
ڈاک میں ڈالا جاتا ہے جوکہ ڈاک کی بے عنوانیوں اور دیہات کے چھپی  
رسافل کی غصت سو اکثر رسائل راستے میں تلف ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جسی صاحب کو ناخ  
ستک رسالہ نہ ملے وہ اعلان دیریا کریں ورنہ دفتر و مدارنہ ہو گا۔ جملہ خط و کتابت تسلیم  
بنا مینجھر ہے رسالہ شمس اسلام بھیرہ پنجاب ہوئی چاہیے۔

ماfin

عت اشان

و دنیہ

بھوتی مالیں  
لکڑی

بے سکم

اندھی تر

# سہیں الام

## جوبیدہ ماہنامہ

جلد ۳ بات ماہ فروری دیا پر ۱۹۷۲ء مطابق ۱۴۹۰ھ مساقعہ دیتے گئے مختین

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۲	مدید		(۱)	باب التفسیر	
۳	"		(۲)	باب الحدیث	
۴	از فقیر شرف الدین اصلح اللہ وال		(۳)	باب الفقہ	
۵	خونگروں کے تاریخی و ادبی لذتیں		(۴)	حقیقت ادبیں	
۶	ختم حوالات حضرت ایلارمنین بیڈنگم رم		(۵)	مسکن جواہر	
۷	کیا قادیانی مسلمانوں کے بعد وہیں		(۶)	محض حوالات حضرت ایلارمنین بیڈنگم رم	
۸	مرقبہ شیخ غلام احمد میاذی		(۷)	دو دیداو ملیسہ الان حزب الاصرار بیرون	
۹	"		(۸)	کارروائی اجلاس اول	
۱۰	"		(۹)	کارروائی اجلاس دوم	
۱۱	"		(۱۰)	" " سوم	
۱۲	"		(۱۱)	" " چہارم	
۱۳	"		(۱۲)	" " پنجم	
۱۴	"		(۱۳)	" " ششم	
۱۵	"		(۱۴)	گوشوارہ مرافل	
۱۶	"		(۱۵)	گوشوارہ مفہوم	
۱۷	"		(۱۶)	اکٹھی دل نکام تحریر	
۱۸	"		(۱۷)	سو فتح جو روکائیں مناظرہ	
۱۹	"		(۱۸)	۱ علان	
۲۰	"		(۱۹)	مزائی استپر انعام جنت	
۲۱	"		(۲۰)	قادیانی مس	
۲۲	"		(۲۱)	طبعاً و کامیح سے خطاب	
۲۳	"		(۲۲)		
۲۴	"		(۲۳)		
۲۵	"				
۲۶	"				
۲۷	"				
۲۸	"				
۲۹	"				
۳۰	"				
۳۱	"				
۳۲	"				
۳۳	"				
۳۴	"				
۳۵	"				
۳۶	"				
۳۷	"				
۳۸	"				
۳۹	"				
۴۰	"				
۴۱	"				
۴۲	"				
۴۳	"				
۴۴	"				
۴۵	"				
۴۶	"				
۴۷	"				
۴۸	"				
۴۹	"				
۵۰	"				
۵۱	"				
۵۲	"				
۵۳	"				
۵۴	"				
۵۵	"				
۵۶	"				
۵۷	"				
۵۸	"				
۵۹	"				
۶۰	"				
۶۱	"				
۶۲	"				
۶۳	"				
۶۴	"				
۶۵	"				
۶۶	"				
۶۷	"				
۶۸	"				
۶۹	"				
۷۰	"				
۷۱	"				
۷۲	"				
۷۳	"				
۷۴	"				
۷۵	"				
۷۶	"				
۷۷	"				
۷۸	"				
۷۹	"				
۸۰	"				
۸۱	"				
۸۲	"				
۸۳	"				
۸۴	"				
۸۵	"				
۸۶	"				
۸۷	"				
۸۸	"				
۸۹	"				
۹۰	"				
۹۱	"				
۹۲	"				
۹۳	"				
۹۴	"				
۹۵	"				
۹۶	"				
۹۷	"				
۹۸	"				
۹۹	"				
۱۰۰	"				
۱۰۱	"				
۱۰۲	"				
۱۰۳	"				
۱۰۴	"				
۱۰۵	"				
۱۰۶	"				
۱۰۷	"				
۱۰۸	"				
۱۰۹	"				
۱۱۰	"				
۱۱۱	"				
۱۱۲	"				
۱۱۳	"				
۱۱۴	"				
۱۱۵	"				
۱۱۶	"				
۱۱۷	"				
۱۱۸	"				
۱۱۹	"				
۱۲۰	"				
۱۲۱	"				
۱۲۲	"				
۱۲۳	"				
۱۲۴	"				
۱۲۵	"				
۱۲۶	"				
۱۲۷	"				
۱۲۸	"				
۱۲۹	"				
۱۳۰	"				
۱۳۱	"				
۱۳۲	"				
۱۳۳	"				
۱۳۴	"				
۱۳۵	"				
۱۳۶	"				
۱۳۷	"				
۱۳۸	"				
۱۳۹	"				
۱۴۰	"				
۱۴۱	"				
۱۴۲	"				
۱۴۳	"				
۱۴۴	"				
۱۴۵	"				
۱۴۶	"				
۱۴۷	"				
۱۴۸	"				
۱۴۹	"				
۱۵۰	"				
۱۵۱	"				
۱۵۲	"				
۱۵۳	"				
۱۵۴	"				
۱۵۵	"				
۱۵۶	"				
۱۵۷	"				
۱۵۸	"				
۱۵۹	"				
۱۶۰	"				
۱۶۱	"				
۱۶۲	"				
۱۶۳	"				
۱۶۴	"				
۱۶۵	"				
۱۶۶	"				
۱۶۷	"				
۱۶۸	"				
۱۶۹	"				
۱۷۰	"				
۱۷۱	"				
۱۷۲	"				
۱۷۳	"				
۱۷۴	"				
۱۷۵	"				
۱۷۶	"				
۱۷۷	"				
۱۷۸	"				
۱۷۹	"				
۱۸۰	"				
۱۸۱	"				
۱۸۲	"				
۱۸۳	"				
۱۸۴	"				
۱۸۵	"				
۱۸۶	"				
۱۸۷	"				
۱۸۸	"				
۱۸۹	"				
۱۹۰	"				
۱۹۱	"				
۱۹۲	"				
۱۹۳	"				
۱۹۴	"				
۱۹۵	"				
۱۹۶	"				
۱۹۷	"				
۱۹۸	"				
۱۹۹	"				
۲۰۰	"				
۲۰۱	"				
۲۰۲	"				
۲۰۳	"				
۲۰۴	"				
۲۰۵	"				
۲۰۶	"				
۲۰۷	"				
۲۰۸	"				
۲۰۹	"				
۲۱۰	"				
۲۱۱	"				
۲۱۲	"				
۲۱۳	"				
۲۱۴	"				
۲۱۵	"				
۲۱۶	"				
۲۱۷	"				
۲۱۸	"				
۲۱۹	"				
۲۲۰	"				
۲۲۱	"				
۲۲۲	"				
۲۲۳	"				
۲۲۴	"				
۲۲۵	"				
۲۲۶	"				
۲۲۷	"				
۲۲۸	"				
۲۲۹	"				
۲۳۰	"				
۲۳۱	"				
۲۳۲	"				
۲۳۳	"				
۲۳۴	"				
۲۳۵	"				
۲۳۶	"				
۲۳۷	"				
۲۳۸	"				
۲۳۹	"				
۲۴۰	"				
۲۴۱	"				
۲۴۲	"				
۲۴۳	"				
۲۴۴	"				
۲۴۵	"				
۲۴۶	"				
۲۴۷	"				
۲۴۸	"				
۲۴۹	"				
۲۵۰	"				
۲۵۱	"				
۲۵۲	"				
۲۵۳	"				
۲۵۴	"				
۲۵۵	"				
۲۵۶	"				
۲۵۷	"				
۲۵۸	"				
۲۵۹	"				
۲۶۰	"				
۲۶۱	"				
۲۶۲	"				
۲۶۳	"				
۲۶۴	"				
۲۶۵	"				
۲۶۶	"				
۲۶۷	"				
۲۶۸	"				
۲۶۹	"				
۲۷۰	"				
۲۷۱	"				
۲۷۲	"				
۲۷۳	"				
۲۷۴	"				
۲۷۵	"				
۲۷۶	"				
۲۷۷	"				
۲۷۸	"				
۲۷۹	"				
۲۸۰	"				
۲۸۱	"				
۲۸۲	"				
۲۸۳	"				
۲۸۴	"				
۲۸۵	"				
۲۸۶	"				
۲۸۷	"				
۲۸۸	"				
۲۸۹	"				
۲۹۰	"				
۲۹۱	"				
۲۹۲	"				
۲۹۳	"				
۲۹۴	"				
۲۹۵	"				
۲۹۶	"				
۲۹۷	"				
۲۹۸	"				
۲۹۹	"				
۳۰۰	"				
۳۰۱	"				
۳۰۲	"				
۳۰۳	"				
۳۰۴	"				
۳۰۵	"				
۳۰۶	"				
۳۰۷	"				
۳۰۸	"				
۳۰۹	"				
۳۱۰	"				
۳۱۱	"				
۳۱۲	"				
۳۱۳	"				
۳۱۴	"				
۳۱۵	"				
۳۱۶	"				
۳۱۷	"				
۳۱۸	"				
۳۱۹	"				
۳۲۰	"				
۳۲۱	"</				

# بِالْتَّفَسِيرِ

## شان رسالت

پرستی سے مسلمانوں میں ایک ایسا نزاٹ میڈ فرقہ پیدا ہو چکا ہے۔ جو آقا تھے نامہ محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔ احادیث کی علمت۔ اور حدیث کے صحیت شعبیہ پر نے کام کر رہا ہے۔ اور اپنے آپ کی "امامت مسلم" یا "اہل فرقہ کے نام سے موسوم کرتے ہوئے۔ تیرہ سو سال میں بقدر المُهْمَّہ محبہ دین۔ محمد شہزادے گزرے میں۔ سب کو گلہڑا دے بے دن خیال کرتا ہے۔ یہی فرقہ ہے جس کے پیرو ایک نیا فرقہ بنایا کر مسلمانوں کو فرقہ بندی سے نجات دلانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود ایک فرقہ بنایا کر دین میں ایک نیا شاخہ نظر کر رہے ہیں۔ اور سلف صالحین کی تکفیر ان کا شیوه ہو چکا ہے۔ اس فرقہ کا بانی عبد اللہ حکیم الرحمن کا رہنے والا تھا۔ اس لئے مسلمانوں میں یہ فرقہ حکیم الرحمن کے نام سے مشہور ہے۔ آج کی اشاعت میں قرآن مجید سے یہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطاعنہ ہونا۔ اور اپنے تبعاع کے بغیر نجات کا ملنامہ ملن تابت کیا جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ يُؤْتُوكُم مَا نَوَّ اللَّهُ  
قَاتِلُهُمْ أَنْ تَرْكُمْ مَا أَنْهَى اللَّهُ  
فَإِنْ تَنْزَلُ عَلَمْدُ فِي شَيْءٍ فَرَأَدُوا إِلَيْهِ  
فَالرَّسُولُ أَنْ كُنُتمْ وَمِنْهُونَ بِاللَّهِ  
وَاللَّوْمُ لِلْأَخْرَذَالَّكَ خَلُوٌ وَأَحْسَنٌ  
يَا شَيْلَمَهُ أَمْ قَرَائِيَ الَّذِينَ يَنْهَوْنَ  
آسَمُمْ أَمْنُو بِمَا أَنْزَلَ اللَّيْكَ وَمَا  
أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ يُوْمِدُ دُنَّهَنَّ  
ما نَهَى رَبِّكَ طَرَفَ اور جو تا الگیا تم سے پہلے

سَيَحَّاْكُمُوا إِلَى الطَّاعُوتٍ وَقَدْنَاهُ دُكْرٌ چانتے ہیں کہ مقدمہ لیجایں شیطان کی بخشش  
 اُمروں و آن یکھڑا ہے ویریں الشیطُنُ حا الائک ان کو حکم دیا جا چکا ہے۔ کہ اس کی بات  
 ان پیصلہ هم ضلاًّ تجیداً وَإِذَا نہایں اور چاہتا ہے شیطان کا انکو رہ سے  
 قیلْ هُمْ تَعَالَوْ إِلَى مَا أَنْبَلَ اللَّهُ بھٹکا کر دو جیا ڈالے۔ اور جب ان سے  
 إِلَى الرَّسُولَ سَأَتَتَّ أَمْنِفَقِينَ کہا جاتا ہے۔ کہ اس حکم کی جانب بوجہ  
 لَصِدْرَ وَنَعْنَكَ صَدِرَادَهُ اللہ نے اتارا ہے۔ اور رسول کی جانب  
 قَلِيقَتَ إِذَا صَابَتْهُمْ مُصْلَهٌ تو تم دیکھتے ہو۔ منافقوں کو کوہ تم سے مشکلتے  
 بِمَاقَلَّ مَتْ أَمْدَدْ يُهُمْ تَخْجَاؤْلَهُ ہیں۔ پھر کیا ہو جب ان پر اپنے کوئی بیعت  
 مُخْلِفُونَ بِاللَّهِ أَنَّ أَدْنَا أَنَّا اُتَّلَهُمْ اس حرکت کی وجہ سے جو یہ پہلے بھیچ کچھ پھر  
 تھا۔ اسے پاس آؤں قیں کھاتے ہوئے کہ  
 بخدا ہماری غرض تو جعلائی اور میل ملاپ ہی کی  
 حقی۔ یہ دو لوگ ہیں۔ کہ اللہ ہی خوب جانتا  
 ہے۔ جو انکے دونوں ہیں سے پس انسے مت  
 پھی پھی اواران کو فضیحت کرو۔ اور ان سے کپوٹو  
 ان کے دونوں ہیں اُنکر شے والی بات۔ اور  
 بِمَادِنَ اللَّهِ طَوَّلُوْنَهُمْ اُدْظِمُوْلَهُمْ  
 الْفَسَمُوْلَهُمْ جَانِدُلَهُمْ وَإِسْتَغْرِيْلَهُمْ اس سوچ کے  
 الْرَّسُولُ وَلَوْ جَدُّهُ وَاللَّهُ تَوَّأْلَهُمْ کہ  
 غَلَّ وَدِيلَكَ لِلْوَزْمَنِوْنَ حَتَّى يَحْكُمُكَ  
 فَهُنَّ شَجَرَ بَنِنَهُمْ تَمَّلَّا يَحْدَدُهُ فی  
 الْفَسَمُوْلَهُمْ حَرَجًا هَمَّا قَعِسْتَ وَ  
 رَسُولُ تَوَضُّرِيْلَهُمْ اَنْتَهُمْ تَوَبَّهُمْ  
 لَيَسْلَمُوْلَهُمْ سَلِيْلَهُمْ

ما  
لله  
ما  
استغفرة

میلان۔ پر قسم ہے تھا سے رب کی کیھی ملامت ہے۔ شیگیے۔ یہاں کس کلمہ کو حاکم بنائیں ان  
 جنکڑوں سے جو آپسیں الحسین پھر نہ پائیں اپنے دونوں ہیں تکی تھا۔ فصل سے اور قبل کلین سکل  
 (ب) (۵) (ع)

ف) خداوند کریم نے ان آیات میں ایمان والوں کو اللہ کی (یعنی قرآن کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکماں کی اور اولی الامرخن سے مراحلماں، صاحب حکومت محدثین لئے گئے ہیں۔ کہتا بعداری کرنے کا حکم فرمایا۔ اگر اولی الامر کے فیصلہ میں اختلاف واقع ہو۔ تو اللہ (قرآن) و رسول صلی اللہ علیہ وسلم (احادیث) کی طرف بجوع کرنے کا امر کیا۔ زمانہ نبوی میں ایسے لوگ موجود تھے۔ جو قرآن پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے فیصلے طاغوت (کعب بن اشرفت یہودی) کے پاس رہ جاتے تھے اور سبب انہیں کہا جاتا تھا۔ کہ ما انزل اللہ (قرآن) والی الرسول (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئیں۔ تو وہ اس سے پوری طرح احتراز کرتے تھے۔ خداوند کریم نے ایسے لوگوں کو منافق فرمایا۔ قرآنجدید میں جہاں کہیں اطاعت چہاں کہیں اطاعت رسول کا حکم آیا ہے۔ وہاں رسول سے مراہ قرآن لینا چکڑا لوگوں کی خطرناک غلطی ہے۔ ان آیات میں خداوند نے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول سے مراہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ ای ما انزل اللہ والی الرسول اور فروع الی اللہ والی الرسول کا جہاں بھی ذکر ہے۔ الطیعو اللہ سے مراہ تک بالقرآن اور الطیعو الرسول سے مراہ اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ چکڑا لوگوں کا الیام کے لفڑا رسول کے لانے سے اسکی تفسیر ہوتی ہے۔ ای ما انزل اللہ کے لانے سے وہ واضح ہو گیا۔ اگر اطاعت رسول منتظر ہوئی تو تو والرسول کا لانہ کیوں لایا جاتا۔ حالاً تک ما انزل اللہ قرآن پر واضح ہو جکھا تھا۔ یہ صد و عنکھ میں بھی خطاب واحد ہے جس کے مخاطب سوائے آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیغمبر ہو سکتا۔ اور قرآن کو مذاہلی نے کسی جگہ مخاطب نہیں بنایا۔ اس کے بعد خداوند کریم نے ایسے متفقین کے شکوک رفع کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ ہم نے پیغمبر اسی لئے بھیجے

لہ چکڑا لوگی بھی ایمان بالقرآن کا دعویٰ رکھتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائے مبد اللہ چکڑا لوگی اور اپنے گروہ کے مددویں کو حکم تسليم کرتے ہیں۔ اور قرآن کے معانی و دیگر سوالیں میں احادیث کے بھائے اور فیصلہ تسلیم کرتے ہیں۔ فتنہ ۱۶

ہیں کہ انکی اطاعت کیا جائے۔ بلکہ اگر دینخوا فے کیلئے اجتنب کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ ہو جاری اس کار میں کسی کا گز نہیں ہو سکتا۔ واستغفِر لہم الرسول سے مراد ہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہی ہو سکتی ہے۔ پھر سفارش خواہ یوں ہو کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے استغفار کریں۔ خواہ یہ کہ محروم حصہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصرفی دائرہ اطاعت سے اپنے کو مستحقِ علایت بنائیں۔ بہر حال قبولِ قوبہ میں تو سطہ پھیر غرض ہے اس کے بعد خداوند کرم نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا کہ ایسے لوگ جب تک اپنے جگہ ہوں میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکمِ خیابان اور ایسا پک کے فیصلہ کو بدل دو جان تسلیم کرنے کے خواہ ہیں پڑا ایما زدار نہیں بن سکتے اس آیت سے چکڑا لوں کا خارج ازاں میلان ہونا بوضاحت ثابت ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں ایما زداروں کی ہلامت ایسا بارع رسول قرار دیتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

(تجمعہ) چوپیروی کرتے ہیں رسول نبی امیٰ کی جسے پاتے ہیں لکھا ہوا پاس اپنے توہین اور اخیل میں حکم کرتا ہے ان کو اچھی باتوں کا اور منع کرتا ہے ان کو بری بات سے۔ اور حلال کرتا ہے ان پر پاک چیزوں اور حرام کرتا ہے ان پر بُری چیزوں اور نامارتا ہے ان سے بوجھہ ان کے اقدیم چھینیں پر پس جو اس پر امیان لائے اور اس کی تعظیم کی ایسا کوئی پسپروی کی اس نظر کی جو آثار اگیسا تھے اس کے ہی فلاح پانے والے میں کہدیجہ نے اے لوگوں میں درستادہ استد کا ہوں ہر فرم سب کے وہ دشمن کو اس کیلئے ہے باز شاست، صانوں کی احمد زین کی نہیں کوئی معمود بگروی بدلنا اور باڑا کے

الذين يتبعون الرسول النبي الراى  
الذى يجعل ورقه مكتوب بأعنه هبر  
في التورىقه والإنجيل يا مرهم العراف  
ويتهدم عن المترى وتحل لهم الطيبة  
ويهرم عليهم الحبيش ويضيع عنهم  
أصمم والأفلام الحق كاست عليهم فما  
الذين لا منوابه وعزروه ونصرده  
وأتمموا المؤرالدك لا تزل معه أولئك  
هم المغلوبون هليا به لناس في رسول  
الله لكم جميعان الذي له ملك  
السموات والأرض لا الله إلا هو يحيي  
ويميت فاما من ابالله ورسوله النبي الراى  
الذى يؤمن بالله وحكته وابتعدهم

## فہتہ دون ۶

رپارہ ۹ رکع ۵

پس ایاں لا اذ اللہ پر اداس کچھ رسول پر جو بھی ای ہے  
جو ایاں لا آتا ہے اللہ پر اداس کچھ کلموں پر پڑی  
کرو کر تم راہ پا جاؤ۔

ان آیات میں بھی ای کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ ای صفت بشری ہے قرآن کو اتنی  
بھیں کہا جاسکتا۔ چکڑ ابھی اس جگہ رسول کے معنی و مفاتیح دیکھا سنبھی ای کی طرف مقدم  
کر لئے تھیں حالانکہ صفات کا معرفت بالامام ہونا منوع اور صفات الیہ کا مجموعہ نہ لازم  
ہے۔ اور یہاں رسول معرفت بالامام اور بھی ای دوں مفتور ہیں۔ اضافت کسی طرح  
جائے نہیں ہو سکتی۔

کتب سماں میں حصہ بھی کیا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ای کے لقب کے ساتھ  
ذکر کیا گیا تھا اسی کی نسبت ام القریٰ رکہ، کی طرف ہے یا اس کے معنے اگر ان پڑھ  
کے لئے جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ایسا بھی جسم کا کوئی استثناء نہ ہو  
جس لئے کسی سے ایک حرف بھی نہ سیکھا ہو جسے خدا نے وحی کے ذریعہ علوم اور  
وآخرین عطا کئے ہوں۔ اس جگہ خداوند تعالیٰ نے بھی رسول کی تعریف بھی کر دی۔  
کرو اللہ اور اس کے کلموں پر ایمان لاتا ہے۔ اس لئے رسول سے مراد رسالت  
(قرآن) یعنی سوائے ضردا و تقصیب کے نہیں ہی نہیں۔ واتا بعوہت حکم تباہت  
سنت شخصت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں شمس اور ہدایت کا منحصر ہونا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تباہت پر فہتہ دون کے باہم ثبوت کو پہچا۔

خداوند تعالیٰ نے رسولوں کی صفت اکل طعام اور چلنے پھرنا قرار دیتا ہے۔ قرآن  
کو رسول قرار دینے والے ان آیات کو تقصیب و ضردا کارہستہ جھوٹ کرنے سے پرے ہیں۔  
وما رسنک من قبلاك الارجحلا | توجہ نہیں بھیجا ہم تھا اپ سے پہلے تک  
رسولوں کو وحی کرتے تھے میراث ان کے  
نوجی الیہم۔

اس سے ثابت ہے کہ خداوند تعالیٰ نے رسول کے بشری سعدوں کے یا فرشتوں کے  
دوسرے رسول کوئی نہیں بھیجا۔ کتابوں پر جمال کا اعتظاظ بولا نہیں جاسکتا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا لِتُعَذِّبَ الظَّالِمِينَ ترجمہ: یہم نے نہیں بھیجا اپ سے پہلے  
رَأَيْتَ أَنَّهُمْ لَيْسُوا كُلُّهُمْ الطَّاغُومُ وَ رسولوں میں سے گرخیقی دُوہ طعام کھاتے  
تھے۔ اور بازاروں میں چلتے تھے۔

سیکھاتا ہیں بھی طعام کھاتی ہیں۔ اور بازاروں میں چلتی ہیں۔ ان دونوں آئیوں میں خداوند  
یکم نے مثل کلمہ لا الہ الا اللہ کے حصر کر دیا کہ ہم نے بجز شہری رسولوں کے اوکسیکو اور یہ  
کیطوف نہیں بھیجا۔ اگر کوئی مضر ضر کہے کہ فرشتے بھی رسول میں اور وہ طعام نہیں کھاتے  
اور انکو رجال بھی نہیں کہا جاتا۔ تو پھر حصر کر دیا کہ باقی رہا۔ جواب اس کا یہ ہے۔ کہ  
ملائکہ اگرچہ رسول میں۔ مگر وہ ظاہر طور پر مثل کتابوں کے اوکسیکو رسولوں کے  
آدمیوں کی طوف نہیں۔ صحیح گئے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مُلْكٌ لَّهُ يُهْسِنُ مترجمہ: کہدیکھئے اگر ہوتے زمین میں فرشتے  
مُطْهِنِينَ قَوْلَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّكَّا ۝ چلتے پھرتے اٹھیان سے ضرورتم آمارتے  
سَكَّا سَاسُو لَاط۔ آسمان سے فرشتہ سفیرہ۔

حق تعالیٰ کسی تعلیم دیا ہے اس کا قول قرآن مجید میں نقل فرماتا ہے۔  
قُلْ يَا أَقُوْمَ اسْسَعُوا الْمُرْسَلِينَ اسْتَعُوا مترجمہ: کہا اے قوم تابعوں کو رسولوں کی  
مِنْ لَا يَسْكُنُهُمْ بَحْرٌ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ یعنی تابعوں کی دراس شجاعی کرد اس شجاعی کی جنم سے نہیں  
ماگنتا اجر اور وہ راہ یا فتنہ ہیں۔

اجر طلب کرنے کسی بشر کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ایماندا او تعلیم دافان تو بھی  
یکم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ضروری قرار دیتا ہے۔ مگر کفار بشری رسول کی  
اطاعت کو اپنی توہن سمجھتے تھے۔ خداوند تعالیٰ ایسے کفار کا قول نقل فرماتا ہے  
وَكُلُّنَا أَطْعَمُهُمْ بَشَّا مِثْلَكُمْ إِنْتُكُمْ ترجمہ: اگر تم نے اطاعت کی اپنے جیسے  
إِذَا حَنَسِيْسُ دَنَ ط پاک ۱۸۴۳ء۔ بشر کی تویش کم زیان کھا رہو۔

بنجرا کم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دراصل خدا کی اطاعت ہے اس لئے فرمایا  
أَنَّ الَّذِينَ يَسْأَلُونَكَ لَا يَأْتِيْكَ بِأَيْمَانُهُمْ مترجمہ:۔ بیکد جو لوگ آپ سے

اللَّهُ يَدْعُوكَ أَمْبَدِلُكُمْ (پ ۷۹) بیت کرتے ہیں وہ تو افسہ سے بیت  
کرتے ہیں۔ افسہ کا بھائی ان کے گھوون پر ہے۔

تیرہ سو سال سے امت مسلمہ کتاب و سنت کی پریروی کو اپنا شمار بنائے ہے۔ سلف صالحین میں سے آج دن تک کوئی شخص احادیث کا انکار کرنے والا ظاہر نہ ہوا۔ کرڈڑوں مومنین کے مسلمہ عقیدہ سے روگڑا فی یقیناً بلاکت خسروں کے لئے من ملال دلتی ہے۔

تَرْجِمَةٌ: جو مذاقت کرے گا رسول کی اس  
مَاقِيْنَ اللَّهُ الْمُهَدِّى وَسَعْيُ خَلِيلِ  
الْوَمَدِينَ نَوْلَهُ مَاتُونَى وَنَصْلَهُ جَامِنَ  
پس کارڈ تھی صفت یوراہ پ (ع ۱۷) راستہ تو ہم اس کو چلائے جائیں گے اسی راستے  
جنز بروہ چالاک دوسراں کو جھونک دیں گے دوزخ میں۔ اور وہ بری جگہ ہے۔

میکر اولی کہتے ہیں۔ کہ وحی صرف قرآن ہے۔ اور قرآن کے سوا اندکوئی ذریعہ احکام کے نزدیک کا نہ تھا۔ مگر قرآن کہتا ہے۔

وَمَا كافَ لِتَسْهِلَنَّ يَكْلِمَهُ اللَّهُ الْأَكْبَرُ ترجمہ:- اکوئی بشر کی طاقت نہیں کہ  
اومن و سائی حجاب اذیٰ مُسَلِّمٌ مُّسَلِّمٌ اخداوں سے کلام کرنے۔ مگر بذریعہ الہام  
فیوْحیٰ بادیٰ نکے مایشاء طَائِلَهُ عَلَیْهِ حُکْمٌ یا پردہ کے یچھے سے پاہیجہرے کسی  
فرشتہ کو پس وہ پہنچا دے اثر کے مکم سے جو کچھ اثر چاہے۔ بیکٹ بلند مرتبہ کلت الات  
اس سے ثابت ہے کہ وحی کی تین قسمیں ہیں (۱) امام (۲) پردہ کے یچھے سے  
و (۳) اور بذریعہ فرشتہ۔ قرآن وحی ہے مگر اس کا قلقیل آخزی قسم سے ہے۔ قرآن  
فرشتہ کے ذریعہ مازل ہوا۔

قُلْ نَّزَّلَهُ رُوحُ الْقُدْسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ تَرْجِيمَهُ كَمْ بَيْكِيْتَ۔ آتاً لَّهُ اَبَدِیْتَ اَنَّكَ اَوْرَادِ حَقِّ الْفَرْقَانِ کے بَعْدِ کَمْ بَيْکِيْتَ۔ آتاً لَّهُ اَبَدِیْتَ اَنَّكَ اَوْرَادِ حَقِّ کے بَعْدِ کَمْ بَيْکِيْتَ۔

قرآن کے سوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا جو سلسلہ جاری رہا۔ اس کا ثبوت فرقہ تمجید میں متعدد جگہ ملتا ہے۔ لقد صدق اللہ رسول الرؤیا باحق میں رؤیا کی صورت میں وحی ختنی تکیف و ذکر کیا گیا ہے۔ ما وعده نام اللہ و رسولہ الاعز و رضا۔ میں جس وعدہ کا ذکر ہے وہ بھی بذریعہ وحی ختنی سی دیا گیا تھا۔ اذَا يَعْلَمُ كُمْ أَنَّ اللَّهَ أَحَدٌ الطَّائِفَتِي مِنْ بَنِي إِنْسَانٍ وَعَدَهُ بِذِرْيَةٍ وَحِي خُنْقَى كُيَا گیا تھا۔ العرض قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کا ثبوت موجود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس لئے ارشاد ہوا۔ وَمَا كَيْنَتْ عَنْ أَنْهُوَيْ أَنْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ.

احادیث کی علمت اور احادیث کی حفاظت کا انکار کرنے والوں کے لئے زمانہ حال کے واقعات دریں عبرت ہیں۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے جو پیشینگوں میں کی گئیں تھیں۔ جن الفاظ کیسا تھا وہ احادیث میں موجود ہیں۔ کیا وہ لفظ بلطف پوری نہیں ہوئیں۔ ابو داؤد۔ ترمذی مسلم میں حدیث موجود ہے۔

عن مقداد رضي الله عنه قال قال رسول الله ترجمہ:- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم لا انا و نیت الکتاب مثل اس کی اس کے ساتھ۔ خدا کیک شخص علی ادیکتہ یقول علیکم بھذ المقرئ ان خدا وجد تم فیہ من حلول فاما حله و ما وجد تم فیہ من حرام فخر مونہ (المحدث)

جن گوئی نے عبد اللہ چکرہ الوی بانی فرقہ چکرہ الوی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے سامنے اس حدیث میں بیان کردہ نقشہ آگیا۔ بعض پر وقت کا عالم طاری ہو گیا۔ نہیں ایسا معلوم ہوا جیسے آج سے سڑھے تیرہ سو سال پہلے آقا نے نامرا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے اس کی حالت کا مشاہدہ فرمائے تھے۔ اور یہ چھوٹی چار پانی یا نیختہ کو کہتے ہیں۔ آخری عمر میں عبد اللہ کو ایسا سرخ الماحت ہوا۔ کہ ہمیشہ ایک چھوٹی چار پانی

پر پڑا رہتا تھا۔ اور اپنے بڑے عقیدہ کی اساعت میں منہج رہتا تھا۔ اسکی بسی اخلاقی صرب المثل بن گئی ہے۔ یہ حدیث احادیث کی صحت عظمت اسلام کے محفوظ رہنے پر زبردست دلیل ہے۔

کچھ عرصہ بلوا۔ مصر کے محنت رات سے ایک صندوق ہیں سو روپاں علی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک برآمد ہوا۔ جو مقوی شاہ مصر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ اس کے الفاظ و حرف کو صحیح بخاری و مسلم کی احادیث سے ملا کر دیکھا گیا۔ ایک حرف کا بھی فرق نہ تکلا۔ دوسرا صدی ہجری میں حدیث کی تباہی مرتباً تھیں۔ گویا بیسیوں سال تک کئی شخص کے ذمیں میں اس صحت کیسا تھا ایک خط کا مضمون محفوظ رہنا اسباب پر لالت کرتا ہے۔ کشف صالحین نے احادیث کو محفوظ رکھنے میں کمال کر دیا۔ دنیا کا کوئی نہ بنا اپنی کسی مذہبی کتاب کے متعلق اس قسم کے ثبوت حفاظت کے پیش نہیں کر سکتا جس قسم کے ثبوت احادیث کے متعلق نہیں اسلام میں موجود ہیں۔

نی فلمت کے شیدائی اور فرقہ چکڑا دیکے رہر لیے اڑات سے مسوم شخص بنی اکرم علی اللہ علیہ وسلم کا فرض صفت قرآن کا پہنچانا قرار دیتے ہیں۔ اور بنی کرم علی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سمجھنے یا حصوں کے ارشادات کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت کا انکار کر دیتے ہیں۔ مگر قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) وَمَا أَنْزَلْنَا مِنْ سُرْهُولٍ لَا يُطَاعُ (۲۱) ترجمہ ہیں بھیا ہم نے کوئی رسول مگر تاک طاعت کیا جائے ساتھ حکم اللہ کے یا هر اللہ۔

(۲) يَتَلَوَّ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُذَكِّرُهُمْ وَ (۲۲) ترجمہ تلاوت کرتا ہے ان پر سامنے اس یعلم ہم الکتاب والمحکمه کی آیات اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اوقیم دیتا ہے کتاب او حکمت کی،

(۳) وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِكْرَ لِيُبَيِّنَ (۲۳) ترجمہ اتنا ہم نے آپ کی طرف قرآن تاکہ بیان کر دیں گے آپ لوگوں کو جو کچھ نازل کیا گیا طرف ان کے۔

دہم، وَمَا نَوْلَكَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لِهِمُ الَّذِي أَحْنَأَ فُوقَهُ  
کتاب مُخْرِتاً کہ اپ بیان کریں ان پر وہ  
کہ اختلاف کیا اس میں۔

پ ۲۵ - ع ۱۷ .

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں  
قرآن پہنچا۔ تزکیۃ قلوب۔ تعلیم کتاب۔ تحریم حکمت اور قرآن کی تبیین یعنی اسکا  
سمجھنا بھی داخل تھا۔ اس لئے ہمیں قرآن کے سمجھنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بیان کردہ تفسیر کا مطابح کرنا ضروری ہے۔ احضرنور کو مطابع بناؤ کر بھیجا گیا تھا۔  
حضرنور کی اطاعت ہی بخات کا باعث سکتی ہے۔ دنہ ۵  
خلاف پیغمبر کے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزلِ خواردِ رسول

انت او اشکسی آئندہ اشاعت میں قرآن مجید سے بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فضائل و محادیت کے جائیں گے۔ وَمَا تَوَفَّ فِي قَبْلِهِ إِلَّا بِاللَّهِ





## بدگوئی و طعن سے ممانعت

- (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - "مسلمان کو شایان نہیں ہے کہ وہ طعن کرتا رہے۔" (ادب المفرد)
- (۲) "اللہ تعالیٰ فرش کام کرنے والے اور جنت گو سے محبت نہیں رکھتا ہے۔ جو بازاروں میں چلاتا پھرنا ہے۔" (عن جابر)
- (۳) مسلمان طعن کرنے والے - اور جنت گو بھیپڑہ لکھنے والے نہیں ہوتے (مشکوہ)
- (۴) صدیق کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ لعن کرنے والائیں (ف)
- (۵) تم ایک دوسرے سے یہ نہ کہو کہ تجوہ پر خدا کی لعنت ہو یا اللہ کا غضب یاد و زخم میں جائے۔ (عن سید رضا)
- (۶) میں لعن کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں - بلکہ حرم کو نیکے لئے بھیجا گیا ہوں" (عن ابن ہبیرہ)
- (۷) مسلمان کو گالی دینا ضيق ہے - اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (ادب المفرد)
- (۸) جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے - اگر وہ اس لعنت کی مسخر نہیں ہوتی - تو یہ لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ابن عباس)
- (۹) میرے اصحاب میں سے کسی کو سب و شتم سے بار برسونا خرچ کرو - تو بھی ان کے ایک پیغامہ یا الصفت پیغامہ خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار شادات ہر چیز عوام الناس کے کافنوں تک پہنچا دیتا و عالم کا فرض ہے - اپنی زبان کی حفاظت کرنا فروری ہے۔
- ان ارشادات کی کسوٹی پر میرزا ای و رافعی عقайд کو پڑھا جائے تو پیغ اور جھوٹ کا پتہ چل سکتا ہے۔ یافی فرقہ میرزا ائمہ علام احمد قادر یافی نے تمام امت مسلمہ کو وزیر البغایا

(حائزہ موکل) کی فرش گالی دی۔ علمائے امت کے لئے ایسی ایسی گاہیاں تصنیف کیں جن کی بنیاد پر انہیں مجدد دشناام کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے شیعوں کے نزدیک ہیں گالی دینا لعنت کرنا عبادت ہے۔ اور اس کو وہ اپنی مایہ ناز قرار دیتے ہیں۔

گالی دینے والے کا جواب گالی سے دینا شرعاً منوع ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو آدمیوں میں گالی گلوچ ہوئی۔ جب تک ایک گالی دیتا رہا۔ دوسرا خاموش رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے ھٹھے ہو گئے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ ھٹھا ہو گیا۔ جب تک یہ خاموش تھا۔ فرشتے گالی دینے والے کا جواب دیتے رہتے۔ جب اس نے خود جواب دیا۔ تو فرشتے اٹھ گئے۔ (ابن المغرو)

## بن الفقه

### تجھیز و تکفین

عالم بقا کی طرف کوچ کانفارہ ہر وقت نجح رہا ہے ہم میں سبب جانے والے ہیں۔ موت کے مقررہ وقت میں تاخیر ہونا ناممکن ہے۔ موت کے مقام کا علم بھی نہیں ہو سکتا۔ انسان جنگل میں ہو یا سمندر میں۔ شہر میں ہو یا دیہات میں موت کے چنگل سے چھپا راپا ناشکل ہے۔ ولوکتم فی بر وج مشید کا ط اپنے سلم بجائی کی میت کی تجهیز و تکفین کے مسائل سے عوام الہ سناؤ اقت ہوتے ہیں۔ اس لئے کمی جگہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی غسال نہ ملے۔ تو اکثر مسلمان اپنی آنکھوں کے سامنے ایک مسلمان کی لاش کا پڑا رہنا گواہ

کرتے ہیں۔ مگر غسل میت کو اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ اس لئے آج کی اشاعت میں عنزل۔ کھن و دفن کے سائل درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ نادافع اشخاص ان کو پڑھ کر یاد کر لیں۔ اور موقعہ آئنے پر مردوں کے ساتھ تکی و مکحاتی کر سکیں۔ غسل مردہ کے عنزل کے واسطے وہ پانی بہتر ہے۔ جو بیری کے پتے ڈالکر جوش کیا گیا ہو۔ نہیں تو خالص پانی سے نہلا جائے۔

نہلا نے کی ترکیب یہ ہے، کہ پہلے مردہ کو تختہ پر رکھیں۔ پھر اس سکے کمپے اتار لیں۔ سگرنا ف سے گھٹنیوں تک نشانہ کریں۔ پھر کہیں پر نجاست لگی ہو۔ تو وھوڑا لیں۔ سرا درواڑ صھوڑ کر ایں۔ اس کے بعد سارے بدن کو اس طرح وھوڑیں۔ کہ پہلے پانی والے بغیر و صھوڑ کر ایں۔ اس کے بعد سارے بدن کو اس طرح وھوڑیں۔ کہ پہلے میت کو بائیں کروٹ لٹا کر اس پر اس طرح پانی بھایں۔ کہ جو حصہ تختہ سے ملا ہوا ہے۔ اس پر بھی پانی پہنچ جائے۔ پھر ایسا ہی دائیں کروٹ لٹا کر اس پر اس طرح پانی بھایں۔ کہ جو حصہ تختہ سے ملا ہوا ہے۔ اس پر بھی پانی پہنچ جائے۔ پھر ایسا ہی دائیں کروٹ لٹا کر اس پر اس طرح کروٹ سے لٹا کر عنزل دیں۔ پھر سے لیک ویکر بھائیں۔ اور اس کے پیٹ کو نرم نرم لیں۔ اگر کچھ نکلے۔ تو اسے وھوڑا لیں۔ دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد کپڑے سے بدن پوچھیں۔ اور اس کی دار صھی و سرو سمجھہ کے اغضانیعنی پیشانی ناک۔ وز انوں۔ ہاتھ۔ دونوں ڈانوؤں پر خوش بولیں۔ پھر کھن پہنایں۔ ناخن تراشے اور کنگاہی کرنے اور شہید کو عنزل و کھن دینے کی ضرورت نہیں۔

کھن۔ کے مردہ کے لئے تین کمپے سنتے ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ چادر۔ صرف تہ بند اور چادر بھی کافی ہے۔ عورت کے کھن کے لئے پانچ کمپے سنتے ہیں۔ تہ بند۔ کفنی۔ چادر۔ صرف تہ بند۔ کفنی اور اوڑسی چادر بھی کافی ہے۔ پہنانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ پہلے چادر پچھا میں ساس کے اوپر تہ بند اس پر کفنی پھر مردہ کو اس پر لٹا کر کفنی پہناؤں۔ پھر تہ بند ایں طرف سے پھر بائیں طرف سے لپیٹیں۔ اس کے بعد اسی طرح چادر پوچھائیں۔ اگر عورت ہو۔ تو اس کے پہلے سینہ بند اور کفنی پہناؤں۔ پھر سر کے باول

کو دو حصہ کر کے اوڑھنی اوڑھاویں۔ اس کے بعد تہ بند لیٹیں۔ اور چادر اوڑھائیں۔ اور اگر کھن کے کھل جانے کا انیشہ ہو تو دونوں طرف سے باندھوں۔ شہید کو اس کے کپڑوں میں دفن کروں۔

**جنازہ۔** چار آدمی اٹھائیں۔ اور جلدی جلدی چلیں۔ مگر وہ طیں نہیں۔ جنازہ جاتا ہو۔ تو راستے میں جاؤ آدمی بیٹھا ہو کھڑا ہو جاوے۔ اور ہو سکے تو شرکِ نماز جنازہ ہو۔ اس کا بہت فوابد ہے۔ جنازہ کے ساتھ بلا حضورت سواری پر جانا منع ہے۔ جنازہ رکھنے جانے سے پہلے کروہ ہے ستحب ہے کہ جنازہ سے پہچھے پہچھے چلیں۔

قبر مزدہ کو دفن کرنے کے لئے گھری قبر کھووں۔ اور اس میں بحد بدلی جائے اور مزدہ کا منہ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے۔ اور مزدہ کو قبریں سکھتے وقت بسم اللہ وعلیٰ ملّة رسول اللہ پڑھنا چاہئے۔ اور جو گھر کھن کے کھلنے کے خوف سے بازی گئی تھی۔ اسے کھول دے۔ لحد کو پنج اینٹوں یا بالش دغیرہ سے بند کریں۔ پھر ساری قبریں سے بھر دیں۔ اور ماہی پشت سستیل بناؤں۔ مریخ نہ بنائیں۔ مٹی ڈالنے وقت جتنے آدمی قبر پر ہوں۔ سب کم از کم تین سو ٹھنڈی مزدہ قبریں ڈالیں دفن کرنے وقت عورت کی قبر پر پرودہ کرنا چاہئے۔ قبریں پکی اینٹیں اور لکڑی بچاتا مکروہ ہے۔ قربی ارشتہ دار یا دوست ہی کیوں نہ ہو۔ مزدہ پرسی کو چلا کر رونا۔ بین کرنا۔ کثیرے بچاڑنا۔ یاں منڈانا تو چنانگا ہے۔ آنسو بہانا منع نہیں۔

### محمد

کیے مرغ دیم نہ پاؤ نہ پر  
نہ از شکم مادر نہ پشت پدر  
خ بر آسان و آنہ زیر ز میں  
ہمیشہ خرد گو شست آدمی

## حقیقہ المسائل مسئلہ اول

کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ تاریخ تینی ام رمضان المبارک کو قبل زوال آنے کے روشن ہال بایں طور ہوئی۔ کہ بجانب شرق آنے کا سے چاند دیکھا گیا۔ ایسے حال میں اسی وقت روزہ افطار کرنا چاہئے یا اس روز کو رمضان شریف سے شمار کر کے شام تک بدستور سابق صائم رکھرید غروب آنے کے روشنہ کھو لکر روز ووم عید کرنا چاہئے۔ بلیغوا بسندا اکتاب -

جواد

هو الموفق والملهم لاصواب

والیه هر جع و الماءب

سبحان الله لا عالم نا اما ماعلمنا انك انت العلم الحكيم  
صورت مسئولیت میں جب دن کو چاند دیکھا جائے اگر بعد زوال کے روشن  
ہوتا وہ روشن شب گرذشت کی نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ روز تینی ام رمضان المبارک  
ہے۔ اس روز بذلت ورسایق صائم رکھرید بروز ووم عید کرنا چاہئے۔ اور اگر اقبل  
از زوال دیکھا جائے۔ تب اس میں چند اختلاف و تفصیل ہے۔

اول یہ کہ امام ابو یوسف رحم کے نزدیک وہ چاند شب گرذشتہ کا ہے۔ اسی  
روز افطار و عید چاہئے۔ اور طرفین یعنی امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک  
وہ چاند شب گرذشتہ کا ہے۔ اس روز صوم ضرور ہے۔ دوسرے روز عید کرنا چاہئے  
کیونکہ حسب رواثت نبی رب کے دن کو چاند دیکھا جانا قابل اعتبار کے نہیں ہے  
معقبہ یہی روشن ہے۔ جو بعد غروب آنے کا ہو۔ دوسری یہ کہ امام اعظم ہم سے یہی  
رواثت بھی آئی ہے کہ اگر قبل زوال کے چاند بجانب شرق ہو۔ جیسا کہ صورت  
سوال میں ذکر ہے۔ تب وہ چاند شب گرذشتہ کا ہے۔ اسی روز افطار چاہئے۔

اور اگر کتاب مغرب ہوتا وہ چاند شب آئندہ کا ہے۔ سوم یہ کہ امام صاحب سے ایک روایت ایسی بھی ہے۔ کہ وہ چاند قبل شفق کے غائب ہو جاوے تب اس روایت کا اختیار اسی رات کو ہو گا۔ اور دوسرے دن محمد کرنما چاہیے۔ اور اگر شفق تک غائب نہیں ہو۔ بلکہ وہ چاند شب تک رہ جاوے تب وہ چاند شب لگشتہ کا کا ہے۔ مگر باس یہ اختلافات حسب تصریح اختیار صاحب درمختار و حاشیہ شامیہ و مخطاوی و بکریہ وغیرہ کے مذہب مختار اور مفتہ بہ وہی قول طرفین کا ہے۔ کہ جب دن کو چاند دیکھا گیا تب خواہ قبل زوال کے ہو یا بعد زوال کے بحاف مشرق ہو خواہ مغرب ہر حال میں اسلن روزہ رکھنا ہو گا۔ اور عبید بروز دوم ہو گی لیون ک جب رواست حدیث کے یہی مذہب قائم ہوا۔ کہ دن کی روایت معتبر نہیں ہے لہذا دن کا چاند شب آئندہ سے شمار کیا جائے گا۔ اقال فی آخر صوم درمختار و روایت بالہ کا لیلۃ الاضحیۃ مطلقاً علی المذهب ذکرہ الحداوی (و اختلاف المطاعم و روایت نہ کہ قبل الزوال و بعدہ غیر معتبر علی ظاهر المذهب) و علیہ الکتر المسائیۃ رحمۃ اللہ و علیہ الفتوی مجرم عن الخلاصہ انتہی و قال مخطاوی فی شرحہ قوله (مطلقاً) یعنی سواعکان فی الصوم و فی الفطر و سواعکان قدام الشہیش او خلفہ او سواعر او وہ قبل الزوال او بعدہ او حلیہ قوله (علی المذهب) و قال ابو یوسف راحمہ اللہ ان رہی قبل الزوال خلاحتی تو کان بدلہ رمضان صاموا الان الشی یاخذ حکم ما قبیل منه فاہلہ اذ اس او وہ قبل الزوال یکون قریباً للیلۃ الماضیۃ و ان سل وہ بعدہ یکون قریباً للیلۃ المستقبلة و عن الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سراوہ امام الشہیش فھو للیلۃ الماضیۃ و ان سراوہ خلفہ انہو للیلۃ المستقبلة و تفسیر الامامان یکون الی المشرق والخلف الی المغرب لان سیرالسیاست الی المشرق فالقمر اذ اجا و اذ الشہیش بیالهلال فی جهت المساق حلیہ عن المہستہ نے قوله (و اختلاف المطاعم بکسر)

اَلَّا هُمْ مُوْضِعُ الطَّلْوَعِ۔ بِحَرْبِ عَنْ خَسِيَا مَا الْعَالَمُ (وَرَوْيَةُ نَهَارَلِ) بِالرَّفْعِ  
عَطْفًا عَلَى اخْتِلَافِ وَمَعْنَى عَلَمٍ اعْتَدْيَا سَرَادِيَتْ نَهَارَلِ قَبْلَ الْزَّوَالِ  
وَلَبَعْدَهُ دَعْمٌ اعْتَدْيَا سَرَادِهِ مِنَ الْلَّيْلَةِ الْمَاضِيَّةِ بَلْ يَكُونُ لِلْلَّيْلَةِ الْمَاضِيَّةِ  
وَالْقَصْدِ بِهِ الْمَرْوَبَةِ ابْنِ يُوسُفَ فِي قَوْلِهِ السَّابِقِ اَنْتَيْ وَفِي جَامِعِ الْمَهْمَّا  
لَا عِبْرَةَ لِرَوْبَةِ الْهَلَالِ قَبْلَ الْزَّوَالِ وَلَا بَعْدَهُ وَهُنَّ لِلْلَّيْلَةِ الْمَسْتَقْبِلَةِ  
كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ رَّحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبَرَّهُ ابْنُ يُوسُفَ رَّحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبَرَّهُ  
فَلَمَّا صَبَرَهُ وَعَنْ ابْنِ حَنِيفَةَ دَرَجَ اَنْ غَابَ قَبْلَ الشَّفَقِ مِنْ هَذِهِ الْلَّيْلَةِ  
كَمَا فِي الْمَاهِدِيِّ اَنْتَيْ۔ وَقَالَ فِي الْحَشِيَّةِ الشَّامِيَّةِ مَعَ الْبَسْطِ  
الْكَاملِ فِي شَرْحِ رَوْيَةِ الْهَلَالِ نَهَارَلِ اَوْ الْأَصْلِ عَنْهُمَا اَنْهُ لَا تَعْتَنِي رَوْيَةُ  
نَهَارَلِ اَوْ اَنَّهَا الْمُبَرَّةُ لِرَوْيَةِ بَدْرٍ بَدْرٌ عَرْبِ الْسَّمَسِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صُومُوا بَرْ وَنَيْمَةً وَاقْطَرْ وَبَالْمَرْوَبَةِ اَمْ بِالصَّوْمِ وَالْفَطْرِ بِهِمَا  
الْمَرْوَبَةِ فَيَقُولُ ابْنُ يُوسُفَ مُخَالَفَةُ النَّفَرِ اَمْ مُخَصَّاً فِي الْفَتْرِ اَوْ جَبُ  
الْحَدِيثُ سَبِقَ الْمَرْوَبَةِ عَلَى الصَّوْمِ وَالْفَطْرِ وَالْمَفْهُومُ الْمُتَبَادرُ مِنْهُ  
الْمَرْوَبَةُ عَنْدَ عِشِيلَةٍ اَخْرَى كُلُّ شَهْرٍ عَنْ الصَّحَابَةِ وَالْتَّابِعِينَ وَمِنْ بَعْدِ  
هُنْ بِخَلَافَتِ مَاقْبِلَ الْزَّوَالِ مِنْ الْثَّلَاثَتَيْنِ وَالْخَتَارِ اَخْرَلُهُمَا۔ اَنْتَيْ۔ هَذِهِ  
مَا الْمُهْنَى سَرَبِی فِي هَذِهِ الْبَابِ وَاللهُ تَعَالَى اَعْلَمُ بِالْحَقِّ وَالْمَصْدَقِ وَالصَّوَابِ  
(نَفِقَ مُحَمَّدُ شَرِفُ الدِّينِ اَصْلُحُ الْمُرْحَالَ سَائِنَ مَوْضِعُ سَمَرِی دِیو پُرْکَنَہ سَہِرَمُ ضَلَعُ شَنْ آبَادَارَہِ خَتَارَخَ  
۱۰ مِصَانُ الْمَبَارِکَ)

## ثَانِيَةُ

کیا حکم ہے تجزیہ داری کا اور فاتحہ اور نیاز امامتین مکریں علی جدیہا و علیہما السلام کا آیا  
یہ بالکل امزاجایز اور منزوع اور غیر مشروع ہیں۔ یا امیں کچھ تفصیل ہے اور جو امر  
کہ ناجائز اور منزوع ہو اس کی شرکت کیوں اسٹے اگر بلوری کے لوگ خواہ دوست اپنا  
جبرا درز بر دستی کریں تو شرکت ہونا چاہئے۔ یا نہیں اور جو لوگ جبرا درز بر دستی سے

شکرت یوں ان پر کیا حکم ہے۔ یعنی ابتداء اللکاب جز الکرم اللہ الوهاب  
هو المرض والملهم للصواب واللید المترحم واللائب  
جوام

تغیری کا مسئلہ قیم سے معلوم اور مشہور ہے۔ کہ بزرگانہ کے علماء اور صاحب  
منع کرتے آئے مگر جاہل نافہم نہیں مانتے ہیں۔ اور طرح طرح کی معصیت اور  
مگنا تھے ونیاز امامین کا بہر صورت جائز درست ہے۔ اس میں کسی علم  
ویندار کا اختلاف سابقًا مسحور نہیں ہوتا تھا۔ مگر بحث سے غلبہ بیدرنی  
کا ہوا ہے۔ تب سے بعض لوگ فاتحہ ونیازات بزرگان کو منع کرتے ہیں۔  
لیکن ان کے منع کرنے پر التفات نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حاضری امام باڑہ اور  
درپیشی تغیری وغیرہ کے اپنے مکان میں فاتحہ اور نیاز بہتر ہے۔ اور قصر اور  
اوسمیں اکیں کھانا کھلانا اور فرقہ اور درود پر حکر امامین مکرین کے روح پاک پر  
ثواب پہنچانا موجب خیر و برکت کا ہے۔ وریہ فاتحہ وغیرہ کا ثواب پہنچانا  
واسطے روح حضرت امامین علی جدہما وليہما السلام و دیگر بزرگان و اولیائے کرام  
کے جہاتک ملکن ہو بزرگانہ میں بوجب خیر برکت ہے۔ خصوصاً امامین مبتذل ک  
مثل عشرہ محروم و عشرہ ذا الحجہ و شب برات و عیدین و شبقدر میں زیادہ اہتمام  
ایصال ثواب کا چاہیئے۔ اور بخلوں نیت بقدر سمعت مال حلال سے فاتحہ و  
نیاز کرنا چاہیئے۔ باہمہ جو امر مسحور اور ناجائز ہے۔ اس میں کسی کو نظر اور  
کسی کے جیسا اور زبردستی سے شرکیں پوچھ دست نہیں ہے۔ اور ایسے امر  
کی شرکت میں برا دری کی خوشی اور ناخوشی کا لحاظ وینداری کے خلاف ہے۔ اور  
جو لوگ بالجسہ شرکت کلائیں ان پر دو گناہ ہو گا۔ ایک تو خود ایسی معصیت ہیں، بتلا  
ہے کا اور دوسرے ایک شخص پر جیسا اور زبردستی کر کے شرکیں کرنے ہے۔ اور ایسے  
مسائل صاف اور صریح ہیں۔ حاجت سنت، لا ایں کی نہیں ہیں۔ مگر واسطے مزید  
تشقی سائل کے مختصر آنکھا جاتا ہے۔ تعالیٰ فی اشباع الکلام نقلًا عن المفسر العزیز

الريلوی و دریجات ذو شنید که ازینجا است حفظ اعراس مشایخ و منظمت بزیارت قبور ایشان والترام فاتحه خواندن و صدقه دادن برای ایشان و اعتنا با عام کردن پیغایم اشاره اولاد منشیان ایشان و قال فی زاد الآخرت فی فصل المنع من تحدّث زیارت القبور الکاذبة و کنوه من التحریۃ و عجزه نقلًا عن نصاًب الاصناف من الناس عن اتخاذ القبور الکاذبة و خروج الناس الى زیارت قبور بعض المبتکنی او بعض المساجد على مشابهة الخروج الى الجمیع قال رسول علیہ السلام فمود من زلار قبر ایلام من ارقد ضل واضل وزیادت کندان لکنون است کنانی شرح ایزخ من زلار بلام از فهم وضعون ثم قال داشتنی است که تعزیه و ضریح در قبور کافیه داخل است و علم و شرود و بیرون وینیزه و بیانز آن و تصویر محیم در انصباب - ثم قال در محلکت از ایامیه اسلام ضعیف گشتہ و از خدا تسلی بجز نام باقی نمانده است خلاف رسم عرب کاصل الاصول دین محمد عربی است اکثر مبدع و فنچه اسلام تقلید مجلس صوفیان و در سهی هنر و ادب تعزیه داری را رواج داده دور عوض قرآن خواندن مشیه خوانی اختیار کرده اند و در مقابل ساجد ایسنت و مختار باری مشرکان امام پاڑه بنامائید و در عشره هم نقل تربت شریف امام حسین رضی اللہ عنہ ساخته مجلس آنکند و اختراعات جدید ملطف دارند و اذاع بر عینها تقلید کفار و اقتداء مشرکان کزیان قلم ازیانش میسوزد می سازند و از تصاویر و تماثیل در وشنی و عجز الک تعزیه خانه و امام پاڑه تماش کا دعوام می آزادیم - ای ان قال - اجتماع مردم و عقد محفل برای اهل بار حزن و مصیب و اعلان مائم و بکار بدست سیئه است - و سایت اکثر الکتب المتن اوله ما کلوا لاطاً عینها تخلوق فی معصیۃ الخالق و سردی عن النبي صلیع اند قال من سنة حسنة خله ایمها و اجر من عملها و قال فی صلیعها من سن سنة سیئه فعلیه و زرها و از من عملی که ما هذل اما الهمه منی ساری فی هذل ایماب و اللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصدق والصواب فقط - (کتبہ فقیر محمد شرف الین)

# سَلَكْ حَوَّاهُ

(حضرت یا بیزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت یا بیزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہم میں پیدا ہوئے۔ جب آپ نے مکتب میں پڑھنا شروع کیا اور سورہ لہمان کی اس آیت پر سنھے۔ کہ ان اشکرانی دلوالدیک، آپ اپنے استاد سے اجازت لیکر اپنے والدین کے پاس گئے اور ان کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اشکرا در والدین کاشکرا دا کرو۔ مجھسے دو کاشکرا دا تمہیں ہو سکتا۔ یا تو اللہ تعالیٰ سے اسکا شکر معاف کر دو۔ یا اپنا شکر خندو۔ ان کی والدہ نے فرمایا۔ کہم نے اپنا حق بخت اور تجھکو بالکل اللہ تعالیٰ کا کر دیا۔

ایک رفعت آپ نے سناؤ کفلان جلگا ایک ولی اللہ رہتے ہیں۔ سفر کرنے ان کی طلاقافت کو تشریف لے گئے۔ وہاں ان کو قبلہ کی طرف کر کے تھوکتے دیکھا۔ فوراً اپس تشریف لے آیا۔ غرمیاً اگر اس شخص کو طریقت میں کچھہ دخل ہوتا تو خلاف ادب یہ حرکت اس سے صادر نہ ہوتی۔ نقل ہے کہ آپ کے گھر سے مسجد ناک چالیس قدم کا فاصلہ تھا۔ مگر بوجہ تغطیہ مسجد کھنی راہ میں نہیں تھوک کا ایک مرتبہ سلطان کا ایک نوجوان رئیس گھانا بجا تاچلا آتا تھتا۔ اس کو دیکھ کر حضرت یا بیزید رحم نے فرمایا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العالی الغطیم رئیس نے اپنا بجا اس زور سے ماڑا کے یا جا بھی لوٹ گیا۔ اور حضرت شیخ رحم کا سر بھی رخی ہو گیا۔ دوسرا دن صبح کیوقت حضرت یا بیزید رحم نے یا جا کی قیمت اور سیقدہ حلوا ایک آدمی کے ماٹھا اس رئیس کے پاس بھیجا۔ اور اس کو کہلای بھیجا کہ یا بیزید نے معذرت پیش کی ہے اور یہ حلوا بھیجا ہے تاکہ کھا کر رات کے غم و غصہ کو دور کر سکو۔ رئیس نے جب یہ معاملہ دیکھا۔ بہت رویا۔ اور حضرت کے پاس آکر قدموں پر گرا اور قوبہ کی۔

حضرت بایزید نے ایک امام کے پیچے ناز پڑھی۔ بعذرا ز امام نے پوچھا۔ کہ آپ کا کھانا پینا کہاں سے آتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ صبر کرو۔ پہلے ناز کا اعادہ کروں۔ تب تمہارے سوال کا جواب دیا جائیگا۔ جو شخص روزی دینے والے کو نہ جانتے اس کے پیچے ناز روا نہیں۔

فرمایا ایک دفعہ میں نے نفس سے کام لینا چاہا۔ اس نے کہنا شد مانا۔ ایک سال اس کو پانی نہ دیا۔ کہا اسے نفس عبادت کریا پیا سامر۔ آپ کے ایک مرید تینیں برس دیا۔ ہر روز اس کا نام دریافت فرماتے۔ اس نے عرض کیا کہ تین سال میں آپ کو میرانام ہیں محفوظ نہ ہو سکا۔ فرمایا میں ہنسی نہیں کرنا جیس سے اس کا نام ہر میں آگیلے ہے۔ کچھ یاد نہیں۔ اس کے سوا کسی کا نام دل میں رہ نہیں سکتا۔

فرمایا سچا عابد اور سچا عامل وہ ہے کہ تنخ جہد سے تمام مژادات کا سرکاش ٹالے اور اس کی تمام مہوات و متنا محبت حق میں فنا ہو جائیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہو۔ وہی اس کا طبعی دوست ہو۔ راضی بر رضاۓ مولاد ہے اللہ تعالیٰ کے پیاری نے کی یہی نشانی سے بکھنی سے بھاگے، ادنیٰ بات جو عارف کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملک و مال سے پر میرز کرے۔ نیک کام سے نیکوں کی محبت بہتر ہے۔ اور بدوں کی محبت کا رید تھے ملکی بر تھی اسے۔ جس نے اپنی خواہشات ترک کیں وہ اللہ تعالیٰ کو منجح گیا۔

فرمایا تو اپنے تینیں ایسا ناظر کر دیا کہ تو ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سر نیادہ وہ ہو کہ جو بار بخلق پیچھے اور خوش خوش رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کو دوست نہ رکھے۔

## محب

مردہ بدر یا میسر و دش و دیدم کے شلغم میخورد

# مختصر حوالات امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق

(از مودی محمد بشیر الدین صاحب تکہنوا۔)

## ولادت شریف

آپکی پیدائش بعد گذرنے والوں فیل کے تیر ہوئیں یوس ماہ جمادی الاول میں دو شنبہ کے دن اس پہاڑ پر واقع ہوئی جو کہ جانب جنوب مکہ مظہریہ کے واقع ہے۔ بعض روایتیں میں تیر ہے برس بعد واقعہ فیل کے مرقوم ہے۔

## نسب مبارک

عمربن خطاب بن نفیل بن عبد العزیز بن شیاوح بن عبد الشر بن قرط بن شواح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن هربن مالک بن نظر ملقب بقریش سلامہؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پشت کعب سے متابہ ہے۔ جو آپ کا سلسلہ نسبت ہے۔ اور نام آپ کی والدہ شتر لقیہ کا جمہ بنت ہاشم من مغيرة اور نزدیک بعضوں کے بنت مشام بن مغيرة بن عبد الشر بن عمر بن مخزوم پس ساتھ قول اول کے بیٹی ابو جہل کے چیا کی یعنی ابو جہل کی چیا زاد بہن اور موافق قول ثانی کے ابو جہل کی حقیقی بہن ہیں۔ اور آپ پر حال میں بھائیجے ابو جہل عمر بن شام کے نس۔

## نام مبارک ولقب غیرہ

نام مبارک آپ کا آئینہ مرتخا۔ اور کینیت الوحفہ ہے۔ اور لقب مبارک فاروق اعظم چونکہ آپ حق و باطل میں بہت جلد فرق کر دیتے تھے۔ اسی وجہ سے فاروق اعظم کا لقب پایا۔ بعد وفات حضرت صدیق الکبر کے اپنے عبد خلافت میں امیر المؤمنین کے خطاب سے مشہور ہوئے۔ دشن برس چھ ہیئنے پاچہ دن دون آپ خلیفہ رہے۔ اور جو جو کام آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں دین اسلام کے انجام دئے۔ ان کے بیان کے طریقے بڑے دفتر ہوں۔ تو بھی ممکن نہیں کہ بیان میں آسکیں۔

## حُلَمِیَّہ ارک

آپ کا قدور راز تھا جسیں میاڑ ک فربہ ذنگ گندی۔ آنچھیں نہایت سُرخ ریش میاڑ بہت ٹھنی۔ اور موچھیں لمبی تھیں۔ اور ہمیت آپ کی اسقدر تھی۔ کہ بڑے بڑے بادشاہ آپ کے نام سے کامنے تھے۔

ایمان آور ہی سید نعمت

تینغ عمر نکلتی ہے لواب نیام سے سرگوچھکائیں کہدا یہ کفار عالم سے دو دو کرے گی دشمن دین کو تمام سے اہواز و مصر و تشور و رے روم شام سے

خوب رہو دیں امان کسی رو سیاہ کو

جنتک پڑھے نہ اشہد ان لالہ کو

اک تملک جہاں میں ہے یہ تینغ کس کی ہے چمکی جو اصفہان میں ہے یہ تینغ کس کی ہے  
بل زبان دہمیں میں ہے یہ تینغ کس کی ہے مشہور انہیں دیاں میں ہے یہ تینغ کس کی ہے  
یہ تینغ برق دم تو جناب عمر کی ہے  
ہے آنکھ دیکھی حضرت خیر البشر کی ہے

کون عمرہ چناب خلافت ماب زینت المبڑ والمحراب کان رای موافق للوحی والكتاب حق  
عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ جہنوں نے اپنے زبانہ خلافت میں ایسے مشکل کام  
آسان کرنے جو طاقت عقل انسان صنعتیت الیان سے باہر ہیں۔ بڑے بڑے ایکہ زار  
چھیتیں شہر کفار اشتر کو مع ان کے توابع کے فتح کر کے وار الاسلام بنایا۔ اور ہزاروں  
بیخاون کو قوت لگایا۔ حقیر ہے۔ کہ آپ کی ہی کوشش اور عالی ہمتی نے مشرق سے مغرب  
تک اور جنوب سے شمال تک مثل خوب شید تاباں کے دوز ایمان کا چکایا۔ اور سرگردان ان

لئے بعض روایت میں ایا ج کہا ہے۔ ۱۲ یہ لجیں میں زراح کہیا ہے ۱۲ (جہنم سعلق مسئلہ)  
سہ آپ کی موچھیں بہت وراز تھیں۔ مگرنا ایسی حیطہ طرح اس زمانے کے شوquin بھاتے میں آپ کی  
موچھیں طول میں بڑی تھیں۔ نہ عرض میں کہ صورت خلاف شرح ہے۔ ۱۲

صرحائے صلاست میں چراغ بُدأیت کا جلایا۔ آپ کی صولت فاروقی نے شکر قیصر و کسری کو پہنچیت دی اور سُجُم اور عراق سے یہ شمار غنیمت لی۔ الشَّرْكَرِ سلام عمر فہ کا بڑی خوشی اور مید کبادی کی بات ہے کہ قیامت نک ایمان والوں پر ان کا احسان ہے۔ کی ہے خلافت آپنے کس فہوم دھام سے ایران سے خزانج لیا اور شام سے شوکت بھی فخر کرتی ہے حضرت نعمت نام سے گزشیدہ تو پوچھ لوہر خاص و عام سے طہران اور عراق میں سکھ تھا د یا گبروں کا نام ملک بخی سے مٹا د یا

سارے عرب سے رسم کفر و شرک کی ذمہ کی اور عائلہ الٰہ اللہ سے تمام دنیا معمور کی۔ لاکھوں کو مسلمان کیا، کروڑوں سے جزیہ لیا۔ چار بڑا رجامع مسجد تعمیر کئی اور عام رسومات کفر و شرک کی مثالیں۔ تفصیل اس بیان واجب الاعلان کی ہے۔ اک چھٹے سال بیوت سے حضرت حمزہؑ کی ایمان آوری کے تین روز بعد حضرت نعمت بن الخطاب مشرف بالسلام ہوئے۔ ملا باقر محلبی شیعی نے بحدا الائخار کی چھڑوں جلدوں جس کا نام کتاب السماء والعالم ہے۔ سعود عیاشی سے آپ کے اسلام لانے کے بارہ میں یہ روایت کی ہے۔ ساوی العیاشی عن الباڑۃ علیہ السلام ان سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم اعزز الاسلام بنعمت بن الخطاب او ببابی جمیل بن هستکام۔ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر فدا اصلی اللہ علیہ وسلم نے خداۓ تعالیٰ سے دعا کی کہ آئے پروردگار گیرے عزت وے اسلام کو حضرت نعمت بن خطاب کے اسلام لانے سے یا ابو جمیل بن بشام کے مسلمان ہونے سے۔ عرض رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حضرت نعمتؑ کے حق میں قبول ہوئی تقدہ اس کا یوں ہے۔ انکه دمماً کتبدون من دون اللہ حبی جہنم نازل ہوئی۔ یعنی تم اور تمہارے معبدوں کی تم خداۓ کے سوا نے پرستش اور پندگی کرتے ہو یہ

دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برطاب بیان کرنا شروع کیا۔ ابو جہل کے جس کی سیف خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی عداوت تھی۔ میضون نہایت ناگوار معلوم ہے۔ اس نے اشتہار دیا۔ اور اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کر کے نہایت طلاقت ملامت امیز تقریر سے انہیں شرمnde کیا کہ تمہیں ڈوب مزاجا ہیئے۔ تمہارا دین اسی طرح بننام کیا جاوے۔ اور تمہارے معیودوں کو گالیاں دیکھا ویں۔ بزرگ چشم کی آگ کا ایندھن قرار دئے جائیں۔ اور قم پراز نہ ہو۔ کیا یہ سخت ہے غریبی اور ذلت کی بات نہیں ہے۔ کہ تم سب سست بھیں رہیں۔ اور ایک شخص کا جس نے اسکیلے ہماری قوم میں آفت فی ارکھی ہے۔ کچھ تدارک نہ کر سکیں مجھ سے ذلت نہیں دیکھی جائی۔ میں اس بھری مجلس میں اشتہار دیتا ہوں۔ کہ تم میں سے حکومی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے ایک پڑا اونٹ سرخ زنگ نہایت اعلیٰ قسم کے اُسے اس قومی خدمت میں انعام دوں گا۔ عمر فراخ نے جن کی بہادری اور شجاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت تمام قریش میں مشہور تھی انھلکر کیا۔ کہ اگر اس وعدہ کو پورا کرنے کا سختہ قول مجھے دو۔ تو میں اس ہم کو سرکر کے دھنلاویں گا۔ ابو جہل عمر فراخ کو تعبیں کرے رو بروے گیا۔ اور ہیں کے رو بروے سجنست قہم اپنا علاوه پورا کرنے کی بھائی۔ عمر نے بھی۔ اُسی

لہ ابو جہل کا بھی اصلی نام عمر بن ہشام ہے۔ اور کنیت بھی ابی الحکم مگر وہ بھی جہالت کی وجہ سے ابو جہل مشوہد ہو گیا۔ اور حضرت کامرون تھا۔ ۱۵ حملہ حیری جنت شیدیں ابو جہل کا یون ذکر ہے یکے روز میلکفت باشقیا۔ کہ آرد کسے گر سر مصطفیٰ پڑا اشتہر خود پیغیم باو۔ دو گونہ سیاہ ویدہ و سرخ مو ۱۵ دو سیم و زخمیش چند سن

اسی طرح اس بت کے آگے۔ عہد کیا کہ جب تک اس دشمن کو  
کو قتل نہ کروں گا۔ آدم سے نہ بھیوں گا۔ اور تلوار ہاتھ سے نہ رکھوں گا  
اس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا میں ارقم فر کے ہاں  
ابنی نشست۔ رکھتے تھے۔ مکان اچھی گنجائش کا تھا۔ سب مظلوم  
وممین وہاں جمع ہوتے عبادت خدا کرتے۔ اور اپنے بچاؤ کی تدبیریں...  
سرخیتے۔ اس روز بھی حسب معمول یہ لوگ جمع تھے۔ دروازہ کی زنجیر  
بند کر رکھی تھی۔ اور سب مومین اس انعام قتل کی خبر سے  
جو کسی طرح ان پہنچ گئی تھی۔ دیشت زدہ پہنچے تھے۔ العصہ عمر فرم  
نے تلوار خونخوار ہاتھ میں کے کر مبارادہ قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قدم اٹھایا۔ اور صوراً جناب باری سے ملا گکہ کو حکم ہوا۔ کہ  
اس کو بھاری طرف بلاو۔ اور جس کا سر جیتے جاتا ہے۔ اسی کے  
قدموں پر گراو۔ اور بھاری قدرت کا ملہ کاتما شا مخلوق کو دیکھاو۔  
کرشمی ہو کر جاتا ہے۔ اور سید ہو کر لوٹے گا۔ کافر ہو کر نکلا ہے۔ اور  
مون پاک ہو کر پھرے گا۔ بھاری دشمنی پر مستعد ہو کر اٹھا ہے۔ اور محنت  
کے دم میں ابھی کھپتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی خوشی سے شمارے دوست  
کے قتل کو چلا ہے۔ مگر حکم زبردستی اس کو کافروں کے قتل پر مقرر  
کرتے ہیں۔ قم شتابی سطح زمین بر جاؤ۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہادے دین  
میں لے آؤ۔ غرض مجرم جب تلوار گھٹے میں چاہیں کر کے نہایت غصہ اور طیش  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چلے۔ فرشتگان ملادا علی نے  
غلظہ شادمانی کا بلند کر کے طقوا طقوا کا شور مچایا۔ عمر فرنے اتنائے راہ  
میں بہت سے عجائب اور خرق عادات کا معائنہ کیا۔ اتفاقاً ایک شخص  
بنی زہرا سے ملا۔ جو بسبب خوف قریش کے اخفاۓ دین کرتا تھا۔ اس  
نے پوچھا۔

ائے عمر کہاں جاتے ہو۔ جواب یا محمدؐ کے قتل کے۔ اس نے کہا بنی ہاشم اور بنی مطلب کا کچھ خوف نہیں۔ عمر فرمئے کہا۔ اگر تو نے دین گدی قبول کیا تو شروع قتل کا تجھے سے کروں اس نے کہا کہ میں وائے باپ کے دن پر ہوں۔ پھر دونوں ہمراہ چلے۔ تابکعیہ پڑھے۔ ایک دو روزہ بھڑکا کو دیکھا۔ کو اسٹے برع کے لائے ہیں۔ اور لوگ اس پر جمع ہیں۔ وہ زبان فصح کھاتا تھا۔ یہ عوکمالی الشہادۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔

جمع اس بھڑکا کو چھوڑ کر علیحدہ ہوا۔ اس واقعہ سے ایک رغبت عمر کے دل میں پیدا ہوئی۔ جب اسمعیلؑ کے ہمراں اجتماع خلق تھا۔ حال بھڑکا کا بیان کیا۔ ابو جہل نے اس حال کے ظاہر کرنے سے روکا۔ عمر نے کہا۔ واللہ ما گفت شی لاحق کلام اطلیں یعنی قسم اللہ کی نہیں چھپایا میں نے بھڑکہ خواہ حق یا باطل بھڑکے چلے کرو۔ بنی حزیمہ کو دیکھا۔ کہ سب ایک جھگٹے کے بغیر تصنیفہ متعدد کے تباہ میں جمع ہیں۔ عرب بھی جسب طلب اس کرو کے آنکھ بست کے اور عرض واقع کیا۔ باقت شب نے بت کے اندر سکونتی آنحضرتؐ کی اور مذمت بتوں کی بیان کی عمر یہ بات سنکر ستجب باہر آئے آگے چلے راہ میں ہنخمن عبد اللہ شری ملے پوچھا۔ کہ اس تیز قدمی کیسا تھا کہاں کی جڑ ہمی تھی ہے۔ عمر نے ماجرا سنایا۔ انہوں نے کہا اے عمر تو اسلام کی جڑ کاٹنا اور اس کے بانی کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ مجھے یہ خوبیں۔ کہ خود تیری بہن فاطمہ اور بنتی سعید بن زید بن عمر مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تمھیں کچھ انصاف اور عیزت ہے۔ تو پہلے ان کی جریے یہ مکمل ہر کے تن بین میں آگ لگ گئی۔ اور اس نے پہلے اپنی بہن کی ہی صفائی ضروری جانی۔ عمر فداً اپنی بہنوئی کے مکان پر پڑھے۔ دروازہ بند پالا۔ اس پہنچا کم میں صورت طلبہ نے نزول فرمایا تھا اور ان کی بہن بہنوئی نے سورۃ سکنیہ کیوں اسٹے جاتی بن ارشاد صحنی کو بلا یا تھا۔ اور دونوں پڑھر ہی نہ تھے۔ عمر نے ایک شکان لگایا۔ آواز جانبدار قرآن پر ہنسنے کا باہر کان میں آیا۔ عمر نے دروازہ کھلکھلا یا جب ان کی بہن نے جانا کہ عمر ہے۔ مجھے فھی کیا اور جناب کو چھپایا۔ پھر دروازہ کھل دیا۔ عمر نے اندوں جا کر بہن بہنوئی سے پوچھا تم کہاڑتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ آپسین باتیں کرتے تھے۔ عمر نے بکری ذرع کر کے ان کی دعوت کی انہوں نے انکار کیا۔ انہوں نے قول عیم کو سچھ مانا۔ اور یقین سے جانا۔ کہ مسلمان ہو گئے میں کو مازنا پینا شروع کیا۔ اور بہت بھیہ آزادیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ عمر مارے ڈالا ہے۔ خدا کو رجوع کیا۔ اور کہا اے ستر ہم پلاشک صدق دل میں مسلمان ہو گئے۔

و دو زبان ہے۔ مگوں جو کرنا ہے کرو۔ اے عمر اگر تو ہم کو مار بھی ڈالے تو بھی ہم سلام سے نہیں پھر نے والے سے

گو مار تو ڈال پر کلمہ تو کہیں گے      مر جائیں گے پر دین محمد ہے بہن گے  
 راحت ہے ہمیں دوستوا ڈا ہو جو ہم پر      جو جو دستم ہوئے ہم سباد ہمیں کے  
 جب عمر نے ایسا سخت جواب پڑی ہمیشہ سے سنا۔ نرمی کر کے ملین خدہ ہو گے اور  
 کہا، یہ بہن تم نے محمد سے کیا دیکھا؟ اس نے کہا اس پر کلام الہی نازل ہوتا ہے۔ آخر جواب  
 رات ہوئی عمر کو خواب نے لیا ان کی بہن نے شوہر کو اٹھایا۔ اور وضو کر کے سورہ طہ نہ  
 میں وصیان لگایا۔ جب یہ آیہ اللہ مافی السموات و مافی الارض و ما بینہما و ما  
 تخت المثلثے پڑھی۔ عمر نے بخوبی میں سن کر حیرت کی۔ اور بہن کی طرف مخاطب  
 ہو کر کہا۔ کہ یہرے یعنی سوسائٹتی میں۔ مگر حکم ان کا زمین کے نیچے ایک باشت  
 بھرنہیں جاتا۔ صحیفہ مجھے دیں بھی دیکھوں۔ ان کی بہن نے کہا نیچے کس طرح تو  
 اس کے دیکھنے کے کب قابل ہے؟ کلا یمسہ کا المطہرون میں اس کی شان میں  
 نازل ہے مول عسل کر کے ظاہر و باطن پاپاک کرتے اس کے دیکھنے کا خیال کرو  
 اس پاک کے ملنے کا جو تو قدر کرے ہے

کر ظاہر و باطن کے نئیں اپنے تواب پاک

عمر نے بوجب حکم عسل کیا ان کی بہن نے صحیفہ دیا۔ عمر جو نکدہ پڑھے لکھنے شخص  
 نے سورہ طہ پڑھنا شروع کیا۔ حبس کی ابتدا کی چند آیتیں یہ ہیں۔ بسم اللہ  
 الرحمن الرحيم طہ شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام استخیثش کرنے والے ہمیان کے طہ  
 ما انزلنا علیک القرآن لشقی ہم نے قرآن تجوہ پر اس نے نازل نہیں کیا۔ کو وطہ  
 پائے۔ الا اذ ذکرہ ملن یخشی یہ و خدا سے ڈر نے والوں سے صرف نصیحت ہے  
 تنزیل ممن خلق اکارض والسموات العلی اس کے پاس ساتا ہے بہن نے  
 زمین کو اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا۔ الرحمن علی العرش المستو نے وہ محنت  
 والی ذات جس کا عرش برین پر راج ہے۔ لہما فی السموات و مافی الارض و ما بینہما

و ما نحت الترے و هبی خالق دا لکھ بے ہر چیز کا جو آسمان پر ہے اور جو زمین  
پر ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور جو اس کرۂ خاک کے تلے ہے یا ان تھیں  
بالقول فانہ بعلم السرّ والخفی اے انسان تو مسٹے سے بول یا نہ بول وہ بھیوں  
کو اور بھیوں سے بھی زیادہ چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ اللہ کا اللہ الاموہ اللہ الا  
سماء والحسنی وہی تمام کائنات کا خدا ہے اس کے سوا اور کوئی معین و نہیں دنیا میں ہر  
ایک خوبی اور نیکی اسی کے نام کی ہے جسیں وقت غیر نے اس آئست کو پڑھا اور دل  
پر اس کا اثر نہ ہوا۔ بول اٹھے کہ یقیناً یہ تھا خدا ہی کا کلام ہے جو حرم و حاذلی اس میں کلام  
کرے وہ شقی ابڑی لا کلام ہے اتھہد ان کا اللہ الاموہ زبان پر بخاری کیا بعدہ پڑھا۔  
انہاً حديث موسى اور کیا تو نے موسیٰ کی کلام بھی نہیں ہے اذ رأى فقاً لـا هـلـهـ  
امکـتوـاـنـیـ اـنـسـتـ نـادـاـعـلـیـ اـنـتـکـمـ مـنـهـاـ لـتـبـسـ اوـاجـدـ عـلـیـ لـنـارـهـدـیـ جـبـ اـسـ  
دور سکاگ دکھائی دی تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا تم ذرا طھر و مجھے اُگ سی کھانی  
دی ہے میں شامروہاں سے نہیا سے نہیا ایک چنگاری لاسکوں یادہاں لا اپر کوئی  
ہوتا سے راہ کا پتہ پوچھوں فلمما انہا نو دی موسیٰ پھر جب موسیٰ پاس آیا تو اسے  
آواز آئی اسے موسیٰ افی انا بیت فاختلخ نعلیک انکہ بیان واد المقدس طویل یہ تو میں تیرا  
پر درد گاہوں اپنی جوتیاں نہال ڈال دیکھ تو دادی المقدس کی زمین پر کھڑا ہے وانا ختنہ ک  
فاسمع ملیو جسی اوریں نے تجھے برگزیدہ کیا تجھے جو حکم وحی سو ریا جانے اسے کان لٹکا کر سن  
انہی انا اللہ کا اللہ انا فاعمدہ ای قمر الصلوة الذکری ای بات کو تحقیق جان کر میں ہی اس  
ہوں لے ایسے کوئی معین و نہیں سو تو سیری ہی عبادت کرنا اور سیری ہی عبادت کے لئے نماز  
پڑھنا انسان المساعدة اتیتا کاد اخفيها الجرزی کل نفس بہاسعی و مکھی آئے کو ہے جو میں نے  
سب لوگوں کے چھپا رکھی ہے وہ جزا کی لھڑی ہے جو کہ مہر و حبیسا کرے گی ویسا بھرے کی  
فلایصلہ ناک عنہا من لا یون بھا و ایج ہو وہ فترت نے دیکھو وہ شخص جسے اس لپیں نہیں  
اتا اور جو اپنی خواہش نفافی کا غلام بن رہا ہے کہیں تجھے راہ حق سے نہ روک دے اور سیری  
جبا ہی کا باعث نہ ہو جائے وغیرہ وغیرہ غیر نے ہر جنہیں کوشش کی کہ اس کلام کا اثر ان کے

دل پر نہ ہوئے بائے مگر ایسا ہونا ان کی طاقت اور شجاعت سے باہر تھا ایک ایک ان کے دل پر نہ کلام دے رہی تھی۔ عمر جنہیں ہم آئندہ حضرت عمر بن حیثم ہو گئے یہ کلام دیکھ لے تھا وہ ہو گئے اور ان کو سچے ختم کہنا پڑا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے یہ کچھ اور خیر ہے جناب صحابی نے معلوم کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حضرت عمر کے حق میں بیول ہوئی زادی سے تکلیف شمارشی دی تو خبری کا ہو تو یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر سے حق میں دعا فرمائی ہے تو عمر نے کہا مجھے پیغمبر کے پاس اصل جناب آگئے ہوئے عمر ہیچے اور فوراً ارقام کے مکان پر پہنچے۔ جہاں سماں قشی کی خبر سے نہایت خوف زدہ بیٹھے تھے۔ عمر کی آمد سے صاحب رسالت اتاب میں تہلکہ ڈالیا کیونکہ عمر کی بعیت اور شوکت مشہور تھی کسی کو حوصلہ نہ ہوا کہ دروازہ کھولے کا چومنہ سے بولے سکتے کا عالم تھا حضرت عمر نے زنجیر طافی اور زبان حال سے عرض کیا۔

یا اج ورپہ مر سے ہے امیدوار آیا کہ جس کو بن ترے مطلق نہیں رکرا

پڑا دل تیری طرف سے خیال تھیں خطایں عفو کر لے گناہ کار آیا

ہے اب شناخت احوال سے یہ شرمندہ اور اپنی باتوں سے ہو کر یہ سرمسار آیا

تو وہ طریقہ درست کہ پڑا جو سکون ہیں نہیں بن تیر کرے

کہ جان و دل سے یہ ہو کر امید والیا محال ہے جواب ترے دے دیجھریاں

حضرت جنہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہو تھیں روزِ نیشنریا یا ان لاچکے تھسب کی سلسلی کر کے شباہانہ عمر کے مقابلہ کو اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا اگر تم نہ کنیتی سے آیا ہے تو ہتر و نہ اسی کا خجھ اور اسی کا سرے جب آوازان کی باتوں کی گوش بیار کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچی خود عمر کے ہستقبال کو اٹھے اور دروازہ کھول کر فرمایا نے عمر اب تم کتبک ہمارے دشمن بننے ہو گے مگر اس وقت شجاع عمر کی کیا کیفیت تھی تو واران کے گلے میں اس طرح پڑی تھی جس طرح بے ہمتیار ہاسے دشمن کی آنکھوں ہیں شرق سے سوراں تھے چاہا کہ قدموں پر گر ٹریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی چوم کر گلے سے لگا یا اور آغوش رحمت میں لیکر ایسا دیا کہ تمام جسم حضرت عمر نہ کہا ہیبت نبوی سے کا فتنہ لگا۔ اور ان کا سینہ نور ایمان کا گھینہ بن گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیئت شاد

ہوئے اور ان کی طرف دیکھ کر سکرنے لگے حضرت عمر نے صدقہ دل سے اشہد  
 ان کا اللہ الکار اللہ و اشہد انک رسول اللہ کا فوہادا۔ اب مسلمان آپ کے  
 ایمان لانے سے جمد و شناخت دل سے سچان کی کرنے لگے۔ اور نہایت خوشی سے با کواز  
 بلند تکبیریں پڑھنے لگے حضرت عمر نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب  
 مسلمان کتنے ہوئے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اب تمہارے ساتھ دوست تعالیٰ نے ایک جماعت  
 چالیس مسلمانوں کی پوری کردی۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسلم بتوں کی باطل عبادت تو علامیہ ہو اور خدا سے واحد کی عبادت خفیہ خانہ کعبہ  
 میں قشیف لے چلئے۔ تو ہم بھی خدا کی عبادت آشنا کارکریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسلم نے آپ کے معروضہ کو قبول فرمایا۔ اور بڑی شان و درجیہ سے صحابہ باصفہ  
 کو ہمراہ لیکر داخل کعبہ ہوئے کافر لوگ کو منتظر سرخاب پنیزہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پتھر پر جینے لگے۔ کرائے عمر یہ کیا کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اے دشمنان دین  
 میں صدقہ دل سے خدا سے واحد پر یقین لایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 غلامی کا غاشیہ ا پنے دوش پر اٹھا۔ اب جو کوئی اطاعت خدا در رسول قبول کر  
 بہتر ہے اور نیزا خنجر اور اسکا سر ہے جتنا بچہ اسی روز شوکت فاروقی کو دیکھ کر  
 بہت کفار دا خل مسلم ہوئے۔

جس سفر آپ دا خل ہیں تھیں ہوئے      کعبہ میں ہر نماز اہل دین ہوئے  
 آہستہ سے اذان جو ہی شملیں ہوئے      فرمایا کیا مشرف جوں ہم نہیں ہوئے  
 نام خدا د نام بھی لو پکار کر  
 اب تم کوکس کا ڈر ہے اذان دو پکار کر

آپ کی حادثت اور اعانت کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشر  
 صحابہ باوصفاتی خوفت و خطر نماز بالجہذا کیا ہے اسی اولیٰ جیسا کفار دنہ یکھا اور حضرت عمر  
 معاشر پنیزہ ہوئے سب نے کثارہ کیا اور بھاگ گئے روانست ہے کہ جس روز حضرت عمر  
 ایمان لائے۔ اس روز مسلمانوں نے نقارے دین مکہ می کے بجائے اور اُسی دن سے

دین اسلام نے ترقی پائی۔ اور کافروں میں خرابی آئی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آئت  
ماننی فرمائی۔ یا ایہا النبی حسیک و مَنِ التَّبَعَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی انسخی کافی  
ہے تجھے اللہ اور جو تابع دار ہو ایسا ایمان والوں میں بمحاب اللہ جب وہ اشمن  
غلک چالادت ہو رپہر شجاعت خاتم پیرداری اسلام کی ختمی کر سکدیں اسلام  
کیتوں کریونق نہ پاوے۔

۵

مسلمان ہوا جب یہ فرض عمل	تو سب کافروں کا گیادم نخل
جو پھر نے تھے گرد انٹھاے ہوئے	وہ چلنے لگے سر جھکائے ہوئے
مسلمان اس ایام تک زینہار	ذکرتے تھے اسلام کو آشناز
غمزہ نے اسی روز بے یہٹ شک	کیا ظاہر اسلام کو بے دھڑک
امام رسول کے عقب بانسیاز	پڑھی کعبہ میں باجماعت نماز
لب بام اللہ الکبر کہا	سر عام و صفت پیغیم بر کہا
کیا و صفت احمد بیان اس قدر	کو کفار کہنے لگے اے عمرہ
تجھے کیا ہوا ہے تو کہتا ہے کیا؟	کہا اس نے اے دھمناں خدا
زیال تایود درد ہاں جائیں گیر	
شناۓ محمد بود دیپنڈیر	

## لقب فاروق ہونے کی وجہ

روائت ہے کہ ریک مرتبہ ایک یہودی اور ایک منافق میں جگڑا تھا۔  
یہودی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اس کا فیصلہ ہو جائیں گا۔  
اس واسطے کو وہ یہودی سچا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
سچے کو سچا کرتے ہیں اور کسی کی رحمات نہیں کرتے ہیں۔ آخر وہ یہودی اس منافق  
کو حضرت کے پاس نے گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کر کے فرمایا  
کہ یہ یہودی سچا ہے۔ مگر وہ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی نہ ہوا۔ کہنے

لکا کو چلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمیرطف سے فضا کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ آخر دنوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اگر کسے قدر تام قصہ بیان کیا۔ یہودی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم براحت ثابت فراچکے ہیں۔ مگر یہ ماتفاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے راضی نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافق سے پوچھا کہ کیا یہ بات اسی طرح ہے۔ یہودی پسح کرتا ہے۔ منافق نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہمہرو ۱ بھی فیصلہ کئے دیتے ہیں۔ آپ فوراً گھر میں گئے اور تلوار لاکر منافق کا سرقلم کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ناراض ہوگا۔ اس کا یہی حال ہو گا اسی وقت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اسی روز سے آپ کا لفظ فاروق ہوا۔

حقیقت میں اگر اول امیر المؤمنین تم ہو جہاں میں ابھی احکام فرقان میں تم ہو جہاں میں ابھی ناصدوں میں تم ہو پستان شجاعت کے شہاب شیر غزیں تم ہو شہاد روح خلافت کے تجربے میں تم ہو رئیں الحاکمین تم ہو امام الشجاعین تم ہو بقول صطیفہ اسلام و دصی جھیں تم ہو مجود محمد کے ہو موجود ماہ و سفین تم ہو یہ بینا کلام اثر ہے اور آستین تم ہو دل اندر اک تو ہوشیش تم کو انکیں تم ہو اشارہ اس کر ہے اک جزو اہل الہیں تم ہو محمد کے فری صدیق ہیں کو قریبین تم ہو

خلافت کے نگین پر گرچہ نقش دو دیں تم ہو عطا حق نے کیا تم کو نقشب فاروق اعظم کا استد اعلیٰ الکفار کے ہو مقصد اصلی ابھی تک نعروہ تکریس ہے میں قلب تحریتے تمہارا قدر داں خالق ہے یا خود میں سول اللہ سمجھوں نے چھپ کے ہجرت کی مکتمم ذعلیٰ کوئی مومن ہوا مرتد نہ اس دو خلافت میں تمہاری ہی زمانہ میں ہو اقام مسجدی کلیم آسا چھپے میں تم میں نور کے سو جلیوے امیر المؤمنین ہوا در ہو لعسوب اہلت کے محمد اور تم پیدا ہوئے ہو ایک طینت سے شچھوڑ اپس ترتیب ادب کو بعد مردن جی

تعالیٰ اللہ کیا مقبول بالعلمین تم ہو  
کر پہنچنے غلط نخواہ باہ مبین تم ہو  
جو کچھ ہے سونچا ہوا وہ صاریح رذیں تم ہو  
عبادت خانہ اسلام کے رکن رکیں تم ہو  
یعنیدن رسول حق مدد و مہیش تم ہو  
اداس پر بھی تو نا آسودہ نہ جیں تم ہو  
پیشارت فی بیانی کو وہ امام المسلمين تم ہو  
خط تقدیر حس پر بی عیاں وہ سائیں تم ہو  
عجیب خوار رکھیں کراماً کاریں تم ہو  
مَرْحُنْ بَخْنَ کے اقدسی رکن رکیں تم ہو

تمہیں پڑھ سرمنی پہلے سلام اللہ بھی بھیجا  
تمہاری زیست میں اور موت میں گرفتار نہیں  
تمہارا دل گذر کا خیال وحی داور ہے  
مصلیٰ کا لقب بخشنا مقام خاص کعبہ کو  
جہدِ حاہلہت بھی رسول قوم تھوڑا دل  
کبھی کھانا نہ کیا رہ لفڑو سے تم نے سوکھایا  
مسلمان ہو ذریں کے ہوڑ روح الائین نزل  
وہ جامِ حرم فقط اس غار لدیں کا ایک خال تھا  
علیٰ نے کوئی پیشارت بھیاب خالہ نہیں کی  
غزال صفت نہیں اور اچھوتوئے کافیہ اسپر

## نَزَولُ آيَاتٍ مَوْافِقٍ رَأَىٰ حُضْرَتُ عَمَّرٌ رَضِيَّ

حضرت عمر کے قول کے موافق بیش آئین قرآن شریف میں نازل ہوئیں۔ آیت  
یہی یہ کہیں نے زیادا۔ رسول اللہ الگ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنایں تو خوب بات ہے۔  
پس نازل ہوئی آیت واخذدا و امن مقام ابراہیم وصلیٰ علیٰ بنا لو تم مقام  
ابراہیم کو مدّلی۔ آیت دوسری یہ کعرض لی میں نے آپ کی عورتوں کے نزدیک جو مرد  
کو بلجھ جلتے ہیں اُس میں نیک و بدیحی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ اگر آپ عورتوں  
لو حکم پر دو درجیں تو اچھی بات ہے۔ حضرت زینت ام المؤمنین نے فرمایا تو عزت  
کرتا تھے ہماری اور وحی ہمارے ظھریں ای ہے۔ پس نازل ہوئی آیت پر دہ کی و ۲ د  
سال ان تو ہن متناؤ فاسسلو ۲ ہن من ورل ۲ جا ۲ ۲ یعنی سوال کیا کرو تم اے مردو  
عورتوں سے پر دے کے پچھے سے۔ فایلہ سمجھان اللہ کسی نعمت غلطی حلق تعالیٰ نے  
آپ کی بکرت سے دی کعزت ہو گئی دین اسلام کو۔ جس قوم میں پر دہ عورتوں کا  
ہمیں ہے۔ تو دیکھنے والے آنکھوں سے مزہ لئتے ہیں۔ یہ بڑی بے حرمتی کی بات

اسی طرح اور آیات قرآن پاک میں ہیں جن کی یہاں گنجائش نہیں۔

## شہادت نمونہ قیامت

واقعہ جانکاہ وفات عمر فاروقؑ کا کتب تواریخ اور روایات صحیحہ سے اس طور پر ثابت ہوا ہے۔ کمیغہ بن شعبہ جو کوفہ کے عامل تھے ان کا ایک غلام فیروز نام بدانجام جس کی کنیت ابی دلو بختی۔ اور پیشہ حدادی اونچجاری وغیرہ تھا۔ ایک روز اس نے آپ سے عرض کی کہ میرا مالک مجھ سے دو درم روزانہ خلق ملکیت میں لیتا ہے۔ میں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ سفارش مل کے کم کرادیجئے آپنے فرمایا کہ تو اتنے کام جانتا ہے۔ دو درم روزانہ تھیں کہ یہ پار نہیں۔ اس نابکار کو وہ بات آپ کی نہایت بُری تکلی۔ اور یہ کہتا ہو چکا ہلگا۔ کہ عدل آپ کا سارے جہان کیوں سطے ہے میرے واسطے نہیں ہے۔ ایک دن آپ نے اس کو بلوایا اور فرمایا کہ تو ہوا یکی بنا دے۔ کتمام شہر کو آرام ہو۔ اس نے جواب دیا کہ آپ کیوں سطے ایسی چلی نہ دوں نگاہ مشرق سے مغرب تک نام رہیں گے۔ تب اس کے کلام کو صحیحہ لئے کہ قتل کی خبر دیتا ہے۔ بچھر فریض نے تلوار دوسرا دلی ایجاد کر کے بنائی اور زہر کے پانی میں بھجا کر گھات میں رہتا تھا۔ آخرستا میں ذوالحجہ کو چھاڑتھنے کے روز آپ موافق معمول برائے نماز صبح اول وقت مسجد میں تشریف لائے۔ اور نماز سنت سے نار نع ہو کر جماعت کے صفویں کو درست کو درست کیا اور نماز میں شخول سوکر بعد سورہ فاتحہ کے سورہ یوسف شروع کی کہ غلام محبوبی نے آٹھے بڑھ کر ٹین ضرب مایں ایک شانے میں ایک چھلوٹیں ایک زینات اسی چلے آپ گڑھے اور کترت خون سے یہیوں ہو گئے۔ صحاہی رضی اللہ عنہما نے بوقوع اس خادثہ قیامت خیز کے عبدالرحمن بن عوف کو امام کے سورہ والحدہ اور سورہ کوثر سے نماز عاصم اور آپ کو مکان میں لے گئے۔ اب غلام بدانجام اسیوقت دیگر ہی تھا۔ ادمیوں کا وزخمی کیا کسی اپسانگا کاٹ کرفی التا ہو گیا۔ جب آپ کے پاس آئے اور نماز کیوں سے لے لیا۔ جب آپ ہوش میں آئے

فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی عرض کی ہاں فرمایا احمد بن علی اللہ الاسلام ملن ترک الصلوٰۃ  
یعنی محمد سے استد کی نہیں مسلمان ہے جس نے ترک کی نماز بعد اس کے وضو کیا اور نماز  
اوائی پہلی رکعت میں سورہ والعصر دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُسُلُهَا بَعْدَ نَمَاءَ كے  
فرمایا کہ کس نے یہ کام کیا کہا ابوالولو نے کہا الحمد للہ کہ میرا خون کسی مسلمان کے سرپر نہ ہوا۔  
بعدہ آپ نے درب اب خلافت و دفن و عزیز کے صفت کر کے ترسیخہ بوس کی اندر پاک  
یکم محرم روز یک شنبہ سترہ کو مدینہ منورہ میں استقال فرمایا۔ دوسری روایت میں ہے  
کہ آخر ماہ ذوالحجہ تقویں سال تہجیت کے روز سخن شنبہ اٹھائیں تاریخ ماہ ذوالحجہ کو  
آپ کی روح مقدس نے جنت کی طرف پرواز فرمایا۔ (اناملہ و انالمیہ راجعون) اور با جائزت  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
کے روضہ منورہ میں برابر قبر شریف حضرت ابو بکر صدیق رضی کے دفن ہوئے ہے

عزیز و گلشن فانی مقام عبرت ہے یہ بڑگ زرد نہیں وفتر مصیبت ہے  
گلی میں یادل پتھر دہ کی شاہست ہے گمان ہوتا ہے تھل پر کڈ داغ حرت ہے

یتھ ہے باغ جہاں عیش کا مقام نہیں

قرار گل کو نہیں سردو کو قیام نہیں

بے کل کی بات کہ سر بزر تھا چن کا چن چن میں آئی تھی فضل بہادر بن کے دلوں  
دو ہن وہ جس کی کیزیں تھیں یا سین وہن سمن وہ جس کی مہک سے هکتا تھا چن  
نہ ایک رنگ میں دیکھا یہ اللہ زار کجھی

خداں کا وڈا یہاں ہے کجھی بہار کجھی

وہ اپنا بار کہ کہتے ہیں سب جسے اسلام کہ باغبان تھے جس کے کجھی رسول انام  
مرنے سے صحابہ تھے جس کے چھوٹا مام کلام خالق الکبر تھا بزرگ بلوں کا کلام

خوشادہ وقت کا تھی زینت جہاں انسے

قضابڑھانے لگی روفقِ حسان افسے

زرا جیف کہ وہ زنگ بوستان نہ رہ امازگیوں نہ ہو گلشن کہ باغبان نہ رہ

بزاروں پھول تھے جن کا گینڈ شان رہا      بزار کا تھے عادل اک آشیان نہ رہا  
 خزان نے آتے ہی سارے چین کو لوٹ لیا      قضاۓ آہ ہمارے چین کو لوٹ لیا  
 جنان کو جب سویرا غیاب روانہ ہوا      ستم وہ کون سا باقی رہا ہے کیا نہ ہوا  
 خزان کو باع میں آئے ہوئے زمانہ ہوا      بہار کا تھا جو اک واقوف انہ ہوا  
 پلک چھکتے ہی اک انقلاب تھا یارب      نصیب جائے تھے اپنے کنواب تھا یارب  
 الجی سا تھا غمِ رحلت رسول اللہ      وفات حضرت صدیق نے کیا تھا تباہ  
 تھے شاہزاد حضرت فاروق اپنے شہنشاہ      شہید وہ بھی ہوئے لا الہ الا اللہ  
 سواترے نہ رہا گا کوئی بھی یا باقی      سو ایسا کو تری ذات ہو سدا باقی  
 شہرِ رسول نے بنایا تھا ان کو اپنا وزیر      رہیے خلافت صدیقیہ میں رکن و مشیر  
 ہوئے غریب مسلمانوں کے جب آپ امیر      تو عمل و داد کی عالم میں ٹھینچدی تصویر  
 ذرہ نہ امر شریعت میں پاسداری کی      پسراپ آپ نے خود حد شرع جاری کی  
 وہ جھٹ کے حال عزیت کا پوچھنے جانا      بلا کشوں یہ غریبوں یہ رحم نہ مانا  
 کسی کے گھر میں ہوتا تھا تو کچھہ کھلا آنا      اٹھا کے دوش مبارک یہ خوان پنچ پان  
 حضور چھوڑ گئے ساتھ بد نصیبوں کا      رہا نہ پوچھنے والا کوئی غریبوں کا  
 بہی شجاعت فاروق کی جہاں میں نظر      کیا یہے ملک سیماں جناب نے تحریر  
 نسبی تھا بیت مقدس میں لغڑہ تکبیر      چک رہی تھی کبھی اصفہان میں مشیر  
 شکست دی ہے مجھ کو عرب کو فتح کیا      یہ آئینہ ہے کہ شہرِ حلب کو فتح کیا

نگاہ مخاذ ششم جگہ بھی نہ طاقت گفتار  
پلے عیادت حضرت کو لوگ زار و نزار  
انہیں میں تھا کوئی پہنچے بہت بھی نیچا زار      پڑی نگاہ تو حضرت نے کرویا ۱ نہار  
اسے نہ پہنچو جو پا بندے شریعت ہے  
اندازخون سے تیچے خلاف سُستت ہے  
یہ جائے غور ہے اے مومنین نیکِ نجام      دم اخیر بھی منکرا شاعتِ اسلام  
ازل سے کس ملا ایسا برگزیدہ امام      بجا ہے ان پر کرے نازتاً ابدِ اسلام  
ہے ان کے نام پر ناز آجِ الہستت کو  
ہے ان کی ذات سے محراجِ الہستت کو  
وہ ان کی ذات سے اسلام کو فروع ہوا      نجس کا مثل زمانے نے اختک دیکھا  
رقم اب ان کے فضائل بیان کر دیں گیا      جب ان کی شان میں فرمائے رسول ہذا  
نہ مجھ پر دورِ نبوت کا ختم گر ہوتا  
تو میرے بعد جہاں میں نبی عمر غیر ہوتا

## ازواج واولا و حضرت عمر رضی

اپ نے تمام عمر میں چھ چھ عورتوں سے نکاح کیا۔ اول حضرت زینب بنت مطعون بن حییب۔ دوسریے ان سے پیدا ہوئے۔ حضرت عبد اللہ اور حضرت عبد الرحمن اکبر اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ حضرت حفظہ زوجہ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا زوجہ ملیک بن جرول ایک بیٹا ان سے پیدا ہوا حضرت عبد اللہ اور وہ جنگ صفين یعنی اس لڑائی میں جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما میں ہوئی تھی۔ حضرت معاویہ کی میراث تھے۔ تیسرا زوجہ ام حکیم بنت حارثہ بن ہاشم مخزوہ میں نے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ کر نام اس کا حضرت فاتحہ تھا۔ چوتھی زوجہ جمیلہ بنت اعاصم بن ثابت ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام عاصم رکھا۔ پانچویں زوجہ ام کلشوم بنت علی بن ابی طالب دختر حضرت فاتحہ زیر رضی اللہ عنہما۔ ایک بیٹا زید نام پیدا ہوا اور دختر رضیۃ تولد ہوئی۔ چھٹی زوجہ عائشہ بنت

زید بن عربن نفیل ان سے ایک بیٹا عیاض نام پیدا ہوا۔ اور آپ کی دو حریں تھیں۔ یعنی اہم ولد ایک سے عبد الرحمن اوس سلط پیدا ہوئے دوسری سے عبد الرحمن اصغر اور ایک بیٹی زینب نام پیدا ہوئی۔ پس آپ کی چھ بیسیاں اور آٹھ تھیں ایک اور چلدیشیاں اور دو حریں تھیں رضی اللہ عنہم جمیں۔

(ما خود)

## یاد کرتا ہے تری رفتار کو یورشلم

(از وجہاب چوندوی و قoram صاحب کو تری)

تری ہیئت سے کیا سرکشوں نے درک خشم  
شک کی ہستی کو تو نے کر دیا نہ نہ عزم  
تو نے ہر اک ناک میں گھاڑا شریت کا علم  
یاد کرتا ہے تری رفتار کو یورشلم  
سے درخش کادیانی پر ترا گرد فشام  
چھر گیا آٹش کدوں میں تیار یہ حشام  
ہو گئی دھیلی بنائے اقصیر پرستل الکدم  
تزاد مصی بعد ختم المرسلین ہے مفتوم  
امتوں میں جس کی امت تھی یعنی خیالِ حرم  
اب ضرورت ہے تری لے فاتحِ روم مجھ  
کیا ہے چھر سلام کو جو روٹاک کا رخ، غنم  
مر گیا بیٹا جوان اور کچھ نہ تھا تھجکو ال  
عدل ہی کھاتی ہے ترے قولِ فیصل کی قسم  
ہے رعیت پروری کی ایک بڑاں اُتم

یا اگر فاروق اعلم اے امیر بانگر کم  
دشمنان دین سرہ تجہی سے عاجز آگئے  
مفخر تجہی سے راحت خلت خلافت دیرسیں  
والوی بیت المقدس ہے تری تفریغ گھاہ  
تباخ کسری کو ترے قدموں سے کیا لیتا ناڈی  
ہو گئے تھانے تیرے شور ہیئت سو خذاب  
پست تو نے کر دیا او بخ علیمِ الروم کو  
جو کیا تو نے کیا اسلام کی خاطر غرض  
آن اس سالارِ بھاکی ہے امت بیوت ادار  
احمدِ رسول کی امت بد عقیدہ ہو گئی  
بچہ سا جب سالار عادل ہے نگہداں قم کا  
حد شرع پاک جاری تو نے کی فرزند پر  
زیب دیتا ہے تجھے سالار عادل کا لقب  
قیارہ حچپ حچپ کے چھڑنا بہ عمل داد

تجھ سے مضمون نظام خلق ہوتا تھا بھم  
تجھ کو کرتے تھے بھی اکثر قضا یا یہ حکم  
لائق بیغیری تو تھا ہے سو گز جسم  
تیری کشوار کا تھا اک دنی ساصویہ ملکیم  
پانچ کراینٹ پساقو بھرنا رہالیکش نکم  
ناجہا لئے بخت سب کے جب لگکے ہوئے رقم  
الغرض سب کو ملacro مقصوم بدل دو الکرم  
حامی عدل وعدالت ماحی ظلم و غلیم  
تازہ دم تیرے و فرشتے سے ہے دیدم

مجلس شوریٰ کا بیشک بھیرا علیٰ تھا تو  
تیری رائش عکس حی بکر پا ہوئی رہیں  
ختم گر ہوئی نہ احمد پر نبوت دہر میں  
عہد میں تیرے ہوئی تو سبع اسلام اس قدر  
گو تیرے قبعت میں بیت الملاک کل مال تھا  
بلدگاول مل بیل میں حسب حکم ذو الجلال  
صدق اس کو اس کو ہستھنا کسی کو اتفا  
تجھ کو اس فاروقِ عظیم لکب قدر لئے لکھا  
مشل افلاج کو تیری تیرا غلام حاضر ہے

## فائز بیت المقدس تیرا ہے بیشک لقب

(از جناب چوہدری دلو رام صاحب کوثری)

شامل یار ان احمد تو بھی ہے اے حق طلب  
فائز بیت المقدس تیرا ہے بیشک لقب  
ہے جیا تھکو کھوں گر میں سلیمانِ عرب  
تیری ہمت کی گواہی دیتے ہیں شام طلب

یا عمر فاروقِ عظیم تیرا واجب ہے ادب  
بیگان سالارِ عادل خاص تیرا سے خطا  
رعم اور ایلان سے تو نے لیا باج و خراج  
زور باز و تیرا بیلا تھیں کوفہ اور مشق

اہل عالم کی خطاہوں سے گوے ادیان سب  
تو نے خسیلا بانی کارین اور علم و ادب  
کیوں نہ ہو پھر ذات تیری عنزت دکھل بیب  
خاندانِ سلطنت سے تیرا ملتا ہے اس ب

رونق اسلام تیرے عہد میں ایسی ہوئی  
سلیت بیضنا کو تو نے آشکارا کویا  
مرشدِ کامل بھی ہے تو مریدِ با صفا  
تو بھی ہے سوار اک نجماً قومِ فرش

پڑھ کے مگہ تو بنا اسوقت احمد کا رفیق  
فرض ادا مسلم کیکر تو تھے چھپ چکد جب  
نیزے دیماں سے ہوئی وہ تقویت اسلام کو  
ہر طرف دینے لگے مسلم اذایں روز و شب  
رجمہ تراہے برائے دوست لطف کر دگار  
قرہبہ ہے قہار کا بہر عدو قشیر اغصہ

## بنی ہاشم اور امیہ معاویہ

روافض کا یہ دعویٰ کہ حضرت معاویہ رضی عنہ حضرت علی رضا اور ان کے طرفداروں کے سخت و شمن تھے۔ باطل غلط ہے۔ حضرت معاویہؓ ان لوگوں کے بشیک مخالف تھے۔ جوان کی حکومت مٹانا چاہتے تھے۔ اور کسی دام پر جھی ان کی حمایت یا کم از کم غور جلد نبدار ہے پس آمادہ نہ ہوتے تھے۔ حضرت معاویہؓ ایسے لوگوں کی مخالفت اور وشمنی کیا معنی انہیں زیر احسان رکھتے تھے۔

مشهور شیعی مورخ محمد بن علی بن طباطبا المعروف یہ این طفظی کی تاریخ سے سجو الدعا و نہادہ جلد ۲۸ حسب ذیل روایات نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ احراق حق بھی طرح ہو سکے۔

”امیر معاویہ حلم کے موقعہ پر حلم سے اور سختی کے موقعہ پر سختی سے کام لیتے تھے۔ لیکن حلم کا پہلو غالب تھا۔ اور شراف پر ٹڑے ٹڑے احسانات کرنے تھے۔ چنانچہ اشراف فرش میں عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن زبیر۔ عبد اللہ بن جعفر طیار عبد اللہ بن عمر۔ عبد الرحمن بن ابی بکر۔ ایمان بن عثمان اور وصیر کے آل ابی طالب کے افراد ان کے پاس مل برابر تھے۔ معاویہ ان سب کی بزرگ و اشت کرتے۔ انہیں بہت عدو جگہ ٹھیکرتے۔ ٹڑی خاطر تو اضطر کے ساتھ ان کی مہماں کرتے۔ ان کی فرستیا پوری کرتے۔ دور یہ لوگ ہمیشہ ان کے ساتھ تلخ کلامی سے پیش آتے۔ اور انہیں صلوٰتیں سناتے۔ لیکن معاویہ کبھی بخیر و جواب نہ دیتے۔

بلکہ کبھی نداق میں ٹال دیتے۔ اور کبھی سنتی ان سنتی مناد یعنی اون ان سختیوں کے جواب میں ٹرے طرے انعامات پڑایا اور تخفے دیتے۔

(لاخطہ بہ المخزی ص ۵۹ مصر)

نہ ان کے خاندانی ٹکن تھے۔ لیکن امیر معاویہ نے ان سب کسوطنائیں  
تقریباً ۷۰ سے۔ اور بھی ہاشم کو وظائف میں بنی امیہ پر ترجیح حاصل تھی (اخبار الطوال  
دینوری) حضرت سنتین علیہما السلام کو اہواز کا پورا اخراج ملتا تھا۔ (ایضاً)  
حضرت علیؑ کے برادر بزرگ حضرت عقیلؑ کو مرض ڈاکرنے کے لئے ۱۰۰ ہزار  
کی فروخت پڑی ہے۔ حضرت علیؑ کے پاس جاتے ہیں لیکن وہاں جواب ملتا ہے  
کہ اتنی بڑی رقم پرے پاس کہاں۔ عقیلؑ کے صاف جواب سنکر امیر معاویہ  
کے پاس مشق پہنچتے ہیں۔ امیر ہاشم ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ اور دوسرا دن دوبار حامیں  
ان سے حضرت علیؑ اور اپنا موائزہ کرتے ہیں۔ عقیلؑ ہر بھرے مجمع میں حضرت علیؑ کی شنا  
وصفت کے دریا بھاہ دیتے ہیں۔ اور امیر معاویہ اور ان کے باپ سفیانؑ کو دل کھوکھ  
ستاتے ہیں۔ امیر ہر سے مجمع میں اپنی اور اپنے باپ کی برائیاں سنتے ہیں۔ اور پھر  
چالیس ہزار عقیلؑ کو دیکھ رخصت کرنے ہیں (اسلام الغابر جلد ۲ ص ۲۲۳)

بنی ہاشم کے مدتو مردو عورتیں تک امیر کو برس رعامؓ بیا جلا کہتی تھیں۔ امیر  
ہم کو نہایت ضبط و تحمل سے سنتے تھے۔ اور اس کے جواب میں ان کے ساتھ  
حسن سلوک کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت علیؑ کی چیزی ہیں حضرت اُرودی ان کے  
پاس آئیں۔ انہوں نے ٹرے تپاک سے استقبال کیا۔ اور کہا خالہ مر جیا مراج  
گرامی کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا اچھی ہوں۔ اس کے بعد اہل بیت کے  
مناقب و فضائل اور معاویہ کی نسبت ہر ایک تقریب کرڈا۔ امیر معاویہ کے  
دستِ راست عمرؓ ابن العاص بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے ضبط نہ ہو سکا۔  
یوں اٹھئے۔ کرتیری عقل جاتی تھی ہے زبان ہند کر عمرؓ ابن العاص کا اتنا کہتا تھا  
کہ اور دی ان پر بس پڑیں۔ اور ان کا امر ان کی ماں کا کوئی دلیفہ اٹھا نہ کھا۔ اپنے

دہیان میں پڑک خاموش کیا۔ کب گزری ہوئی یا توں کو جانے دیجئے اعدا بھی ضروریات بیان کیجئے۔ انہوں نے چھٹہ نہار دینار کی ضرورت بیان کی۔ امیر رضا نے چھٹہ نہار رقم نہار کی۔ اور یہ اس کو نیک والپن آگئیں۔ (ابو الفداء رحمہ اللہ علیہ) اول ص ۸۰ امیر معاویہ رضا خود حضرت علی سے خوبی مسائل میں استفادہ کیا کرتے تھے۔

ہم نے اور ہر جو واقعات نقل کئے ہیں۔ وہ صرف نمونہ اختروار سے ہیں۔ ورنہ اس قسم کے واقعات سے تاریخ کی تباہی بھری پڑی ہیں۔ بنی ہاشم کے مقابلہ میں امیر معاویہ کا حل تاریخی مسلمات میں ہے۔ جس سے کوئی تاریخ و ان انکار کر ہی نہیں سکتا۔ کیا ان واقعات اور ان تاریخی مسلمات کے ہوتے ہوئے بھی کوئی با جوانان یہ لکھنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ حضرت معاویہ رضا خود حضرت علی رضا کے طرفداروں کے دشمن تھے۔

## کیا قادیانی مسلمانوں کے تحدروں ہو سکتے ہیں

مگر وتن تقدير سے ہمارے مسلمان بھائی دنیا بھر کی مصیبتوں میں گرفتاریں۔ ان میں تو ایک حصیت یہ بھی ہے کہ وہ کسی چیز کی حقیقت سے واقف ہوئے بغیر اس کی عذرگی یا برلنی کا خیال اپنے قلب میں جایتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض عمدہ چیزوں کو براسی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بڑی چیزوں کو عمدہ تحریک رکھتے ہیں۔ مرحوم احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے سیاسی اور مذہبی حیثیت سے جو کچھ نفعان اسلام اور مسلمانوں پہنچایا ہے۔ وہ کسی مصنف مذاہ سے پوشریدہ نہیں ہے۔ مذہبی حیثیت سے تو علماء کرام نے اس کی حقیقت بخوبی ظاہر کی ہے۔ مگر آج ہم ان کو سیاسی حیثیت سے پیاک کے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔ تاکہ پیاک پڑا ہو جاوے لگے یہ فرقہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے کس قدر نفعان دہ ہے۔ وہ بالآخر توفیق۔ اس نے میری نصیحت میری جماعت کو سی ہے کہ وہ الگرزوں کی بادشاہیت کو اپنے لئے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور ول کی بھائی سے ان کے مطیع ہیں رکتاب ضرورۃ الامام (۲۱) میری سر کا آخر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور جماعت میں گزر لے ہے۔ اور میں نے مخالفت جمادا اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں

اور استھان ارشاد مکنے ہیں۔ کہ الگرہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں۔ تو پھر اس  
لداریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ یعنی ایسی کتابوں کو تمام ملک عرب اور مصر  
شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری یہ کوشش رہی ہے۔ کہ  
مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جاویں۔ اور ہمدی خونی اور مسیح خونی  
کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احقوقوں کے دلوں کو  
خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معلوم ہو جائیں۔ مرا غلام احمد قادری کی  
کتاب ضمیمه تریاق القلوب ص ۲ براز ان اسلامی کتاب اسوقت کی لکھی ہوئی  
ہے۔ جبکہ ان عالم ممالک اسلامیہ میں اسلامی جھنڈا الہارا رکھتا۔ لیکن اس کے  
بعد کیا ہوتا ہے۔ آج ایک ایک ملک ہمارے ہاتھوں سے نکل کر اسی گورنمنٹ  
کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ جس کی فرمائی داری کیلئے مرا قادری کی حکم دے دیا ہے  
ہندوستانی مسلمانوں کو مرا صاحب نے انگریز کی اطاعت کا جو دریں دیا۔ اس  
سے قطع نظر کر کے سوال یہ ہے۔ اسلامی ممالک میں انگریزی اطاعت کی کیا  
ضورت پیش آئی۔ کیا وہاں کے مسلمان بھی انگریزی رعایا میں داخل تھے۔ کہ انکو  
اطاعت کا سبق پڑھانا نکیل ایمان کے لئے لازمی سمجھا گیا۔ کہ اس سوال کا جواب نفی  
میں ہے۔ اور یقیناً نفی ہے۔ تو پھر اس پروپیگنڈے کا اس کے سوا اور کیا مطلب  
ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ممالک اسلامیہ کو بھی برطانیہ کے زیر نگیں دیکھنے کیلئے بیتاب  
و بے قرار تھے۔ افسوس صد افسوس جو شخص سلطنت اسلامیہ کو برباد کرائے  
کیا وہ اسلام اور مسلمانوں کا ہمدرد ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔  
بغداد شریف انگریز فتح کرتے ہیں۔ عالم اسلام میں صفتِ مقام بچھ جاتی ہے۔ مگر  
قادیان میں چراغان ہوتے ہیں۔ اور انگریزوں کو مبارکباد کی تاریخی ہے۔ وہ  
جماعت جو میرے ساتھ بیعت و مریدی ارتکتی ہے۔ وہ ایسی سچی اور مخلص اور خیرخواہ  
گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہیں دعویٰ سے تباہ سکتا ہوں۔ کہ ان کی فظیل و حصر مسلمانوں  
میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن

برطانیہ کی خیرخواہی سے بھرا ہوا ہے دتحفہ قیصریہ صنٹ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پریشے احسان ہیں ۔ اور ہم پریشے آراما اور الہمیان سے زندگی لبر کرتے ہیں اگر دوسرے ممالک میں تسلیع کرنے لئے جائیں تو وہاں بھی برش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے ۔ برکات خلافت یتیں ہے حقیقت ان لوگوں کی جو کو دنیا میں شور و غل مچاتے پھرتے ہیں ۔ کہ ہم یورپ وغیرہ میں بڑی تسلیع کرتے ہیں ۔ گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار فوج کی طرح غالباً تسلیع کرتے ہوں گے ۔ گورنمنٹ کی جس قدر بھی فرمائی را یہ کیجاۓ تھوڑی ہے ۔ ایک دفعہ حضرت عمر فرنے فرنا یا ۔ کہ اگر مجھ پر خلافت کا بار نہ ہوتا ۔ تو میں مودن بنتا ۔ اسی طرح میں کہتا ہوں ۔ کہ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا ۔ تو میں والنیہ ہو کر جنگ میں چلا جاتا ۔ انوار خلافت کے مرزا محمود قادریانی کی یہ تحریر اس وقت کی ہے ۔ جنگ نومی ہو رہی تھی ۔ اسلامان خود سوچیں کہ یہ لوگ چہ کیسے ہمروں سکتے ہیں ۔

ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں ۔ کہ اس کے پاس پانچ ہزار تھوڑا ہوا پانے والے ملازم بھی کیا کریں گے ۔ تقریر خلیفہ قادریان مندرجہ الفصل تکمیل پریں ۱۹۳۷ء غالباً حکومت کی ہی خدمت کیلئے آپ لوگ ممالک اسلامیہ اور یورپ وغیرہ میں تسلیع اسلام کے بہانہ سے جا کر حکومت کی وفادار فوج کی طرح خدمت کرتے ہونگے ۔ مگر عوام انساں کو دیکھو کر دینے کی وجہ سے تابع اسلام کی رٹ لگاتے ہیں ۔ آج آپ کی حقیقت ظاہر ہوئی ہے ۔ کیا یہ فرقہ مسلمانوں کے لئے سیاسی حیثیت سے مفید ہو سکتا ہے ۔ مسلمان کیلئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زیر ہے جسے کھدا کران کا بچنا ہمال سے ۔ بلکہ ناممکن ہے ۔ برکات خلافت ص ۹۵ کیا اس جماعت کا کوئی فرڈ مسلم لیگ کی صدارت کر کے مسلمانوں کی خدمت کر سکتا ہے ۔ غالباً گورنمنٹ کی وفادار فوج کی خدمت کرانی ہو ۔ تو پیشک اس جماعت کے کسی کو صدارت کا عہدہ دیوں ۔ مسلمانوں کو جو لفڑیان اس قادریانی فرقہ نے پہنچایا ہے ۔ وہ نہ عیسائی پہنچا سکے ۔ نہ آریہ نہ اور کوئی غیر مسلم فرقہ

مسلمانوں! خدا را ان لوگوں سے بچو۔ ان سے قسم کے تعلقات منقطع کرو۔  
زوماً ذالکَ عَلَى اللَّهِ بِعْزِيزٍ (خاکِ رَحْمَةِ مُسْلِمٍ دُبُوی مُحَلَّ چُورِی گُزاں ہلی)

## رویدا و حب امام حزب الاصار (بھیرہ)

(مرتبہ شیخ غلام احمد میا نوی)

اشاعت گذشتہ میں عدیم النظیر دینی اجتماع کے متعلق روشنی ڈالی گئی تھی  
ہر دفعہ شیخ غلام احمد صاحب کی مرتبہ یاد راشتوں سے علمائے کرام کی تقاریر  
وہ بیگر رویدا و مختصر آدراج کیجا تی ہے۔ جلسہ کی کارروائی قابل دیکھی۔ لائق شنیدہ  
تھی۔ تقاریر کو مکمل طور پر قلمبند کرنا محال تھا۔ زبان اردوی مختصر نویسی کا ابھی تک  
رواج نہیں ہوا۔ تقاریر پنجابی زبان میں ہوئیں اس لئے اسے تحریر میں لانا نہایت  
مشکل تھا۔

## کارروائی اجلاس اول منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء

صحیح ۷۸ بجھے سے بچتے تک

صحیح ۷۸ بجھے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد غلام محمد۔ فضل الہی۔ و محمد شریف  
ساکنان بھیرہ نے نعت خوانی سے حاضرین کو محفوظ کیا۔ بعد ازاں مولوی حرفاندن  
ساکن ریتیزی علاقہ سائیوال نے ڈیڑھ گھنٹہ وعظ فرمایا۔ جس میں قرآن مجید کی آیات  
اقوال امکہ شیعہ و کتب مزہب شیعہ سے صحابہ کرام کی فضیلت خصوصاً صدیق  
ابیرضی الشدغۃ کی افضیلیت پر دلائل قاسہ پیش کئے۔ آپ کی تقریر کا جملہ حاضرین پر  
نہایت مددہ اثر ہوا۔ آپ نے تفسیر قمی سے رجو مزہب شیعہ کی معتبر ترین تفسیر دین  
تین تغیروں میں سے ہے یہ چھکر سنایا اعقل۔ حسن اور حلق کا صرف دسوں  
چھٹہ تمام مخلوقات کو عطا کیا گیا۔ اور وحقدہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو عطا کیا گیا۔ افسوس کہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے بھی ایسے مدعاں اسلام

موجود ہی۔ جو ایسے حضرات کی دیانت و امانت و صداقت پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ جن کیا تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تعاقی قائم کیا۔ ان سے رشتہ داری پیدا کی۔ کسی کو خستیا یا کسی کو دمادی کا شرف بخشا۔ انہیں اپنے پاس رکھا۔ ان سے مشورہ لیا۔ اپنا وزیر بنایا۔ تاہین حیات اپنے سے جدا نہ کیا۔ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں مردم شناسی کا ملکہ نہ تھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھی آجکل کے شیعوں سے بھی معاذ اللہ کم تھی؟ مسلمانوں کو تیرو سوال کے پرانے فصلہ شدہ امور میں وخل و بیٹھے سے باز رہتا چاہئے۔ اور اپنے ایمان کو کفر کی بجائست سے محفوظ رکھتا چاہئے۔ بن الاجعل قوم بن اغلٰ الذین آمُنُوا۔ صحابہ کرام سے محنت رکھنا عین ایمان ہے۔ منافقین کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایسی اختیار نہ کر سکتے تھے قرآن مجید میں ان کے لئے تم لا یحَاوِدُونَ کا حکم ہو چکا تھا۔ منافقین سے حسب حکم یا ایمڈا البنی احـد الکفـار و المـنـأـقـيـن و الـخـلـظـاعـلـيـهـم ط جہاد کرنے اور ان پر یـثـد و کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مامور تھے۔ افسوس شیعہ ان قدسی صفات ان نوں کو بھی یافت مطاعن بنانا چاہئے ہے بین۔ جو آنحضرت روشنہ من ریاض الحنفی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنہ اقدس میں پہلو و پہلو آرام فرمائیں۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مولوی نہیور احمد صاحب بیگوی نے مختصر القاظیں حکیم مولانا محمد قطب الدین صاحب کا تعارف کرایا۔ اند مولانا محمد وحی تکیر کے غلغله انداز بغروں میں شیعہ پر تشریف لائے۔

**تقریر مولانا حکیم قطب الدین صاحب چکٹ فلمجھنگ**

خطبہ کے بعد ارشاد فرمایا۔

دنیا میں ایک لاکھ چواليں بزرگ بیوٹ ہوئے۔ میراکیں نے دنیا کی رنجائی کی

مگر ہم فخر ہے کہ ہمارا ہادی ہمارا امام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کا سرووار ہے۔ رحمۃ اللعالمین ہے۔ سراج میزبی ہے۔ اور اس کی ذات پاک جلد عیوب سے پاک ہے۔ اس زمانہ میں مخالفین دین آریہ و عیسائی۔ شیعہ و مرزائی جبقدہ حملے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کر رہے ہیں۔ ان کا دفاع ہمارا سب سے بڑا مزبی فرض ہے۔ آریہ و عیسائی دنیا کو گراہ کرنا چاہتے ہیں۔ شیعہ چھنور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و اثر صحبت کا انکار کر کے اور میرزا ختم بتوت کا انکار کر کے اسلام کی جزوں پر کھلڑا رکھ رہے ہیں۔ المیت خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسلام کی سچی تعلیم کی اشاعت کیلئے ہر سبیت و تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہئے بنی اسرائیل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دنیا مبارک شہید کر کر طائف و احریں ہو لہاں ہو کر طرح طرح کے حادث برداشت کر کے اسلام کے شجر کو کھڑا کیا۔ آج اعدا اسلام بخوبی شاخوں کی قطع و بردی میں مشغول ہیں۔ اسلام کی تعلیم مقصہ کو بلکہ رہ رہے ہیں۔ اسلام کے خوبصورت چہرے کے خدو خال کو بلکہ رہ رہے ہیں۔ ان حالات میں کیا ہمارا فرض نہیں کہ تینی احکام اہمی کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ چھنور اقوس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری وصیت میں نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ نماز باجماعت ہی ہمارے امراض کو دور کر سکتی ہے۔ بچوں کو دینی تعلیم دو۔ تاکہ قرآن مجید کیں۔ قرآن عربی میں۔ نماز عربی میں۔ غرض اسلامی مذکوب تمام عربی میں اور عربی سے لوگ یہی بہرہ پورے جب تک زبان سے واقفیت نہ ہو۔ کلام کا حظ حاصل نہیں ہو سکتا۔ خواب غفلت کو ترک کر دو۔ ۵۰ اگلی رات بھی غفلت میں پچھلے سوں گیوں تو بھی رب و ساری اقوال بھی وسیگیوں غم دین خور کشم کشم دین است۔ دین کا فکر کرو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کن مشقتوں سے ہیں اون عطا فرمایا۔ وہ ذات مقدس جسکو لاک لدا خلفت الا فلاک کا خطاب عطا ہوا۔ امر دین کے لئے ۲۶ سال دن رات سامنی رہے۔

آدم حن ملا ایک سرمشے داؤی کرن غلامی صلی اللہ علیہ وسلم حوالہ کہن تما می اوہ محمد جس دیتا میں رب جمال دکھایا عاشق تے محسوساً ناؤ انگوں میں محمد پایا

مسلمانو! ایمان سے بتاؤ۔ جس شخصِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے واسطہ نہ ہو۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل و عمل سے راضی ہو۔ کیا اسے ایماندار کہا جا سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی برات ابو بکر صدیق رضا و عمر رضی کے گھر لیجیا ہیں۔ انہیں اپنا خسر بنایا۔ ان سے تعلق قائم نہیں اور ایمان کا دعویٰ رکھتے ہوئے بھی ابو بکر صدیق کی صراحت، ایمان کا انکار کیا جاتے۔ اس سے بڑھ کر تو میں رسول اللہ علیہ وسلم کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو بھلے برے کی ترتیز نہ ہتھی۔ رشتهٗ تہذیب سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ صرف اسی ایک بات پر غور کرنے سے شیعہ مذہب کی حقیقت کا راز کھل جاتا ہے۔ ۵

محکم کر کے دل اپنے نوں کلمہ پڑھو بنی گدا۔ یہ ہو دین ایمان اسلام اکھو صاف عقیدہ جس دعویٰ گواہ بھی جھوٹے ثابت ہوں۔ وہ دعویٰ کبھی سچا سمجھا نہیں جا سکتا۔ دین محمدی تعلیمات نبوی۔ اور قرآن کے چشم دید گواہ یعنی صحابہ کرام کی جماعت کو ایں شیعہ بھیتیں۔ سب سے بڑے گروہ کو جھوٹ کا نام نفاق۔ اور سب سے چھوٹے گروہ بھیتیں۔ یعنی الہبیت اور ان کے رفقاء کے جھوٹ کا نام تلقیہ رکھتے ہیں۔ مگر جھوٹ اس سب کو سمجھتے ہیں۔ کیا دنیا میں جھبھوٹوں کی روائیت پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ جس مقدمہ کے سب گواہ عجیبیت جھوٹے قاروے۔ کیا وہ مقدمہ ثابت اُشد سمجھا جا سکتا ہے شیعوں نے دین کی جڑ پر کلہاڑا رکھا۔ صحابہؓ کرام کے جذبہ فدائیت و عشق کے تو غیر مسلم بھی قائل ہیں۔ صحابہؓ کرام اس مصروع کے مصداق ہتھے۔ ۶

جس پر بڑھائے نظر تیری وہ دیوانہ ہے۔

اسلام اور راغب اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں دیوانہ ہتھے۔ سب سے بڑا رتبہ عند اللہ رسالت و بنوت کا ہے۔ اگریا مکے بعد و رجھ سب کام انکا ہے۔ کوئی مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ عزت و قطب ایسا نہیں جو کسی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو بھی پہنچ سکے۔ ۷

اس کے بعد مولانا م Hammond نے موجزاتِ ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگریزوں

کا دوست ابو جبل میں مکمل طبیہ پڑھنا۔ بیان کیا سینا عمر رضی ادھر عنہ کا چھ سو میل سے  
لشکر اسلام کے سردار ساریہ کویا ساریہ الجبل الجبل کی نزاکنا۔ و دیگر خصائص صحیح  
بیان فرمائے بعد ازاں فرمایا۔

یہ دوں سے پوچھو کبنی اسرائیل میں افضل کون تھے۔ وہ کہیں گے اصحاب  
موئی علیہ السلام۔ عیسائیوں کے پوچھو تم کسے افضل سمجھتے ہو تو وہ جواب دیں گے  
اصحاب عیسیٰ۔ مگر مسلمانوں میں ایسے بمعنی موجود ہیں۔ جو سیات کا دعویٰ  
رکھتے ہیں۔ کربنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب (معاذ اللہ) بدترین امت تھے  
پہیں تفاوتِ راہ از بجاست تباہجا

درصل ایسے لوگ اسلام کے بباں میں خطرناک شمن ہیں مان کے خفاؤں کی  
ترہ یہ کرنا نہایت ضروری اور اسلامی فرض ہے۔

مولانا محمد روح کی تقریرِ مصطفیٰ پنجابی زبان میں تھی۔ جو عوام انہاں کے دلوں  
میں اچھی طرح جاگزیں ہوئی تھی۔ آواز نہایت بلند اور صاف اور کلام میں  
فصاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

مولانا محمد روح کی تقریر کے بعد مذکون فضل الدین صاحب فضل یحییٰ وی نے ایک  
نظم پڑھی۔ اور بشری اخلاق صاحب نعت خوان ساکن سرگودھ نے نہایت خوش الحاجی  
سے نعت پڑھی۔

بعد ازاں مولوی یا یوصیب اللہ صاحب امرت سری سطیح پر تشریف لائے  
اور آپ نے ترویہ میرزا نیت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

## تقریرِ مولوی حبیب اللہ صاحب ترسی

خطبہ کے بحث میں ادله تعالیٰ و سواری فی القرآن العظیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم  
اذ قائل عیسیٰ و بن مريم ربنا اسرائیل اتی رسول اللہ الیکم مصدق قاما مبین  
یہ دعائی من لدوراتہ و مبشر اب رسول یا ایت من بعدی اسمه احمد فلیتمجاہدہم

### باليٰيٰت قالوهذا سحر مبین ط

یہ آیات سورہ صحف پارہ ۲۸ رکوع ۹ سے میں سے تلاوت کی ہیں۔ یہ مدفی سورۃ ہے اس میں ذکر ہے۔ کہ علیٰیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ میں تمہاری طرف ائمہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ سچا بتانے والا ہوں جو میرے آگے ہے یعنی تورۃ کو اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہے تیرہ سو سال سے مسلمان یہ مانتے آئے ہیں۔ کہ یہ بشارت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کہ تقاضی کرنا اس میں اتفاق ہے علمائے امت ہیں کسی نے اس کے خلاف نہیں بکھا مگر قادیانی سے ریک آواز آتی ہے۔ کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پیشگوئی کے مصدقہ نہ لختے۔ بلا خطا ہو کتاب افوار خلافت۔ القول الفضل صفحہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹۔

رب العالمین احکم الیٰکمین عالم الغیب خدا کو معلوم تھا۔ کہ ایک الیٰی جماعت پیدا ہوگی۔ اسی لئے قرآن میں واضح طور پر اس بشارت کے بعد فرمایا۔ "ذلمجاہم بالیٰیت یعنی جب وہ ہیلی مصدقہ دنیا میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ غریب زرقانی صفحہ ۲۸۵ پر مترجم ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلالی بنی تھے۔ اسے حضرت علیٰیٰ علیہ السلام جمالی تھے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس لئے حضرت موسیٰ نے مکھلپا۔ اور حضرت علیٰیٰ علیہ السلام نے احمد کے نام سے ذکر کیا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلال و جمال کے مجموع تھے۔ مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور ہوا۔ اور مدنی زندگی میں آئم محمد کا جلالی زنگ ظاہر ہوا۔

صحیح بخاری۔ صحیح سلم۔ دلائل النبوة۔ مظاہر حق میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے۔ کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پانچ نام فرمائے۔ محمد۔ احمد۔ ماحی۔ حاشر۔ عاقب۔ اور فرمایا عاقب ہو جس کے بعد کوئی بنی پیدا نہ ہو۔

منذ امام احمد و دیگر کتب احادیث میں روایت ہے۔ کہ فرمایا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی بنی نخا۔ جب آدم مٹی پانی میں تھا۔ میں دعا ہوں

ابراهیم علیہ السلام کی بیتارت ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔

۴۵ کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ مگر میرزا فیض حسنور حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیشگوئی کا مصدقہ قرار نہیں دیتے۔ اور میرزا علام احمد قادریان کو احمد قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ میرزا کے والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا تھا۔ مگر انہیں کیا علم تھا۔ کہ غلامی چھوڑ کر خود احمد ہونے کا دعیے کرو گا۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے حیات سچ علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ اور بیان کیا کہ میرزا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا۔ اتنی درست زندہ ہبنا خلاف عقل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یورپ کی اخبارات پر ایمان رکھتے ہوئے خلاف عادت و خلاف قدرت امور کے سراجام ہونے کے قائل ہیں۔ مثلاً

میرزا علام احمد کہتا ہے کہ ایک بکرے نے طیارہ سیروودہ دیا۔ (سرجہ پشم آریہ صفحہ ۳۹) بچہ باپ کا دو وحصہ پیتا رہا۔ (سرجہ پشم آریہ صفحہ ۳۹) ایک آدمی کلپا خانہ لیڑی کے راستے نکلنا رہا۔ (سرجہ پشم آریہ صفحہ ۳۹) میرزا کہتے ہیں میں اس کے پیٹ سے تہیں کیں رتیاق القلوب صفحہ ۱۷) وغیرہ

(موضع ۳۲) ماہ جنوری ۱۹۷۶ء میں مولوی جبیب اللہ صاحب کا مصنون

یعنوان "میرزا علام احمد نیس قادریان اور خدا کی قدرت کے نشان"۔

درج کیا جا چکا ہے۔ اس میں متعدد حوالوں سے اس مصنون کو ثابت کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مولوی صاحب نے فرمایا۔ میرزا صاحب کو الہام ہوا کہ تیری عمر اتنی سال ہوگی چار بار کم یا چار بار ایک بارہ (ضمیمہ یہیں احمدیہ صفحہ ۵۹۶ سطہ۔ ۸۰) اس حساب سے میرزا صاحب کو ۷۷ سے ۵۵ سال کی عمر کے اندر مننا چاہئے تھا۔

میرزا صاحب نے اپنی بیجمہ پری اس طرح بیان کی ہے۔ جمع کا دن ۱۲ چاند ۱۲ رجن

۱۹۷۵ء (رتیاق القلوب صفحہ ۱۵۷) و تحقیقت الوحی صفحہ ۲۰۱) اس حساب سے میرزا

صاحب ۱۹۰۰ء میں ۳۶ سال کی عمر میں چل پئے۔

کتاب البر یہیں میرزا صاحب اپنی پیدائش ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء تکھتے ہیں۔ کہ اس

اس حساب سے ۴۹ سال کی عمر میں دنیا سے گذر گئے۔ لیکن ۵ سال پہلے مر گئے علمائی احمدیت کی پرینٹانی میرزا کی عمر متعین کرنے کے لئے قابل خود ہے۔

۸۳ سال (رسالہ ریویو قادیانی ستمبر ۱۹۱۸ء) - ۸ سال (ریویو قادیانی سپتember ۱۹۱۸ء)

۷ سال (ریویو نومبر ۱۹۱۹ء) - ۶ سال (ریویو اپریل ۱۹۲۰ء) - ۷ سال (شہزادہ لاڈن جولائی ۱۹۲۱ء) - ۶۹ سال (کتاب نور الدین صفحہ ۱۴۱) - ۵۹ سال (کتاب عمل مصطفیٰ صفحہ ۵۲)

غرض انہیں رب طکی طرح میرزا صاحب کی عمر میں کھنچ تان کرنی پڑی۔ میرزا ٹیون کے دلائل عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ معنی محمد صادق میرزا تیار قادیانی اخبار فاروق قادیانی ۱۱ و ۱۸ مئی ۱۹۲۱ء میں لکھتا ہے۔ کہ پنجابی کی ضرب المثل ۷

### اس پنول کچھ نہ پھرول

سے ثابت ہے۔ کہ عینی الشَّلَام فوت ہو گئے ہیں۔ اور ان کی قبر کشمیر میں سے۔ در اصل اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسو (یعنی سیو ع) کوں (پاس سے) کچھ نہ پھول (یعنی آسمان پر نلاش نہ کر) جن لوگوں کے دلائل ایسے ہوں۔ ان سے معقولیتی توقع لکھیے بوسکتی ہے۔ عبداللہ بن ابی فرقہ چکڑا (اویہ ایک امرتمن گیا۔ اور حماز پڑھنے لگا۔ کسی نے پوچھا قرآن میں نماز کی نیت کرتے وقت کانوں پر راتھ رکھنا کہاں لکھا ہے۔ عبداللہ نے جواب دیا۔ فصل دہبک دانخرا۔ خدا فرماتا ہے نماز پڑھ اور کان پکڑ اسی طرح یہ فرقہ بھی عجیب و غریب تاویلات سے کام لیتا ہے۔

بعد ازاں مولوی صاحب مدور حنفی رسالہ شمس لاسلام کی خبرداری کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی آخیں آدھ حصہ جناب مولوی طہور احمد صاحب بیلوی نے اپنی رمظان تقریب میں جلسہ کے اغراض و مقاصد۔ سال بھر کی کیفیت کار کردگی پر محلاً روشنی ڈالی۔ اور جلسہ پر ۱۲ بجے طعام اور غاز ٹھہر کیلئے برخاست ہوا۔

# کارروائی اجلاس دوم

مودھہ ۲۶ ستمبر ۱۹۳۱ء

بعد نماز طہرہ ۱۷ بجے سے ۱۸ بجے تک  
نماز طہرہ کے بعد تلاوت قرآن مجید اور فتح حوزی ہوئی۔ اور حسب پروگرام ماسٹر محمد نجاشی  
صاحب مسلم بی۔ اے لاصوری۔ فیضجاتی زبان میں اپنی دلچسپ اور موثر تقریریں  
حاضرین کو محظوظاً فرمایا۔ غلام صدیق درج ذیل ہے۔

## تقریر ماسٹر محمد نجاشی صاحب مسلم بی۔ اے لاصوری

پنجاب کوںل کے مترجم مشربی چند آخر ایام اے کا ایک شعر میری تقریر کا عنوان  
ہے۔ اختر نے اس شعر میں ایک بہت بڑے مصنفوں کو بند کر دیا ہے۔ کیا ہی اچھا کہا  
آدمیت کا ہر اک سامان مہتا کر دیا

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

وہ کہتا ہے۔ دنیا میں انسان کی کوئی قدر نہ تھی۔ انسان کی عزت کے تحفظ کیلئے  
کوئی قانون نہ تھا۔ محمد رسول اللہ صلیم نے دنیا میں اک آدمی کا بول بالا کر دیا۔ انسان کی  
شان بلند کر دی۔ قرآن مجید نے سب سے پہلے انسان کو انسان کا قدر کرنا سکھایا۔ غیر  
مذاہب کے تعلیم یافتہ لوگ تھبی مذہبی سے قرآن کی تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ جو  
جو پڑھتے ہیں انکو جو شرط تھبی صراط مستقیم پر گامزن نہیں ہونے دیتا۔ جرمن کا فاضل  
گوئیٹے اہل مغرب کی الیٰ ہائل کو ان الفاظ میں ابیان کرتا ہے۔ ”کہ اس کتاب کو ایسی نہ  
عطاوت سے ڈھو۔ کہ اس سے کچھ نہ ہو۔“

آج دنیا کو جس صداقت کی تلاش ہے وہ صرف محمد رسول اللہ وعلیٰ السلام علیہ وسلم  
کی تعلیم میں مل سکتی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے بنی اپک کا تعارف اپنی ذات سے کرایا

حکم بُوا - هو الَّذِي بَعَثَ فِي الْأَمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّهُمْ أَمْسَهُ وَيَعْلَمُهُمْ  
الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ - میں وہ خدا ہوں جس نے ایسا رسول دنیا میں بھیجا جس سے  
دنیا کی ہر قوم اپنی مشکل حل کر سکتی ہے - اسی ہے مگر نکتہ دن عالم ہے۔ بے سایا ہے  
مگر سایا بان عالم ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر نے کعبہ بنایا۔ امتحان میں  
کامیاب ہوئے۔ ساری دنیا کی امانت پر تفویض ہوئے۔ ۵

داد اسماعیل راحلت مقام اطلاع زانکہ دید اندر منام  
اسما علیل علیہ السلام نے ریخخز سر کھدیا۔ پاپ کے خواب کی تعبیر پوری کردی  
ریخخز رفت مذبوح و فا آمد ازاں د..... ندا  
خواب راثابت نمودی بوگین  
.....  
میں نے اس کا شیخ نکالا۔

قرب حق کافی زقر بانی دلیس  
ہست قربانی سدانی دلیس  
خواب ابراہیم تغیر حیات  
ذبح اسماعیل .....  
مومن ہستی ثابت احکام شو  
مسلم ہستی تابع فرشان شو  
لتی شان والے جلیل القدر پیغمبر ہو کر دعا کرتے ہیں اور اپنی ایسی قوم پیدا کر۔ اور ان  
میں ایسی ہستی والا بنتی۔ صحیح حوار نہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔ بنی کی قدر بنی ہبی جانتا  
ہے۔ معلوم بُوا کہ جو کام ابراہیم سے نہ پو سکا وہ محمد رسول اللہ نے دنیا میں کر کے  
دکھانا تھا۔ یہ واقعیت ہوئی۔ اور اسی دعا کی قبولیت کے متعلق ارشاد ہوا۔  
هو الَّذِي بَعَثَ فِي الْأَمَمِينَ دَلَالَةً) لتنی شان ہے کہ خدا کہتا ہے۔ کہ میں وہ ہوں جس  
نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیغمبر بھیجا۔ اور اس نے بھیجا۔ تاکہ میری کتاب و قرآن مجید کو  
دنیا کے سامنے پیش کر لے۔ اور ان انوں کو اخلاق اور حکمت کی تعلم دے۔ انکا تزکیہ  
کرے۔ ایک دستر خوان جس کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ لگے تھے۔ حضرت انسؓ فی  
کے پاس تھا۔ میلا ہو نے پروہ آگ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ آگ اس کی میل کو جلا دیتی

بھتی۔ مگر مستر خانوں کو کوئی گزندہ پہنچتا تھا۔ غیر ذی روح پر یہ اثر تھا۔ بھلا  
صاحب کرام جہنوں نے ہم خدمت میں بُر کر دیں انکا کیا مرتبہ ہو گا۔ ۷  
آدمیت کا ہر اک سامان مہیا کر دیا  
اک عرب نے آدمی کا بول یا لار کر دیا

حضور کی تشریف آوری سے پہلے تمام دنیا گمراہ بھتی۔ عادات - روايات  
تاریخ اور اتفاقات ان چار چیزوں کا بعد نا نہایت مشکل ہے۔ دنیا بھر کے  
ماں اون کی رسمائی کے لئے اور ان کے ہر مریض عظیم اثاث ان انقلاب پیدا کرنے  
کیلئے سرو عالم کو بھیجا گیا۔ مگر عمر کتنی ملی بعد بیعت صرف ۲۴ سال حالانکہ  
حضرت نوح عليه السلام ۹۵ سال میں اپنی قوم کو صراط مستقیم پر نہ لاسکے۔ اور  
انہیں مجیوراً کہنا پڑا رب الاتری علی الارض من الکافرین دیوار داد ۱۱  
رب کافروں کو عرق کر دے۔ ان کا کوئی مکان زمین پر باقی نہ رکھ۔ حضرت موسیٰ  
علیہ السلام نے اپنی قوم کی کشتی کی نا خداوی کی۔ ان کی تعلیم و تربیت میں کمی باقی نہ رکھی  
مگر صرف چالیس کی غیر حاضری کا نتیجہ یہ نکلا۔ کان کی قوم نے گوسالہ پرستی شروع  
کر دی۔ قوم عمالقة سے مقابلہ کا موقعہ آیا تو بنی اسرائیل کہنے لگے۔ اذہب  
اہت و دریک فقا تلامانا هفتا قاعدون۔ تو اور تیرز رب جاکر لڑے ہم تو یہاں  
بیٹھ کر مس اسٹاد یکیں گے جو کام بڑے بڑے انہیاں سے لمبی محروم میں نہ ہو  
سکا۔ وہ سید الاولین والا خیں محمد مصطفیٰ احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ  
رکایا گیا۔ عمر تھوڑی دی گئی۔ مگر بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قمیل عمر صہ  
میں اقوام کی عادات - اخلاق - روایات و معتقدات کو کیکر بدیل دیا ۸  
وہ بھبلی کا کڑکا تھا یا صوت ٹادی

عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی

یہود حضرت عییٰ علیہ السلام کی نسب پر خلک کر رہے تھے۔ عیسائیوں کے پاس حضرت  
کی پاک دامنی گا کوئی ثبوت نہ تھا۔ مودود خ لگن کہتا ہے۔ کہ "سید سے پہلے

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مریم کے دامن کو صاف کیا۔ ایک مغربی فلاسفہ تھا ہے کہ ہمارا خال تھا جو جریں نظر نے کر آیا اور مریم کے کان میں ڈال گیا۔ مگر جب تم ملاؤں سے صلیبی لڑائیوں میں ملے تو ہمارا یہ وہم اور مخلط عقیدہ دو ہو گیا۔ ۵ جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ دروں سے حل نہ ہوا وہ راز اک مکمل والے بتلا دیا چند اشاروں میں۔

مغربی تعلیم کے زہریلے اثرات تو قبول کرنے والے جو جنگلہمیں غیروں میں مر رہے ہیں۔ ان کے تحدن ان کی معاشرت اور ان کے اخلاق اور تہذیب کی نقلی کا شوق انہیں کہاں سے کہاں لے جائے گی۔ ستم قویہ ہے۔ کا اپنے غیروں پر مر رہے ہیں۔ مگر غیر ابدی ناخواستہ طوعاً و کرناً اعلان کر رہے ہیں۔ کہ دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر گذرا رہ نہیں۔ ۶

کوئی کافر نہیں تذلیل نہ کر سکتا ہے۔ محنت کی ہے یہ سونات مسلمان نے مجھے آدمیت کے مقابلے غیر اسلامی ٹھنڈیں کام شایدہ کریں۔ ایک بچہ جب کسی کے ہاتھ پیدا ہوتا ہے جالت میں اسے اگر فلاسفہ کے ہاتھ لے جائیں۔ وہ کہیکا چند ذرات کے ملنے سے اس کی حالت بگڑ گئی۔ اس لڑکے کو اگر آریہ یا حماج پنڈت کے پاس بھیائیں۔ پنڈت کہیکا یہ گنہ گدار ہے۔ اس نے اپنے جنم میں پرے کام کئے تھے۔ اس کی سزا بھگلت رہا ہے۔ پھر اس بچے کو پادری صاحب کے پاس لے جائیں۔ پادری صاحب ہمیں عجیب ہی راگ ستائیں گے۔

۷ وے خدا نے تحریر کیا۔ اور چار برس اسال بعد اپنا بیٹا پیدا کیا۔ تاکہ وہ ہمارے گناہوں کے بدله میں ٹھاہیں کیا جائے۔ اور سولی دیا جائے۔ آدم نے گناہ کیا۔ وہ گناہ درش کے طور سرآدمی کو طلا۔ کوئی نیکو کار نہیں سب بدکار ہیں۔ نظر میں گناہ تھا۔ یہ کچھ گنہ گدار ہے۔ جب تک یہ عقیدہ نہ ہے یہ گر جا میں میں دفن نہیں ہو سکتا۔ ۸

مگر آؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ارشاد ہوتا ہے۔ کل مولود یوں علی فطرۃ الہاسلام۔ ہر کچھ پیدا ہوتے ہی مسلمان ہوتا ہے۔ چھرا کے مان بایپ اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔ لا ذریعہ کچھ پاک ہے۔ اور مسلمان ہے۔ سچے جس غیر قوموں نے بر اسم جہا۔ رحمۃ اللہ عالیین کی درگاہ میں اسے عزت و پیار کی نظر سے دیکھا گیا۔

ۃدمیت کا ہر اک سامان مہیا کر دیا  
اک عرب نے آدمی کا بول با لا کر دیا

الله سب کا خالق سب کا مالک مگر دنیا اس کی تہیٰ و صفات سے ہے فخریٰ۔ جو سی کہتے تھے خدا و میں ایک نیکی کا خدا و مسرا بدی کا۔ آریہ کہتے ہیں کہ ہذا ہے مگر حسب طرح لمبارکو می ..... بتق نہیں بن سکتا۔ اسی طرح تخلیق کے لئے خدار و روح اور ما دہ کا محتاج ہے۔ وہ کسی کو پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک روح اور ما دہ موجود نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اللہ علت فاعلی۔ اور ما دہ علت۔ حالانکہ علیتیں چار ہوتی ہیں۔ تختہ۔ نکڑی۔ مستری ڈھانچہ اور مقصد عساکر نے تشرییث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ بایپ اور بیشا اور روح القدس یعنی بن میں ایک اور ایک میں بتق گو با ۱۱۸۱ = ۱ کی انوکھی تعلیم دی۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فندیا میں اگران توہمات کو درکردیا۔ فرمایا۔ ہذا ایک ہے ملا شرکیہ ہے۔ بنے نیاز ہے۔ سب کا خالق ہے۔ تھکلتا نہیں۔ سوتا نہیں۔ ہر ایک کے حال کو جانتے والا سمیع بصیر و علیم ہے۔

تمام علماء ملکہ زور رکائیں تب بھی چور سے چوری کی عادت دور نہ کر سکیں قشیران جانیں اس سرور عالم رچیں نے قلیل عرصہ میں اخلاق۔ روایات جو عادات اور معتقدات کو کیسہ بدل دیا۔ عترت کی جگہ سے۔ کہنچا بہ میں نبی پیدا ہبی ہوا۔ تو قوادس نے جہاد منسُور خ کر دیا۔ اور کہا رومیہ دوستاں کیکہدوں۔ ایسے کتب فروش بھی کی صدورت ہی کیا تھی۔

بنی وہ اچھا جو دنیا بھی دے اور دین بھی دے۔ اخلاق بھی سنوارے۔ علم و حکمت کے زیر سے بھی آرستہ کرے سا در سلطنت کا عاصا بھی اپنی قوم کے والد کرے۔ ابھی پر عمل کرنے سے کوٹ تھہینے والے کو سپلون بھی انار کر دینا پرستی ہے۔ مذہب عالم ہیں خود کرو۔ وہ کون بانی ہے۔ جس نے اپنی قوم کو عالم کو عالم کا نگہبان اور جہان کا سلطان بنایا۔ قوم مومنی بادشاہی پر کر۔ من دسوی کھا کر ہسن پیاز کی چینی طلب کرنے لگی۔ تمام نعمتیں کھا کر بھی جہاد سے نکار کر جھی۔ حضرت علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ چڑیوں کے بھی گھو نسلے ہیں۔ مگر میرا کوئی آشیانہ نہیں۔ سلطنت کا گز بھی سیکھنا ہو تو بھی اتمی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھو۔ جمل کی ہندو حکومتوں میں گورے اور کالے کی تمیز اور امتیاز رنگ و نسل و زیان موجود ہے۔ رعایا کی حالت یہ ہے کہ مسلمان زلینڈار صرف پنجاب میں ایک ارب اور پچاس کروڑ کے مقرر حصہ میں گز شستہ سال سرکاری طور پر دو کانزاروں کے ترازو و داؤزان و پڑتال کی گئی۔ ۵۷ فی صدی ترازو اور ۹۹ فیصدی بٹے غلط نکلے۔ مہاتما گاندھی یہی اندیساں لکھتے ہیں

"اوّرگم نے بادشاہی کرتا ہے۔ تو حضرت عمر خرا کے نقش پر چلیں جس نے اپنے دئے ہوئے و ماغ سے بڑی سلطنت بنائی اور خود غریبانہ زندگی پر کیا۔ اس بنی کے قریبان جائیں۔ جس نے بادشاہ دئے تو ایسے دئے۔ جو رعایا کے حیر خدا تھے مسلمانوں میں بادشاہی پسے تھے جحضرت ابو یکبر اپنی بادشاہیت کے پہلے دن کھاڑا کانڈھے پر رکھ کر لکھایاں کاشنے کے لئے چلتے ہیں۔ صحابی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کردہ ستاروں جہاں بھی گئے۔ انہوں نے دکان کا مذہب بدال ڈالا۔ مصر و شام عرب و عراق۔ ایلان و خراسان۔ عرفن جہاں جہاں کسی صحابی کا قدم بخوا۔ وہاں کے باشندوں نے آبائی دین کو ترک کر کے مکمل طور پر اسلام قبول کر دیا۔ سندھ و سستان کا مذہب نہ بدالا۔ کیونکہ اس جگہ تھا اب کافر دم نہیں آیا۔ ورنہ ان جس گرسوائے اسلام کے اور کوئی مذہب موجود نہ ہوتا۔ دنیا میں کوئی ایسا نادی ہے؟ جس نے ایسے

غلام تیار کئے ہوں۔ اسلام کے تابع داروں نے تھے۔ جو دون کو مجید اور ذات کو زائد عاید ہوتے تھے جن کی سلطنت کا سب سے بڑا مقصد ناز قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرتا ہوتا تھا۔ انہوں نے دنیا کو من درجت سے بھر دیا۔ اختر نے کیا خوب کہا۔ ۷

آدمیت کا پر اک سامان ہبیا کر دیا  
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام باتیں واضح طور پر سمجھا دیں۔ دین کا کوئی اصول ایسا نہیں۔ جو واضح نہ ہو چکا ہے۔ دین میں کوئی مخالف طبقاتی نہیں رہا۔ مگر بستی سے ایک گروہ ایسا پیدا ہو چکا تھا۔ جس کے خیال میں دین ایک مقرر تھا۔ اور اس کا راز اب تک حل نہ ہوا تھا۔ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پنچویں کیں تھیں۔ ان میں دمشق سے مراد قادیان۔ ابن مرعم سے مراد غلام احمد بن غلام مرتضی۔ باب الدس سے مراد لشمن کا لدگیث۔ دجال مراد انگریز گدر سے سے مراد میں۔ اور نبی بعدی سے مراد اجراء نبوت۔ عرفانہوں نے بربات کے معنی گھٹ لئے۔ اسی طرح اگر دین کے احکام میں یقین تھا۔ تو دین ایک لاکھ معتبرین جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں ہر چیز کی حقیقت ہمیں باخبر کر دیا۔ اس سید ولادِ ادم علم اولین و آخرین جو کمپہ سمجھا۔ اس پر حکایات میں ہے۔ وہ کہتے ہیں بیوتِ رحمت ہے۔ میں کہتا ہوں کیا نبوتِ تشریحی رحمت نہیں۔ وہ کیوں بت دے۔ میرے خیال میں جرگہ اور ہر زمانہ میں ہونا زحمت سے کم نہیں۔ بارشِ رحمت ہے۔ مگر بارش کی زیادتی زحمت بن جاتی ہے۔ بنی کائنات کفر ہے۔ اور غیر بنی کو بنیِ تسلیم کرنا بھی اس لئے اس زحمت سے رحمۃ اللعالمین کی تشریف آوری سے سہم بری ہو گئے۔ نبوت کو ختم فرما کر سینہ بے فکر و مستغنى کر دیا۔ ہر بندگی انتہا ہے۔ اسی لئے ابتدا حس سے ہوئی۔ اسی پر نبوت کی انتہا بھی ہو گئی۔ سوراخ کی کرنیں جس طرح سوراخ کو ہی لوٹی ہیں اسی طرح نبوت پھر کر قاعم البنیں پر ہی ختم ہو گئی۔

مردِ عالم کی تشریف آوری سے علم و حکمت و عرفان سے دنیا سیراب ہو گئی۔ اختر

ہے۔ مگر کیا خوب کہتا ہے۔ ۵  
آدمیت کا ہر کس سامان مہربانی کر دیا  
کہدیا لا تقتضوا اختر کسی نے کہا ہیں اور ہم کو سربر صحیت کر دیا  
ایک گناہ کا وبد کار اگر پڑت جی کے پاس جا کر بخات کا راستہ تلاش کرے۔ تو  
اس سے جواب ملیگا۔ کہ پریشور گناہ معاف نہیں کرتا۔ تمہیں ۶ بزر جو نوں میں سے  
گذرنی پڑے گا۔ پاوری صاحب کے ہاں اگر جائیگا۔ تو وہ کہیں کے خدا گناہ معاف  
نہیں کرتا۔ بلکہ تمہارے گناہوں کے پیارے اس کا اکلوتا بیٹھا گھاٹل کیا گیا۔ اور بچانی  
پر لٹکا گیا۔ مگر اسلام کی چوکھت پر آئیوا الیہ نداستیکا ۷

باز آ باز آ ہر تجھ پرستی باز آ گر کافروں گبر و بت پرستی باز آ  
ایں درگہ ما درگہ نو مسیدنیت صد بار گر تو بہشکستی باز آ  
ادرشاد ہو۔ یا عبادی الدین، اکرم خواعلی افسوسهم لا تقتضوا هن سرحمۃ اللہ ان  
الله یغفر اللذوں بجمعیعہ سرور عالم نے فریبا۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لله  
اسی سالہ بد کار گلہ طیبیہ پڑھکر ایک سیکھی میں پاک و صاف بن گیا۔ اسی لئے اختر  
ستائر ہو اور کہنے رکا۔ ۸

کہدیا لا تقتضوا اختر کسی نے کہا ہیں اور ہم کو سربر صحیت کر دیا  
دنیا اس وقت مساوات مساوات کی رث لگا رہی ہے۔ نوجوان طبقہ پنکار ہے۔ کہ  
مزہب وہی اچھا ہے۔ جو مساوات کی تعلیم دے۔ مہاتما گاندھی کہتے ہیں۔ سوراج  
نہ ملیگا۔ جب تک چھوت چھات دو رہن ہو۔ مگر تجھی مساوات وہی ہے۔ جس کی تعلیم  
اسلام نے دی۔ دنیا بھر میں جب شی قوم ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ امریکہ میں جیشیوں کی  
قتل گوارکھا جاتا ہے۔ مگر غور کرو۔ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیشیوں سے کسی  
سرک کیا۔ علامہ شبیل کہتے ہیں۔ ۹

کرچکے تھے جو غلامی میں کئی سال بسرا  
جا کے انصار و مہاجر ہے کہا۔.....

بادگاہ نبڑی کے نوڑی تھے بالا  
جب یہ چاہا کریں عقدِ مدینہ میں کہیں

یہ بھی سن لو کہ میرے پاس نہیں دلت زادہ  
ہے کوئی جسکونہور شستہ سے کوئی حذر  
جیطرف اس حصی کی رُتی تھی نظر  
رو کے یہ کہنے لگے سب سے وہ فاروق عزیز  
اٹھ گیا آج زمانہ سے ہمارا افتتاح  
نقیب حشم پیغمبر  
یساوات ہے جسپر کہ ہوا اسلام کیا  
غور کیجئے فاروق اعظم جیسا شہنشاہ ایک حصی زادہ کو اپنا آقا کہے۔ یہ وہ روح تھی  
بولا کے نذر والی گئی تھی۔ یہ تجھ تھا اثر صحبت کا۔ یہ تجھ تھا ورنہ کہم کا تاریخ اسلام  
کا مطالعہ کرو۔ اسلام نے پہاڑہ اقوام کو سطح بلندی کے مقام پر پہنچایا تا یہ  
ہند کا مطالعہ کریو اے جانے بیں۔ سات سو سال کی سلطنت میں سے صرف چند  
سال سیدوں کے خاذان نے حکومت کی۔ پہلا خاذان جو دہلی میں حملہ کیا خاذان  
غلامان کہلاتا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اسلامی  
افواج کا پہلا کام ادا عظیم کون تھا؟ اسامین زید جو غلام ابن غلام تھا۔ آج بھی دنیا میں  
اسلامی سلاطین اسلامی مساوات کا ثبوت ہے۔ احمد روز غوث شاہ البانیہ پہی  
زادہ۔ کمال پاشا۔ سائیں کا طڑکا۔ اسی طرح رضا شاہ پہلوی پہلے ایک ہوئی کا  
یہ تھا۔ دنیا کا نامور سلطان محمود عزیز نوی کون تھا۔ سیکنٹیں کا یعنی ایک غلام کا یہا  
تھا۔ جو لوگ دنیا میں مساوات کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے تجھ کے قوتو  
لیکر فلیں بناؤ کہ دنیا میں پھیل جائیں۔ اور لوگوں کو مساوات کا لطف اوارہ کھا کر  
اسلام کی دعوت دیں۔ انقلاب زندہ باد کی بجائے دنیا مجبور پوکر اسلام زندہ باد  
کا لفڑہ لگائے گی۔

دنیوی عترت وجاہ کے طبرگاہ جس قدر ترقی کرتے جاتے ہیں۔ انکا دماغ ہے  
اگلیا عین رہائی میں اگر وقت نہ ملے۔ قبلہ ہو کے زین بوس ہوئی قوم جباز

ایک ہی صفت میں کھڑے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ فواز تیرے دربار میں پہنچے تو بھی ایک ہے بندہ آفاتِ اُمّت اسی عینی ایک ہوئے کے پی باسو کہتا ہے۔ اسلام میں ایک سینکڑے کے اندر عربی سے غریب انسان بادشاہ کے پہلو پہلو کھڑا ہو سکتا ہے۔ ایک اور فلاسفہ کہتا ہے کہ ایں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اخوت پچھاری ان کی آنٹوں کے اندر دل کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر اقبال کہتا ہے۔

ایک عشق دیگران دل یا ختم جلوہ خوش رانشناختہ در دل مسلم مقامِ مصطفیٰ است آبروئے ماز عشق مصطفیٰ است محمد کے نام میں ایسی تاثیر ہے جو تم کو اپنا محبوب بنالیگی۔ انسان کا دل تو زم ہوتا ہے۔ ابو جہل کے ہاتھ میں سنگری کے لکھ پکار اٹھتے تھے۔ دوسرے انبیاء کے معجزات اور حمار کے قاصلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں فرق نہیں۔ عزت و اعزاز میں بعد از خداونی لا مکان ۷ سب سے بالا ہے مقام خاتم النبیین بن گیا بشیک عصائی موسوی کا اڑدا ہے۔ یہ مریم محبوب کے لکڑی ہوئی کریمان یہاں عاشقوں میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں خانہ کا ستون گری کرنے لگا۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے معجزات حتیٰ مگر ۷ ہاتھ میں پیدا چک سو محجزے کی بات ہے۔

چاند انگلی سے دلشق ہو۔ نہ نہ ڈلتے تھے فاقہ کشوں سے بادشاہ چاند ساقی کوثر کے پوروں سے ہوئی چشمروان یہ کیا کنکر سے ہوا و ازحق..... ہے وہی نیچے ترازو کا جو ہو پلہ گران خلوت اصحاب میں محبوب سے جلوہ کنان فاتح ملک عرب ہے کہ کامادی جوان لوح دل پر نقش ہے قرآن حق کا شان بیکھ کاغذوں تک بند توریت وزبور انجیل دیکھ

قوم مومنی من و سلوانی کھا کے بھی بیدلی بیا بارہ اچشمے ہو گئے پتھر سے جاری ٹھیک ہے بن گئے مٹی سے طائر پر وہ طائر ہی رہے این مریم چرخ میں مدفن پرث میں حضور دوستوں سے تنگ آ کر چرخ پر عیسیٰ گئے حضرت عیسیٰ رہے تاریخِ حکوم یہ ہواد کاغذوں تک بند توریت وزبور انجیل دیکھ

الذت تیاشت سے اتنی گھٹائی ہو قدر۔ یعنی کوڑی کا ہوا ہے سلمہ بنہ وستان  
صحابہ کرام کی شان و عظمت کا ریک عالم گرویدہ ہے متعصب مخالف  
بھی ان کے فضائل کا اقرار کرتے ہیں۔ سادات کا زیادہ حق ہے کہ صحابہ  
کی عظمت کو دنیا میں قائم کر دیں۔ جو شخص کسی کے باپ کی داطری سے سنا کا بھی  
نہ کلے۔ اس کی سچی اولاد اس احسان کو بھلا نہیں سکتی۔ جنہوں نے سید  
الا نبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مال و جان قربان کیا۔ ہجرت کی۔ جہاد کیا۔ اور  
رصاص بارہ است کئے۔ ان کا احسان قیامت تک مسلمانوں کی گزون پر  
ہیکا ہل جزا لا حسان لا حسان۔ انسانیکو پڑیا بر طینک کا انگریز  
مصنعت کہتا ہے۔ کہ دنیا میں تمام ہاریوں اور داعیاں مذاہب میں محمد (صلعم)  
سب سے بڑھ کر کامیاب ثابت ہوئے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمان کہلانا  
والوں میں سے ایک کروہ صحابہ کرام کو معاذ اللہ دایرہ اسلام سے فارج ثابت  
کرتا ہے۔ اور صرف یعنی چار کو کامل الایمان بتلاتا ہے۔ خداوند کیرم فرماتا ہے  
یادخولون فی دین اللہ اقواجاً کہ گروہ در گروہ لوگ دین اسلام میں داخل ہوئے  
مگر یہ بخت اس کا انکار کر دیں۔ فوج وہ ہے۔ جو آخوند جان نشری کرے  
خدا خواستہ اگر اصحاب کامل الایمان نہ تھے۔ تو اس کی زور سرور عالم صلی اللہ علیہ  
وسلم پر طرق ہے۔ جس استاد کے شاگرد امتحان میں فیل ہو جائیں۔ اس کو کوئی شخص  
لائق نہیں کہہ سکتا۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا بنا، کعبہ کے بوقت قبول ہوتی نظر نہیں  
آتی۔

۷۔ بچے مادر صاحب کی تفریخ تم ہوئی تقریر بحمد وحیب موثر تابت ہوئی۔  
بعد ازاں جلسہ نماز عصر کے لئے برخاست ہتوں نماز عصر کے بعد مولیٰ جیبیہ اللہ صاحب  
امیر سری نے فضائل قرآن پر پیغامبر مدلل تقریر فرمائی۔ افسوس ہے۔ کہ وہ تقریر قلب بند  
نہ ہو سکی۔ نماز مغرب کے بعد لنگر جاری رہا۔

## کارروائی اجلاس سوم مورخ ۲۹ دسمبر ۱۳۴۸ء

جناب بشیر احمد صاحب سیاکلوٹی نعت خوان کی نعت خوانی کے بعد مولوی غلام حسین صاحب گجراتی نے تعلیم القرآن پر عظف فرمایا۔ آپ کا وعظ شیخیت پنجابی میں عام فہم اور موشیر تھا۔ بعد ازاں مولوی محمد کامل صاحب ہرن پوری نے ایک گھنٹہ اصلاح صوم پر زیر دست تقریر فرمائی جس میں تمام رسومات پر (جو علاقہ بازو غیرہ میں راجح ہو چکی ہیں) کی تفصیل بیان فرمائیں کی برا سیل دلنشیں طریقے سے بیان فرمائیں۔ بعد ازاں وہ رسوم حنفی کی تعلیم اسلام نے دیکھے۔ ان کی خوبیاں اور ان پر عمل کرنے سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بیان فرمائے۔

اس کے بعد عبداللیب پٹھوری مولوی فضل احمد صاحب ساکن سکھوڑی راولپنڈی نے اپنی دلنشیں و موشادا میں ایک گھنٹہ وعظ فرمایا جس میں مسلمانوں کو رسوم بد کی اصلاح۔ باہمی اتحاد و اتفاق اور تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ اور ثابت کیا۔ کہ مال سکھنا۔ حاصل کرنا اور کمان اشرع منع نہیں۔ کاو الفقران یکون کفر۔ مسلمانوں کو بیکار نہ رہنا چاہئے۔ ہر شخص خود کملے۔ وہ سروں کو کھلا گئے۔ اور اسراف و تبذیر سے بچے۔ آپ نے پنجابی زبان میں مسلمانوں کے موجودہ افلاس کی واضح شایدیں پیش کیں۔ اور سب لاملاضا جیسی منفیات حنفی انجمن کی امداد اور اس کی رکنیت کی طرف توجہ دلائی۔

مولوی صاحب کے وعظ کے بعد استاذ العلام حضرت مولانا محمد فیض صاحب ساکن جھاودیاں نے حاضرین کے شریعت کو پابندی اور طرح درجم پر کی ترک کا عہد لینے کو کہا۔ جملہ حاضرین نے آئینہ رسومات بد کو ہٹانے اور رسومات اسلامیہ کی ترقی کی تحریک۔ تجارت کے فروع اور اسراف سے بچنے کا شرعی عہد کیا۔

بعد ازاں حضرت سوانانصتی عطا محمد صاحب رقی کا سالانہ وعظ ہنوا۔

ہب نے فرمایا۔ علم و زین کا حاصل کرنا جلد امور پر تقدم ہے۔ مر نے کے بعد صرف تین عمل یعنی میں یعنی کافر اور قبر میں سینخنا رہتا ہے۔ خدا کو جاری ہیے سجد و کتوں وال وغیرہ۔ علم پڑھانا اور ولد صاحب۔ افسوس کو مسلمانوں کے دلوں چھپوں علم کا شوق نہیں رہا۔ جہالت اور بے دینی کی گھٹائیں ہر طرف چاہی ہیں۔ مدرسہ خزینہ کا بھیرہ میں قائم ہونا فی زماننا غینم ہے۔ حزب الانصار ایسی جائعت ہے۔ جو لوگوں کے عقائد کی اصلاح۔ اعمال کی اصلاح اور ان کی اطلاع کو علوم دینی کے نیوں کے آئاست کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس سے ہم ترقیت اسلام کا کوئی درجہ نہیں۔

سب سے آخر میں مولانا مولوی پیر سنیر شاہ صاحب خوشابی نے ایک تھنڈہ و غلط فرمایا جس میں ذکر الہمی رو اطمینان قلب کو واحد ذریحہ قرار دیتے ہوئے اعلیٰ اولاد۔ علم وغیرہ ہر چیز کے نیادہ محبوب مشغله یادِ خدا۔ تذکرہ باطن قواریاہ اور حزب الانصار کی مالی امداد کی ضرست پر حاضرین کو توجہ دلائی۔

جلیبات کے پڑھے وجہے دعائے خیر کے بعد دوسرے دن کے لئے بخاستہ بھا

## کارروائی اجلاس چہارم

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء

### صبح ۸ بجے سے اب بجے دن تک

قرآن مجید کی تلاوت اور نعمتِ خوانی کے بعد مولوی سلطان محمود صاحب نے ایک تھنڈہ و غلط فرمایا جس میں لوگوں کو دینی علم کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔ نیک خصلت حاصل کرنے کے لئے نیکوں کی محاسن سے اور بری مجلسوں سے محرزد ہنے کی تاکسید کی۔

بعد ازاں مولوی چڑاغ اللہ علیہ السلام صاحب ریتڑوی کی ترویج ہوئی اور

نبردست تقریر ہوئی۔ مولوی صاحب مکدوح نے تغیرہ داری اور محروم کی جو عات پر روشتنی ڈالی۔ اور ایسی مجاز سے صحیح کرام کی توبین ہو ہو۔ ان میں شمولیت سے حاضرین کو باز رہنے کی تائید کی۔ اس کے بعد جاپ فضل آئی صاحب پوست یعنی بھیرہ نے حسب ذیل قصیدہ پنجابی تباہ میں خوش آوازی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

اول محمد ہزار لکھ وار آنکھاں جیندی صفت دانہنیں شمار ہے جی  
قدرت نال چا سازیا ہجگ سارا ہو یا کن تھیں کل پار ہے جی  
ووجی نعمت رسول مقبول سندی جہڑا عاصیا نہ نسخوار ہے جی  
نوڑا پنے تھیں کیتا فور سرور رامیر عاجزاندا ملن سا ر ہے جی  
چارے یاد رسول دے چار گوہر کافر سو جو کرے انکا ر ہے جی  
ابو مکر تے عمر عثمان علی اور حوماں دے فضل سر کا ر ہے جی  
نامیں بنی دے حکم سنان جگ تے جہڑا ہمک جو پروردگار ہے جی  
دھن دھن بھاگ ہوئس بھیرے دے آن جانے خلسہ میں یا عنیار ہے جی  
دیون لوک مبارکاں تسان تائیں بھیرے شہر داجنت بیدار ہے جی  
میرے بھائیو بھیر و چوی ار گرد و خوش قسمتوں عوض گزار ہے جی  
دوروں دوریز گان دین آنگئے نامور عالم بے شمار ہے جی  
اچ رونق افروز ہیں وجہ بھیرے قمت والیاں ہو یا دیدار ہے جی  
جلب ایہ سلا نہ جو وچہ بھیر نیک فال تے عجب ایہ وار ہے جی  
گرو شکر اس خاص رحمان سندا جسدے فضل تھیں فضل ہزار ہے جی  
ہو یاں یا ک زیارتیاں عاجزانوں ہر اک نیک مومن طلبگار ہے جی  
بے بہا گور دستیاب ہو سن یک تھیں یک گوہر قیمت دار ہے جی  
حدن ہو یا خلہوڑ خلہوڑ احمد جیوں چمن وچہ گل انار ہے جی  
وڈے بخت بلند اس اڑے نے بھیرے وچہ عالم جھنڈیدار ہے جی

دریکو کسطر رح ایہہ نظم اکتیا ہر اک چیز کیسی نیروار ہے جی  
سدارین ایسے نیک کام کروے اسی وجہ ہو یا عزت دار ہے جی  
مسجد جائے نشان وچہ شہزادیے طوفن اوہناں دی تھیں فتح دار ہے جی  
رونق رہے تمام شب دروز اسدی خانہ رب دا ایہہ شاندار ہے جی  
جو کچھ عالمان دعطف بیان کیتا سافون عمل بھی کرن درکار ہے جی  
ماند جاؤ مسجد وچہ سکھے جو کچھ عالمان نیک گفتار ہے جی  
ذہ دس کھان فضل کے طلب تینوں لکھیا جس تھیں اشتہار ہے جی  
اگئے بھایاں دے کل ان عرض دل تھیں طلب جبدي اسماں بسیار ہے جی  
کنواں نادیکر مذاہیاں تے رہناں امن گلوں در کنا رہے جی

## دیگر

بھیرے شہر دیو چڑشان بھارا مسجد جامع عجب نشان صاب  
شیرشاہ سیفی ایہہ ایکا دموئی مسجد جامع حنا ز رحمان صاب  
پچھے موڈی صاحب حضور گبوی رکھیا ہر دم دلوں دھیان صاب  
جھنعن گری تے جلد تیار ہو گئی ہمت نیک انان مردان صاب  
ا جکل سجادہ ظہور احمد شہرا جس داعجوب تا باں صاب  
کارن علم تحصیل دے عالمان نوں دین درس قسمیم ٹہان صاب  
ہر ک چیز در کار سافران نوں جہڑے پڑھن تے فیعن آٹھان صاب  
خرچ اہناں دا بہت درکار سافون حافظ پڑھن جو پڑھن قرآن صاب  
کتب اتے قرآن لباس مودوے نا لے اہناں کارن پیں کھان صاب  
جس نوں ہے توفیق ادھ کرے بخشش کر کے رحم چا بول سنان صاب  
خدمت مسجد دی فرضن ہے مومناں تے کچے جہاں ندی صدا ریان صاب  
ایہہ اک عجب نشان وچہ شہر بھیرے جہڑی دیکھدی فوش ہو جان صاب

لکھ کھٹشاں اہناءں نوں رب طرفون جھرے عاجز اف خصیخاں صاحب  
لکھ کے مہریانی کرنی غدر اس تے جادے عرض نائیں اُنگھاں پن صاحب  
سدار ہی ایہ خانہ خدات ایم منگے دعا ایہ چھپی رسان صاحب  
بعذراں مولانا مولوی حافظ محمد امین صاحب ہمیدیہ مدرسہ رحمنگ سیجع پر تشریف  
لانے اور دیر گھنٹہ ایسا مرثرو عظ فرمایا۔ کہ سامعین کی حالت کائن علی روسم  
الظیر۔ جیسی تھی۔ آپ کی تقدیر کا خلاصہ درج ذیل ہے۔  
صلیب کے انعقاد کا مقصد انعقاد عرضت کرنا۔ مسلمانوں کے ایمانوں کی  
بھی کو دور کرنا ہے۔ عالم یعنو۔ مگر با عمل یعنو۔ عمل کرو۔ مگر جو عمل سے مبررا ہو۔ وہ  
کسی کام کا نہیں۔ ایمان امن سے نکلا ہے۔ ایمان آجائے تو غیر خدا خوف دل سے  
نکل جاتا ہے۔ مومن کا بھروسہ و توکل سب سے زیادہ خدا پر ہوتا ہے۔  
شمتوں نے بڑے اہتمام سے آگ جلانی۔ اور خدا کے پیارے ابراہیم علیہ السلام  
کو اس میں دال دیا۔ عالم بالا کے فرشتے چیخ اٹھ۔ فرشتوں نے عرض کی۔ آئی  
زین تیر پیارا بندہ آگ میں دالا جا رہا ہے۔ خکم یو اجاداً اور میرے بندے کی مدد  
کرو۔ جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے اپنی اراد پیش کی مگر خدا کے پیارے  
غلیل نے غیر کی ارادا حاصل کرنے سے انکار کیا  
حکم یو اسے جاؤ فرشتوں میں سے حسپ جگد وہ راز داں  
جلدی کرو جلدی کرو

اس پر حضرت ابراہیم نے فرمایا تے

پکڑوں نہ مانو اے دستا رب کے سوا می غیر کا

کافی سے اس کا آسدا

غیروں سے ہم چت چا گئے ہم وہم غیر مٹا گئے

فرمایا اے جبریل جس نے آگ جلانے کی انہیں طاقت دی۔ وہ میری حالت  
کو دیکھ رہا ہے۔ میں اس کی رضا پر راضی ہوں آگ پکاراٹھی۔ اے ابراہیم

میں مرتی ہوں۔ تاکہ زندہ رہے ہے ۷  
 غیب سے آئی ندا یا نار کرنی بردا  
 ایساں کسند بگیا سم یار صاف کیا گئے  
 ۸ دا قدم اس لئے ہوا تاکہ دنیا ابریسم علیہ اللہ عالم کے طریقہ کی پریدی کر کے  
 راضی برضائے مولی ہونا سکے۔ آج بھی کفر موج زن ہے۔ مگر ۹  
 آج بھی بوجہ ابریسم کا ایمان پیدا  
 ایمان کہتے ہیں۔ خدا ایک ماتنا۔ دہرہ کہتا ہے۔ خدا کوئی نہیں۔ اگر ہے تو  
 دکھا ۱۰۔ یاد رکھو خدا ہے۔ نظر آتا ہے۔ مگر دیکھنے کے لئے تقدير کار ہے۔  
 خشبو ناک سے نظر آتی ہے۔ آنکھ سے اس کا پتہ نہیں چلتا۔ علم اور عقل  
 نظر نہ آتے تو اس کا انکار نہیں کیا جاتا۔ ہر انسان میں جان ہے روح ہے۔  
 مگر نظر نہیں آتی۔ جان کا رنگ معلوم نہیں کیا ہے۔ اور بدن کے کس حصہ  
 میں ہے۔ اسی طرح سمجھو۔ تمام جہاں کی روح رب العالمین ہے۔ جس طرح  
 روح جسم اپنی کے اندر لا مکان ہے۔ اس طرح خدا بھی لا مکان ہے۔ سب اعضا  
 ہمارے ارادہ کے تابع ہیں۔ اور تمام کائنات خدا کے ارادہ کے تابع ہیں۔  
 اسی طرح کی عام فہمت الوں سے حقیقت روح۔ پیطراط۔ توحید و رسالت  
 کے مسائل کو واضح فرمایا۔ اور مدرسہ عزیزیہ و حزب الانصار کی مالی امداد کے لئے  
 مسوٹ افاظ میں اپیل کی۔ بعد ازاں مستقرات کو محاطب فراز کر فرمایا۔

عورتوں کے ناقصات العقل والدین کہا گیا ہے۔ یہ جہاں خود ڈوبتی ہیں۔  
 مردوں کو بھی نے ڈوبتی ہیں۔ عورتوں کی اصلاح مقدم ہے۔ عورتوں مردوں کو  
 پارسا بنا سکتی ہیں۔ بچوں کے دلوں میں اسلامی دلول پیدا کر سکتی ہیں۔  
 زیورات کا شوق مسلمانوں کو برباد کر رہا ہے۔ سونے اور چاندی کے زیور میں پہش  
 فشار رہتا ہے۔ اصلی زیور اخلاق ہیں۔ اخلاق سنوارہ۔ سر پر تھجھڑ عقل  
 کا رکھو۔ ہوش کی بایار اور نصیحت کے جھکے کان میں ڈال کر تیکیوں کے ہار

ٹھاٹھیں دستکاری اور بینز کا لکنگ ہو۔ اور پاؤں راستی۔۔۔ اسے چھٹے اور راہ حق پر ثابت قدیمی کی پذیرب پاؤں ڈالو۔ چھوٹسم کی عورتیں یہ بخت ہوتی ہیں بین کر نیوالی اور روئے رلانے والی۔ احسان جانے والی۔ پہلے خاوند کو یاد کر کے دوسرے خاوند کو برائیں والی۔ سر وقت آئیں رکھکر بننے سنوئے والی۔ غیر محروم پر نظر کر نیوالی۔ بہت بکھاس کرنے والی اور گلہ اور غیثت میں وقت گزارنے والی۔ ایسی عورتوں کو مردوں سے پہنچ کرنا چاہیئے۔ یاد رکھو۔ ۵

سرخ و سفید مٹی کی حورت ہوئی توکیا۔ سیرت کو ہم غلام میں صورت ہوئی توکیا، اس کے بعد عالی الجناب حضرت صاحبزادہ سید فخر حسین شاہ صاحب علی یوردی نے عظیف نیالا۔ آپ نے دینی تعلیم اصلاح رسوم۔ محبت رسول اللہ علیہ وسلم اور صلی اللہ علیہ وسلم میں بیھنے کے امتلئ بصیرت افروز تصریحات فرمائیں۔ اس کے بعد مولانا مولوی ٹھوڑا حمد صاحب یگوی نے نہایت انبیاء تقریں جملہ حاضرین کو دعوت عمل دی۔ فرمایا۔

۱۔ پیارے بھائیو۔ آج آپ ہزاروں کی تعداد میں جس عرض کے لئے جمع ہو۔ اس کو بھول نہ جانا۔ لوگ آپ سے پوچھیں گے۔ کہ جاہ کیوں ہوا۔ جاہ میں کیا فیصلہ ہوا۔ اور جاہ کا کیا مقصد تھا۔ پس آپ کافر من ہے کہ جہاں جاؤ اور جسے ملو علیساً کرام کی طرف سے حسب ذیل پیغام عمل سنادو۔

۲۔ ہرگاؤں میں قرآن کی تعلیم کے لئے درس جاری کر دو۔

۳۔ چوری کا پیشہ زندگاروں سے چھڑانے کے لئے جدوجہد شروع کر دو۔

۴۔ رسومات بد و رواج ترک کر کے شرعت اسلامیہ کی پامیڈنی کا عہد کر دو۔

۵۔ ہرگاؤں میں اسلامی تجارت کو فروغ دو۔

۶۔ بری صحبت سے بچو۔ خصوصاً شیعہ و مزاجی اشخاص کے زہر لیے اترات سے اپنے ما جوں کو محفوظ رکھو۔

۷۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھے۔ اتفاق و تجاہین مسلمین

کی تبلیغ کرو۔

یاد رکھو۔ کلمہ صالح و کلمہ مسئول عن رعیتہ تم میں سے ہر ایک شخص  
ہر شخص کافر ہے۔ کہ تبلیغ کرے۔ بزرگان دین کے ان فیصلوں کو جامہ عمل  
پہناؤ۔ اور جہاں چاؤ ناواقف اشخاص کے دلوں میں روح عمل پھوٹک  
دوستہاری یہ کوشش ہوئی چاہے۔ کہ کوئی بیکار نہ ہے۔ ہر شخص کسب  
حلال کے لئے ساعی رہے۔ نے روزگاری اور افلاس نے مسلمانوں کو  
تباهہ کر رکھا ہے۔ اسلامی تعلیم کو رواج دو۔ اور اپنی اولاد کو جنم کا  
ایجاد بنانے کے لئے چجو۔ ۲۰

بعد ازاں جائیدان کے ابیحی طعام و نماز ظہر کے لئے برخاست ہوا

## کارروائی اجلاس پنجم

مورخ ۲۰ روسمیر اسٹم ۶

بعد نماز ظہر ۲ بجے سے ۴ ہو یتے تک

نماز ظہر کے بعد بشیر احمد صاحب فتح خوان سیالاکوٹ نے خوش  
آوازی کے ساتھ بھی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں چند غفتین ڈھنیں  
اور صوفی خداجش صاحب آدواںی نے اپنی مختصر تقریب میں لاکھیش  
الاعیش الآخرۃ کے صفوں پر روشی ڈالی۔ بعد ازاں مولانا حکیم  
محمد قطب الدین متوفی جھنگ نگرہ ہائے تکبیر کے درمیان کھڑے ہوئے  
اور فرمایا:-

”مجھ سے امور کی وضاحت کے لئے کہا گیا ہے۔ مگر وقت  
کم ہے مختصر آنکھوڑا تھوڑا بیان کیا جاتا ہے تمام اعمال کی درستی کا مدار  
نیت پر ہے۔ نیت درست کرنے سے تمام کام ٹھیک ہو جائیں گے۔  
کا عمل بالذینت۔ جائزہ پر۔ جلسہ میں۔ غرض ہر جگہ نیت غالباً سے

جاوہر بیضاۓ مو لا کو ہر جگہ رقدم رکھو۔ تمہیں کسی جگہ خسارہ نہ ہوگا  
سینا علی کرم اللہ وجہ نے بڑی حد و ہجد کے بعد ایک مشک پہلوان  
کو نہیں پر گرا لیا۔ اس کی گردان کا طینے کا ارادہ کیا۔ اس پر بخت نے  
حضرت کے چہرہ اقدس پر تھوک دیا۔ اس کی اس حرکت پر سینا علی علیہ  
السلام قوراً اس کے سینے سے اتر گئے۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ مشک نے  
حیران ہو کر رہا کرنے کی وجہ دریافت کی تفریا۔ میری لڑائی تیرے  
ساتھ خالصاً وجود نہ تھی۔ الحب اللہ اور العقلاں اللہ پر میرا عمل تھا۔  
مگر تیری دس نیا اک حرکت پر میرے دل میں رنج و غصہ کی آگ بھڑکی  
اس لئے میں نے چھوڑ دیا۔ میں اللہ کے لئے کام کرتے ہوئے اس میں  
اپنی نفسانی خواہشات کی آہنیت پسند نہیں کرتا۔ پہلے میرا عمل ماضی  
خدا کے لئے تھا۔ اب اس میں ذاتی رنج و غصہ کا اضافہ ہو گیا تھا۔ ہند  
جھیے مجھوڑا چھوڑنا پڑا۔ وہ کافر اس پیکا خلاص کے اس عمل کو دیکھا اسلام  
کی صداقت کا قائل ہو گیا۔ اخلاص مسلموں کی باریہ ناز صفت تھی۔ اپنے  
دولوں میں اس کو پیدا کر دے۔ صدقہ خیرات و زکوٰۃ خالص اللہ کے لئے دو۔  
میں کا اعتقاد صحیح اس کا ایمان صحیح جو تنبیہ وہ پیدا۔ اعمال کا داد دینا  
عقلائد بنیاد اور اعمال دیوار کی طرح ہیں۔ بنیاد درست نہ ہو تو دیوار قائم  
نہیں رہ سکتی تب کی رہصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اللہ علی الجماعہ  
اتبعوا السواد الاعظم۔ علیکم سنتی و سنتہ خلفاء والاشدین۔ ان  
رشادات سے واضح ہے کہ سچا نہیں بصرف اہل سنت و الجماعت کا ہے۔  
ہندوستان کے سنی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقائد ہیں۔ وہی  
سائکل سنی و حنفی مالمیں سے دریافت کیا کرو۔ نہیں بخضی میں تعریہ داوی  
حرام ہے۔ افسوس تھا جو مجلسوں کی رونق خضی مردوں کی حورتوں سے ہوتی ہے  
شم وغیرت کا مقام ہے سلام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی نوشیروان اعظم کی نسل

سے تھے جس کی نسل میں سبھی بی شہر را نوگی اولاد میں سے ندادات کرام دنیا کے ہرگز کشمیر میں موجود ہیں۔

مولانا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و کمالات واضح طور پر بیان فرمائے سناز باجماعت کی پابندی پر زور دیا۔ اور آخر میں فرمایا۔

”پیر سید حافظا جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری می نے ریک دفعہ وعظ میں فرمایا۔ ”ہر نئی چیز سے پیار کرو۔ مگر مذہب و ہی پر انا خستیار کرو۔ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب نئے فرقہ بندی اور تفرقہ پر مبینی میں وعظ کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم گھر کے چار آدمی ہیں۔ یہری ماں خلقی۔ باپ سیر زادی بھائی شیعہ اور میں تقلید کو خیر ہو اور کہہ چکتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا باپ سیر زادیوں میں بیٹھا سیر زادی بن گیا۔ اس کے بھائیوں نے شیخوں کی صحبت خستیار کی شیعہ بن گیا۔ مولوی کسی غیر مقلد کے پاس رہا غیر مقلد۔ بن گیا ساری بیچاری گھر کی چاروں واری سے باہر نہ لکھی۔ اس لئے اس کا وہ خاص رہا۔ اس پر صحبت بد کا اثر نہ ہوا۔ بری تھیں تو سمجھو۔ یہمان کی خانکت کرو۔

دو روشنو اور احتلاط یار پر یار بد بد تیر پودا زمار بد  
مار بد تنہا ترا بر جاں زند یار بد بر طلاق و ایمان ہم زند  
اہل کے بعد جناب عبدالحق صاحب ساکن ڈھونک بدھاں ٹلچ را و پتندی  
کی دو نظمیں پڑھی گئیں

## مرا نہ سحر مری

مر جا سے دین پر ورسن میں پنج آب  
آج تیرا شان و شوکت بیش شاہ بہگا  
لے دست ان عزیزی صدمباریں سوچجے  
پاکبادوں کا قدم تھپر جو آنا ہوگا  
آج پیراں طریقیت تجھے میں میں جلوہ فلن  
آج مثل طور تیرا آستانا ہوگا

تیری الفت کا پرک کے دلیخانہ مولیا  
آنچ بھیرہ جست حق کافشا نمودا  
حسن جلسہ آج بیٹک شادا نمودا  
معنطہ قرات کاغذوں کا سنا لاموشدا  
اپی سستی میں تو یکتائے زمانہ ہوگیا  
اے دشتان عزیزی شاد پاش خوش بزی  
حق میں تیرے خوب حبیدی کا ترانہ ہوگیا

## دوسرا

نو شاروزیک محفل خوش لقا نذر ظہور آمد  
چ منظر وح پروردگشت اندر ظہور آمد  
صحاب رحمت یزدان بہر سو ناگہان بارہ  
کشان دین محمد مصطفیٰ اندر ظہور آمد

## قطعہ نامہ

سین ہم کو ملیگا آج سورہ قل هو اللہ کا  
خدائے امر قرآن میں الاصحاء کا  
بیان توحید کا اذکار تشییع و مصلیٰ کا  
کھلیکا ساختہ عقدہ بھی حدیث میں صم اللہ کا  
توکل کا بیان ہو گا رسانی کے تخلیٰ کا  
دیا جائیگا و عده ساتھ بھی تصریح اللہ کا  
تو پھر یہ سب پکھل جائی ہو نبای رحمت کا  
کہ ہونا ہاجن نے سلیں میں اپنچھ حسیہ کا

یمنظر نیکھڑا سلام کا بخود بوا عشدی  
تو ہائف غیب سے آواز آیا حسیج اللہ کا  
(عیدی تاب)

محمد اللہ کر میے امزوز رب الصارکا  
یہ دھفل ہے پاکیزہ ک جس کے حق ہی فیما  
ذکر ہو گما فنا عت کا سماوات عبادت کا  
تبایا جائیگا رستہ شرعیت کا طریقت کا  
فضائل انبیاؤں کے خوارق اولیاؤں کے  
سکبا یا جائیگا دل سے فدا اسلام مریونا  
خصوصت ہو وحی سے ہو محبت ہو وحی سیو  
عزیز از جان سمجھیں گے وہی اسلام کو مون

اس کے بعد جناب مولانا مولوی محمد عالم صاحب میر پوری ملشی فاضل و مولوی فاضل خلیفہ حضرت حافظ سید جماعت شاہ صاحب علی پوری نے اُدھہ گھنٹہ ضرورت شیخ پرو خط فرمایا۔ اور حاصلہ نماز عصر کے لئے برخاست ہوا نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مولوی فاضل احمد کا خط سیرت و اخلاقی خوبی پر بیوں مجدد ازان حاضرین کی یادی درخواست پر ماسٹر محمد عبیش صاحب مسلم نی۔ اسے نے پنجابی زبان میں اکیق تصنیف کردہ نظم نہایت خوش الحانی میں پڑھ کر نانی نظم درج ذیل ہے۔

### نَطْرَةٌ

صدتے جاوں اس کمیا گردے تے اجڑا، چے مکے دے آیا  
تے جس ذرا ریت عرب دا کر یا وقت د کھا یا  
چڑے نام تباں دے لیندے امدادے چڑھدے لیندے  
اہناءں نام خدا دیاں دھماں پایاں تیکن چڑھدے لیندے  
بدلی حالت ملک عرب دی تے اجڑی نگری دشی  
بدلی دشی رحمت دالی تے خالق دے سب دشی  
چڑے چبیدے بلکدیجے نوں جیوں چبیندے دانے  
ادہاک امام دے نال پرو تے جیوں تسبیح دے دانے  
ادہ اک آک رہما نہ بھائی سی سوتے بھار و  
اح اساؤں ذرخ کریںدے جوں قضاۓ بھار و  
الف لیلی دیاں جبلدار پڑھیاں چا سپارے بھٹے  
اپنے دل تے آپ لگائے ختم اللہ ادے بھٹے  
دھن دھن مالی آمنہ عبس لعل محمد جایا  
بے دریاندے کا فرتائیں سکم چا بنیا  
اس کے بعد ملکہ نماز عرب و طعام کے لئے برخاست بیوں۔

## کارروائی اجلاس ششم مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ء

بعد نماز مغرب ۸ بجے سے رات کے ۲ بجے تک

درسہ اسلامیہ پنڈوال خان کے طلبہ کی خوش آوازی سے نظیں پڑھیں  
محمد شریف صاحب - محمد عمر صاحب و شیراحمد صاحب و دیگر اصحاب نئے نقوش  
سے حاضرین کو معموظ فرمایا۔

۱۔ ۸ بجے مولوی جبیب الدل صاحب امرت سری کھڑے ہوئے اور  
ختم بتوت پر نیروست تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-  
فرمایا:-

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں اللہ پاک نے خاتم النبین  
فرمایا۔ میں نے کم از کم چالیس قصیروں کا مطالعہ کیا ہے۔ تمام فاسیں  
کا معنی آخری بنی قرار واقعی ہیں۔ مگر بیزاری اس سے اپنے مذہب کی بنیاد  
خاک میں ملتی ہوئی دیکھ کر انکار کر دیتے ہیں۔ بیزار محمود احمد اہتمام ہے۔  
کہ خاتم النبین کے معنی نبیوں کی تہہ ہے۔ انوار حلاقت مطیوعہ دسمبر ۱۹۷۶ء  
صفحہ ۴۴۴، میر قاسم علی بیزاری ایڈیٹر اخبار خارق کہتا ہے کہ حضور علیہ  
السلام کی پوری تابعداری سے امتی بنی بن سکتا ہے۔ حضرت کے بعد  
دو سہنار پیغمبر آ سکتا ہے (النبوة فی خیر الامم صفوہ ہائیلٹ) تفسیر قلادیانی سے  
تو آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اب فرمان رحمانی سنن تغیر کے پائیں طریقہ ہیں  
۱۔ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر کرتی ہیں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشادات حضرات! ہم احمد مدفن  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تفسیر صحیح بھیں یا بیزار قدیم کی بات نہیں  
ہے صحابہ کرام نے اس کا کیا مطلب سمجھا۔

۳۔ تابعین۔ ائمہ مجتہدین و مسلف صالحین نے اس کا کیا مطالعہ ہیں۔

کیا؟

### ۵ سخت عرب کا فیصلہ کیا ہے؟

یہ پانچ معیار ہیں۔ ان سے ثابت طور پر ثابت ہے کہ خاتم النبیین کے معنے سوا کے آخری نبی کے لینا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

تفسیر ابن کثیر۔ القان۔ ترجمان القرآن۔ موسیٰ سہب الرحمن۔ ابن حجر ایشی خوض تمام نفاسیں کا اس معنی پراتفاق ہے۔ بلکہ مقلد غیر مقلد سخنی شیعہ خوض ہرگز وہ کا اس معنی پراتفاق رہا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے۔ جن میں سے ہر شخص نبوت کا معنی ہوگا۔ خود ایں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (مشکوٰۃ شرف اردو جلد ۱۰ صفحہ ۸۱) خیرامت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول صحیح بخاری میں موجود ہے۔ تابعین میں سے امام حسن بصیری رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی لیتے ہیں (تفسیر ابن حجر۔ تفسیر ابن کثیر جلد صفحہ ۳۸۸) خاتم میں اتنا پر زبرد ٹھو باز سر پڑھو سخت عرب کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی سوا کے آخری نبی کے کوئی نہیں بن سکتا۔ (امام محمد طاہر گجراتی مجمع البخار جلد ۱ صفحہ ۲۷۶) (لسان العرب جلد ۱۵) تاج الرؤوف جلد ۱ صفحہ ۷۴

مگر میرے خیال میں میرزا یکوں کو میرزا علام احمد قادریانی کا قول ضرور ادا نہ چاہے۔ تحقیقی حواب ہو چکا۔ اب الزامی حواب سنئے میرزا صاحب تکھٹے میں۔ کہ میں اور میری ہمیشہ اکٹھے یعنی توام پیدا ہوئے ہمیشہ پہلے باہر آتی۔ ہمیشہ کی ٹھانگوں میں میرا سر خدا۔ ہوا چاند کی جون ۲۰۱۴ء میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاداؤ دھو۔۔۔ (کتاب تریان القبور پلٹ فلم

۱۹۹۶ء مطبوعہ ۱۹۷۴ء مطبع ضیا را لاسلام قادریان صفحہ ۱۵۷)

اب یہاں اگر خاتم کے معنے فہر لئے جائیں تو کیا اس کا مطلب یہو  
گا۔ کہ میرزا صاحب ایسی تہر تھے جس کے لگتے ہی سچے باہر آ جاتا تھا۔  
جو معنی اس حکم خاتم کے یعنی آخری ہیں۔ وہی معنی خاتم النبین میں مراد  
لینے سے میرزا نیوں پر بخواہی نیوں طاری ہوتی ہے۔ حضرت آدم  
علیہ السلام پیغمبروں کے باپ اور پیغمبروں میں سے آپ کے خاتم الاولاد  
سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تمام دانائیت ہیں۔ کہ سچنی کو جھی دماغی مرض نہیں ہوتا۔ وما صاحب حکم  
مجنوں خداوند کیم فرماتا ہے۔ کہ ہمارا نبی مجنوں نہیں ہے معلوم ہوا کہ  
جنوں۔ مراق۔ بالجولیا وہیں یا وغیرہ۔ میرزا صاحب کو مراق تھا۔ اخبا  
ہد قادریان جلد ۲ نمبر ۳۔ ۱۹۰۶ء جون مرسال شحیدزادہ بان جلد ۲  
جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) میرزا صاحب نے عدالت میں بیان دیا کہ میری  
یوں کو جھی مراق ہے۔ الحکم ۱۰۔ راگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵۷ کالم ۳۔ بیان  
محمد احمد صاحب کہتے ہیں کہ مجھے جھی مراق کا کجھی کجھی دورہ پڑتا ہے۔  
(رسالہ ریبو ۲۵ نمبر جلد ۲۔ اگست ۱۹۲۶ء)

میرزا صاحب کو سہیلیا یعنی اختناق الحرم کا دورہ جھی ہوتا تھا۔ (سیرۃ  
الحمدی صحت مظلہ)

مولوی صاحب مددوح نے بیٹھا روا لے جن ہیں میرزا کا  
وقار کہ مجھے مراق ہے۔ سہیلیا ہے پھر میرزا نیوں کے اقوال  
کو مراق نبی نہیں ہو سکتا۔ وغیرہ وغیرہ پیش کئے۔ یہ تمام روا لے  
کتاب "سودا ہے مرزا" میں موجود ہیں۔ یہ کتاب بقیمت سہ روپی  
رسالہ شریف اسلام سے ملکتی ہے۔ خواہش مند مصحاب حمدی  
طلب فرمائیں۔

آخر میں کہا کہ مرقی آدمی اپنے دعاوی پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ میرزا صاحب نے ۱۸ سال میں ۳۳ دعاوی کئے۔ فرانسیس میں میں جگر اسود ہوں ”علی ہوں سلطان ہوں۔ حارث حاث ہوں۔ مہدی ہوں۔ میسح ہوں۔ بنی ہوں۔ محدث ہوں۔ مجدد ہوں۔ کرشن ہوں۔ عرض پیسوں دعاوی موجود ہیں۔ میرزا صاحب کی قرآن دانی کا یہ حال ہے۔ کہ انہوں نے ۲۴ آیات قرآن مجید اپنی کتابوں میں غلط لکھی ہیں۔ جس کو صحیح قرآن لکھنا نہ آتا ہو۔ وہ بُنی یا محدث کیسے ہو سکتا ہے۔

۲۲ مقامات جہاں آیات غلط لکھی ہیں۔ انشاد اللہ کسی آئینہ رسال میں درج ہوں گی۔ تاکہ میرزا جی کی قرآن دانی کا حال جب کو معلوم ہو سکے بعد ازاں مولوی میرزا شاہ صاحب کا ایک گھنٹہ اتحاد بین المسلمين اسلام الرہوم اصلاح اعمال وغیرہ پر موقر اور زبر دست و غلط ہوا۔ مولوی تھا کے بعد ما شہ محمد صاحب سلم بی۔ اے۔ اور مولانا حافظ محمد امین صاحب و مفتی عطاء محمد صابر قوی کے مواعظ حسنہ ہوئے۔ ہر جماں کے مواعظ کا خلاصہ بشرطی خیال ایش رسالہ آئندہ میں دیا جائے گا۔

بعد ازاں مولوی نہوں احمد صاحب بگوی کی اختتامی تقریرو دعائے خیر کے بعد حاملہ رات کے دو بیجے تہائیں کامیابی کے ساتھ برخواتست ہوا  
(الحمد لله على ذالقات)

## اللشکریہ

اس ماہ عالیجذب مولانا محمد ضیر الدین صاحب بگوی نے ایک خریدار اور بابو محمد صدیق صاحب کلکٹر ہونڈ پوسٹ و خریدار مرحدت فرما کر شاعت میں حصہ لیا۔ مالک قائم انہیں جزاۓ خیر عطا کار سے تمام قاریں تھا ادا شاعت بڑکرنے کی سی فہریں میں

گوشه‌لره بافضل حزب الاصحاء بجهه ازکیم چولای ۱۳۵۹ خورشیدی مه نویبر ۱۳۹۶

گوشنواره مغارب حزب الانصار از پیش جالی سال ۱۳۹۰ هجری شمسی بهمنبر ۱۳۹۱ هجری شمسی

# ایک شیعہ کی کتاب متحیر

دفتر بہذا میں ایک شیعہ نے ایک مارسل بخوبی من اشاعت ارسال کیا ہے۔ جس کے بغیر محسن علی القادری لکھا ہوا ہے۔ مگر یہ نام فرمی معلوم ہوتا ہے۔ قادری سدر کے متولیین میں سے کوئی شخص صحابہ کرام کے خلاف اس قدر بعض وعدات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ مارسل میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ویکر محبوب کے خلاف بے بنیاد افتراضے کام لیا گیا ہے۔ جب تک مارسل صحیح نہ والا ہے پورے پتے سے اطلاع نہ دے۔ اسے درج نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس میں اطلاقات ہے۔ تو اپنا بیان تقدیم مقام وڈا کر خانہ وغیرہ لکھ کر بصیرتے۔ پتہ موصول ہونے پر مارسل پر مکمل و فصیل کن معکوتۃ الاراجواب رسالہ بہذا میں شائع کیا جائیگا۔ (فکار طیر)

## لکھوٹ مقتول

بنیام قاضی محمد اکمل حب صناقاویان | الاسلام علی من انتہ الہدی۔ آپ نے الفضل کے خاتم النبیین بنبر مورخ ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۵۴ پر لکھا ہے کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مادرہ الہمہ سے جس مدد و فدا کے نسلکنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کا مطلب بعض علماء

نیسخ موعد کھا ہے کیا آپ ان علماء کے اسماء کرامی صاحبو وال  
کتاب و سطر خیر فرنہ مانسکتے ہیں۔ فاکن لم تفعلوا وَ لَمْ يُنْقُلُوا  
فَاتَّقُوا النَّاسَ الْأُتْتَى۔ ترجمہ خدا سے ڈرواد رائی سے افتادہ سے باز  
( مدیل ) آباؤ۔

## گوشوارہ مداخل و منار حزب النصار ( مجلس انصار اللہ بھیرہ )

### ۱) ملک

تبلیغ ( جلسہ سالانہ ) ۷۲۱ مارچ ۱۹۹۲ء	ماہواری رسالہ ۳۲۰	چندہ ارکان ۲۳۰	برائے طلباء والعلماء ۲۰۹
کتب خانہ میزان کل پاک آن - ۱۲ - ۰۴	متفرق ۱۰	متفرق ۱۰	دارالعلوم عزیزیہ ۱۵
کدرج			

### ۲)

عملیہ ملازمین ۱۸	تبلیغ مصادر جامیہ ۱۹۴	طلبہ دارالعلوم للغہ سعید ۹۳۶	ساقہ ناید خرچ ۹۸
میزان کل پاک آن - ۰۴ - ۱۹۹۲ء	متفرق ۱۸	کتب خانہ ۲۸	ماہواری رسالہ ۱۴۲

ناید خرچ ( قرضہ ) پاک آن روپیہ آٹھ سو آٹھویس آٹھ آنے صرف  
( ذاکر محمد شریف ناظم )

# موضع مجوہ کا بین فیصلہ کن مناظرہ

## میرزا میوں کو ہرمت

مودہ ۱۹ و ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء مقام مجوہ کا ضلع شاہ پور اہل اسلام  
اور میرزا میوں میں ایک فیصلہ کن مناظرہ منعقد ہوا۔

سماں کی طرف سے مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب مولوی نائل  
کو لٹاڑو مولانا محمد مسعود صاحب البرڑی مناظرہ تھے۔ میرزا میوں کی طرف سے  
قادیان سے مولوی علی محمد۔ مولوی عبد الواحد۔ مولوی محمد بریسم بقا پوری صاحب  
 موجود تھے۔ میرزا میوں کو شناختہ ہرمت کا سامنا کرنا پڑا۔ حیات سیح  
او ختم بورت کے مسلم میرزا میوں کی بدواسی قابل دیدھی۔ صداقت  
میرزا کا اثبات ان کے لئے تیرصی طھی رکھا۔ سات میرزا کی مناظرہ کے  
اختتام پر مجمع عام میں تایپ ہوئے جن کے اسما درج ذیل میں۔

(۱) محمد حیات ولد محمود۔ (۲) علی محمد ولد جنزو دادا (۳) محمد نواز ولد قادر جنگش۔  
(۴) پٹاولد غلام محمد۔ (۵) غلام محمد ولد احمد فکوکھر۔ (۶) حافظ محمد حیات ولد غلام میر  
(۷) محمد یاء ولد سلطان کھوکھر۔ اہل اسلام کی طرف سے ملک احمد یازخان  
صاحب۔ وزیر محمد صاحب۔ فتح محمد ولد حیدر۔ ذریا ولد اللہ یاء۔ وغیرہم منتظم تھے  
علاوہ ایں استاد الحمام۔ رئیس الاحرار حضرت مولانا معین الدین صاحب  
ابھیری دام برکاتہم۔ سید القوم مخدوم العالم قمر الملائست حضرت سید جادہ نژمن  
سیال شریف ماذلۃ الخالی۔ مولوی ظہور احمد صاحب بیوی۔ مولانا.....  
محمد شفیع صاحب خوشابی۔ مولانا احمد الرین صاحب گنجیال۔ مولوی  
چراغ الدین صاحب رتیریڈی شامل اجلاس ہوئے۔ باشندگان

علاقہ تحصیل پر میرزا میت کی حقیقت اپنی طرح واضح ہو گئی۔ جباد الحق و ذہق  
الباطل ان الیکاظل کان شاہو قا۔ (الشودۃ)

اطلاع اپریل کے مناظرہ کی مختصر رو سیداد مرتب ہو رہی ہے ہے ۔  
اطلاع اپریل کے رسالہ میں انش اللہ درج ہو گی ۔

## اعلان

دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب برائے  
مروجت ہر وقت موجود ہیں ۔ اہل ثروت انہیں منکوا کر مفت تقسیم  
کر کے خدا کی بارگاہ سے اجر غلظیح حاصل کر سکتے ہیں ۔ خواہ شمند اصحاب  
ملکت صحیح گمراہ بندی یہ دہی پی جلدی طلب کریں ۔

(۱) سو آنے ہزار میزائیوں کی اپنی کلام سے ثابت  
کیا گیا ہے ۔ بے شمار طبعی و میرزاں لیگری پر کے حوالے  
موجود ہیں ۔ قیمت

(۲) بارہ صفحہ میزائیوں کی مائیہ نماز کتاب تفہیمات پر محققاً نہ  
کوئی بیتال کا خلاصہ تمام مسائل کا مجموعہ قیمت ۳۰

(۳) اسلامی بیتال کا کوئی عدقات و عشر کے متعلق کتب فہم  
کا مجموعہ سند و سندھ و پنجاب کے صد لا علامہ کا

(۴) قاؤی اجلیاں فہمیہ متفقہ فتویٰ دربارہ ارتداء میرزاں میان روافض  
و عدم جواز نکاح عورت سینہ بامروشی و میرزاں ۔

قیمت ۵ /

(۵) محمدی تراث نجاتی زبان میں نعمتوں کا بے نظیر مجموعہ۔ قابل دیر قیمت ۳۰/-

(۶) حقیقت شیعہ مذہب کے سرستہ۔ رازوں کا انکشاف۔ مذہب شیعہ کی صفت کتب سے مسئلہ تلقیہ کی حقیقت اور شید مذہب کی بنیاد کے جھوٹ پر ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲/-  
 شیعہ کے اصول و فروع کے مسائل کا مجموعہ جس (۷) ایئنہ مذہب شیعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شیعہ مذہب، کے بانیوں نے اسلام میں کیسے کیسے گندے مسائل ایجاد کئے قیمت ۳/-  
 شیعوں کا ایک رسالہ اور جاری کار و مخصوص لڑاک کے (۸) حکمکار والفقہاء نے اپنے کامکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

(۹) علمی جوسر سال نئی و سال نئی کے شمس الاسلام میں گئے فی بذریعہ رکھنے کے مکمل بھیج کر طلب کریں۔

(۱۰) سماع الائار کتب احادیث۔ فقہ و قصوف سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور سماع الائار اور سماع فماریں ٹھاہر کو کے مقدم الذکر گروہ کے لئے سماع جائز ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/- مرفق پسند نسخے باقی رہ گئے ہیں جلدی طلب کریں۔

لئے کاپی

میتھکی رسالہ شمس الاسلام بھیرہ  
پنجاب

# مرزا فی امت پر تمام حجت

(اوسمی)

## و عوت الی الحق

(د از مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب مولوی فاضل کوتار)

مرزا صاحب قادریانی کا وجہ و جس قدر اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطراں کا ثابت ہوا ہے اس سے اب اسلامی دنیا بے خبر نہیں رہی اس شخص نے قادریان سے خودح کیا۔ اور مخبر صادقؒ محمدؒ رسول اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے میری امت سے دجال اور کذاب دعویٰ بنوت کرنے کے پردی ہوئی انجیل میں بھی جھوٹے مُسخِّع آئے کہ پیشگوئی موجود ہے جس کو مرزا صاحب نے بھی ازالہ اور مام میں ذکر کیا ہے۔ لیکن باس یہ تبیہات کی مسلمانوں نے مرزا صاحب کے مختلف دعاویٰ کو قبول کیا۔ اور ان کو مجدد دین حامی اسلام اور بنی وغیرہ تسلیم کیا۔ اگرچہ علماء امت نے اس کے رد کرنے میں کوئی دقتیہ باتی نہیں پھضورا۔ اور اس کے دعاویٰ امام وغیرہ کو طشت از بام کر دیا۔ اور ان کے مقاصد شنومہ تذوقی میں میں اشجاع لابز راست گار فرنگ کے آله کا ہے سونا۔ اسلامی روح کو کھلانا۔ جہا دکو حرام کرنا۔ دروئے زین کے کروڑ مسلمانوں کا فرقہ ارادتیا۔ اسلامی سلطنت کے زوال اور عالمگیر کسے نایا پاک، اقوال اور افعال تعلیم یافتہ طبقہ اور علماء اور اسلامی و سنتی کسے نایا پاک، اقوال اور افعال تعلیم یافتہ طبقہ اور علماء اور سیاست دان مسلمانوں پر واضح ہو چکے ہیں۔ مگر یہ نہمہ عموم کا لانعام مرزا فی اور اگر کان مرزا سیاست قدنی اول لا سوری مرزا صاحب کو عنیا کے مخفی خیال کئے جاتے ہیں۔ ایک صاحب بصیرت کو حیرت ہوتی ہے۔ کہ وہ

کوئی سی چیز ہے جس نے اب تک ان کو مزاہیت میں الجھا رکھا ہے۔  
 لیکن غذر کرنے پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مزاہیت کا جال سند  
 وفات مسیح علیہ السلام ہے۔ جس کی گرمیں نہایت عجیبی کے ساتھ  
 دی گئی ہیں۔ اور فرمیں خود وہ میرزا یوسف نے اس کو مرا صاحب کے  
 تمام دعاویٰ کی صداقت کا مراد تبدیل یا ہے۔ اگرچہ یہ نظر بالکل غلط  
 ہے۔ کیونکہ موت عیسیٰ علیہ السلام اور صداقت میرزا صاحب میں کوئی  
 تلازم نہیں ہے۔ تاہم وہ اسی طرح جال میں پھنسکرہ گئے۔ اور میرزا  
 کے مقاصد مشوّه اور عقائد بالطہ ان کی نظر دوں سے اوچیل ہو گئے  
 میرزاؒ بھی شیخ علماء سے یہی مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ حیات مسیح ثابت کر دو۔  
 تو ہم میرزاہیت کو تھوڑ دیں گے۔ اگرچہ علماء نے اس مسئلہ کو بھی صاف  
 کر دیا ہے۔ اور سعد درسائے اثبات حیات مسیح میں لکھے جا چکے ہیں  
 جن کا جواب میرزا یوسف سے بن نہیں پڑا۔ مگر ان کی بدایت میں مرا صاحب  
 کا وہ چلنچ جوانہوں نے ازالہ امام میں ایک بڑا روپیہ انعام کیسا تھا دیا ہے  
 حاصل ہو رہا ہے۔ اور یہ مزاہیت کا آخری سہار قرار پایا گیا۔ اگرچہ عام  
 طور پر علماء امت نے اس غیر منصفانہ چلنچ کی طرف توجہ نہ کی۔ لیکن میں نے  
 محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور توقیف سے سرمنا طرے میں اس چلنچ کو پورا کرنے  
 پر آمادگی ظاہر کی جس پر میرزا یوسف نے دفعۃ الرؤس اختیار کی۔ بالآخر میں  
 نے ۷۹ مئی ۱۹۲۶ء کو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ و خلف مسیح کو بذریعہ  
 چھپی اس طرف توجہ دلائی۔ کہ تحقیقاتی مجلس کا انتظام کریں۔ اور بعد میں  
 شرائط انعامی مجھ سے اس مجلس میں یہ ثبوت لیں۔ تک لفظ توقی جو  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بازے میں سورہ آل عمران اور مادرہ میں  
 دار و ہوا ہے۔ وہ قائم معرفت اور واقعات مسئلہ میرزاہیت کی روشنی  
 بعنی موت ہرگز ہونہیں سکتا۔ بلکہ وہ یعنی قبض تجاہہ یعنی حبس درد وح

کوہ پہنچت کندھائی و مجموعی قبضہ میں ۔ رئیسے کے معنوں میں سے بیش خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ ملا و بارہ ۲۰ جون کو یادوگانی کی گئی ۔ تو نکم جوالی کو میاں فضل دین صاحب پلیسٹر نے جواب دیا ۔ کچھ گم ہو گئی ہے ۔ جوالی ۱۹۳۲ء کو اس کا جواب دیا گیا ۔ لیکن قیام مجلس تحقیقاتی اور طے شرائط سے پہلو تھی کہ کے مال دیا ۔ اس پر میں نے المدح مجریہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۰ء میں مکتوب مفتوح نام میرزا محمود احمد صاحب کے عنوان سے شاخ کیا ۔ اور بعد ایک رجب تیری وہ پڑھے خلیفہ صاحب قادریان کو بھیجا گیا مگر اس طرف سے صدارتی برخواست کا مضمون رہا ۔

اس خاموشی کے بعد میرزا یوسف کو لازم تھا ۔ تو وہ کم انکم اس چیز کا ذکر نہ کرتے ۔ کہ ان کو اگر قبول حق کی جرأت نہ تھی ۔ لیکن وہ کمال و قاحت اور بے چیائی سے بھروسی چنانچہ مناظروں وغیرہ میں دیتے ہیں ۔ اور لطف یہ ہے کہ میرے سامنے بھی چنانچہ مناظروں موضع مجموع کا ضلع شاہ پور میں یہی حرکت ان سے عمل میں آئی ۔ جسپرہ میں نے ثابت کر دیا ۔ کہ تو میں بعینی موت نہیں ۔ اور مطالبہ انعام کیا ۔ مگر نہ تو کو جواب دے سکے نہ انعام لہذا اپھر بذریعہ تحریر میرزا یوسف کو اطلاع دکر انعام حجت کیجا تی سے ۔ کہ وہ حدا کا خوف کریں ۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ کے حصنوں میں کھڑے سوکر جوابی کرنی پڑتے گی جب دن کوئی حیر تقلب سیم کے بغیر مفید نہ ہو گی ۔ یوم لا شفعت مال دلابیون الامن الی اللہ تقلب سیم و اذلعت الجنة للحقین و برزت الجحیم للغون ۔ اے نیک دل میرزا یوسف! جو محض دل کو کہیں ہو ۔ غور اور تبر سے کام لو ۔ اور میرزا محمود کو فیصلہ کرنے پر آمادہ کرو ۔ درستہ اس مذہب سے انگل ہو جاؤ ۔ کیونکہ میرزا میت کا یہ آخر ی سہارا اور داہمنہ تھی بھی ٹوٹ چکا ہے ۔ السین مکمل جل رشید ۔ بہت دھرم اور میرزا میت کے تحصیلہ داروں کو واضح ہو کہ اگر قم میں کوئی شہزادہ غیرت و

حیا، یاتی ہے تو تحقیقاتی مجلس اور شرائط انعامی طے کر کے فیصلہ کرو  
وہ نہ خدا کی محبت تم پر لوری ہو چکی ہے۔

بالآخر میں بغوا ہے دام بمنعت ایک خدمت اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا  
کاظماً بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو شرح صدر بھی لفیض کیا  
ہے۔ مجھکو یہ مسئلہ بہت مشکل نظر آتا تھا۔ جیسا کہ اکثر لوگوں کو نظر آتا  
ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ سے استعلام کرتا تھا۔ آخر اس کے فضل و  
کرم نے میرے شرح صدر کے لئے یہ تقریب قائم کی کہ ایک شب وقت  
سخراں یم بیداری کی حالت میں میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو  
چڑا سماں پر سے بطور تلیٰ اپنا دست مبارک دراز کر کے فرمائے  
ہیں۔ یہ کیفیت انتہم اذ انزلت فیکم یا اخہرست صلی اللہ علیہ وسلم  
سکے قول مبارک کی تصدق تھی۔ میں اس سروکو برگز نہیں بھجوں  
سکتا۔ جو اس وقت مجھکو حاصل تھا۔ مگر حسب وقت وہ نظاراً اب بھی  
آجھکوں سے سامنے آ جاتا ہے۔ تو دل یعنی سے بھر جاتا ہے۔ اگرچہ  
کسی کاڈ یا کشفت کسی پر جوت نہیں۔ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے روایا یا کشفت کے... لیکن چونکہ یہ مخصوص قرآن و حدیث  
کی دلالت قطعی سے موافق ہے۔ لہذا صحیح ہے۔ جس کے آثار عرصہ ترقیہ  
بین باشیں سال سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہیات سیع ۲ میں عام  
ہوئے بڑے مناظر مژاٹی مولوی حافظ روشن علی غلام رسول راجھی کے۔  
جلال الدین شمس اللہ تھہ جالندھری صاحبان فضلہ اوقادیان نہ صرف  
مشکست کھا چکے ہیں۔ بلکہ آجتنک ان دلائل کا کوئی جواب بھی تجویز  
ہیں کر سکے جو میری طف سے حیات میسح پر پیش ہوئیں۔ لطف یہ  
ہے کہ حضرت عیسیٰ کا کشمیر میں جانا میں نے سب سے پہلے مناظر  
ہیں جو عجمکار میں آیا۔ قرآن مجید نے باطل کیا اور تقریباً بین سال سے

برمناظرہ میں کیا جا رہا ہے۔ لیکن آجتنک مرزاں علماء اس کا جواب  
گھڑنے سے عاجز ہیں۔ فاعجز رو یا اولی الابصار سے بنالاترخ قدویت  
بعد اذہدیتنا وہب لئا من ذلیک حمدہ اتنک انت ادھا  
(ابوالقہم محمد سین سو لوی خافض سکھتہ کو تاریخ ضلع گوجراوی)

## قاویاںی معمر

### میرزا کے کلام میں شاقفنا

(۱) مسیح کے نئے بھارے سید و مولا نے بتوت شرط نہیں بھٹھرائی  
(توضیح مرام ۹) وہ ابن مریم جو آئے والا ہے کوئی بی بی نہیں ہو گا کا  
ازال حصہ اجس آنے والے مسیح موعد کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے

اس کا انہی حدیثوں سے پتہ دیا گیا ہے۔ کوہہ بی بی نہیں ہو گا حقیقت الوجی  
(۲) ایک غلطی کا ازالہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں بجا لہڑائیں احمدیہ لکھتے

ہیں۔ مذہدا نے آج سے بیس برس پہلے لہڑائیں احمدیہ میں میرانا محمد  
اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا

ازالہ ادام صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے۔ اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا  
کیا ہے۔ وہ بھی اس مشیل (یعنی مشیل مسیح) ہونے کی طرف اشارہ ہے

لئے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد و عیسیٰ اسے جمالی معنوں  
کے رو سے ایک ہی کہیں۔ آخری زمانہ میں بر طبقہ مشیل کی موجود احمد

جو پسے انہی حقیقت عبوریت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

اس جگہ اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر نہیں۔

(۳) ازالہ صفحہ ۲۹ مسیح کو صلیب پر تین طفے کو رے کھے۔ ازالہ صفحہ

صرف ۲ گھنٹے۔ ازالہ صفت ۸ صرف چند منٹ گزرے تھے (۴۳) حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود کی مججزہ کے طور پر ان کا پرواز فرقہ آن کرم سے ثابت ہے۔ (آنینہ اکملات اسلام صفت ۶) ان پرندوں کا پرواز کرنے اور آن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ (ازالہ اکملات صفت ۱۰ صفحہ ۳۰۰ حاشیہ)

(۴۴) پسح صرف اسقدر ہے کہ یوں مسیح نے بھی بعض مجرمات دکھلاتے جیسا کہ بھی دکھلاتے ہیں۔ (بیویو ماہ تقویٰ صفت ۱۹۰ صفحہ ۳۲۲) مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی مججزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمه بیانات حکم صفحہ ۷۷۷ حاشیہ)

(۴۵) ملزید دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام یا کتنے بھی میں پیش کوئی بیان نہیں۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ (تحفہ گلزاری صفحہ ۱۹۵)

(۴۶) اس عاجز نے جو مثل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم مسیح موعود خیال کر بلیحہ ہیں۔ (ازالہ صفت ۱۹۵)

(۴۷) مسیح ابن میرم اس امت کے شماریں آگئے ہیں۔ (ازالہ صفت ۱۹۲) حضرت علیہ کو امتی قرار دینا کفر ہے۔ (ضمیمه بیان حکم صفت ۱۹۲)

(۴۸) ویدگراہی سے بھروسے۔ (البتری جلد ۱ صفت ۵) ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ (پیغام صلح ص ۱۱)

(۴۹) حضرت موسیٰ کے اتباع سے ان کی امت میں سزاویں بھی ہوئے الحکم ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء۔ بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت بھی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ (حقیقتہ الوجی ص ۷۹ حاشیہ)

(۵۰) خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا۔ دلائلات امدادوں خدا اپنے خاص بندوں کیلئے قانون بھی بدل سکتا۔ (ضمیمه بحث)

(۱۱) خدا تعالیٰ اپنے اذن اور ارادہ سے کسی شخص کو موت، وحیات اور ضرر و نفع کا مالک نہیں بناتا (ازالہ ص ۱۷۲ حاشیہ)۔ مجھکو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دیکھی ہے۔ اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھکو ملی ہے۔ (خطبۃ البہامیہ ص ۲۳۴)

(۱۲) امہات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ جن مجھے کہ پڑھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی، سنسکرت، یا عبرانی وغیرہ (مزدہ مسح ص ۲۵) یہ بالکل غیر معقول بات ہے۔ اور یہودہ امر ہے۔ کافان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو۔ اور اہم اس لوگی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھہ بھی نہیں سکتا۔ لیون کا اس میں تخلیق مالا بیطاق ہے۔ اور ایسے اہم سے فائدہ ہی کیا ہوا۔ جو ان فوجہ سے بالاتر ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۲۹)

### آخری فیصلہ

(۱۳) ظاہر ہے کہ ایک دل سے روتنا افضل یا تین نکل باتیں نکل نہیں سکتیں سیون کے طرق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن ص ۲۳)

(۱۴) اس شخص کی حالت ایک محبوط الخواص انسان کی ہے۔ کایک کھلا کھلا تناقض اپنی کلام میں رکھتا ہے (حقیقتہ الوجی صفحہ ۱۸۳)

(۱۵) کوئی دانش مہذا اور قائم الخواص آدمی دو ایسے مستضا و اعتقاد پر گز نہیں رکھ سکتا۔ (ازالہ ص ۲۳۶)

(۱۶) جھوٹ کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیدہ ارب من حصیخ ص ۱۱۱)

### طلباً سے خطاب

مانگ لی نسوانیت سو تم نے برسروں ادا  
جھکسا سر را اور یہ محبوہ بیت چھا بی ہوتی  
ناز کی خنچا میں چال انھلائی سہوئی  
سینٹ کی خوشیوں میں وح ناپر قوئے بجئے

خالی خندس سے جذبہ ہائے صنف نازل شکا  
 نازل کی کامیقٹے پلی چھڑی بازدھے بجٹے  
 پاؤں رکھتے ہو مم گلکشت سیلس ناز سے  
 دیر سے قپوں کے منہ لکھو اسوئے کروز کا  
 شفی زینت سے تہیں فرحت بگرتی نہیں  
 تھک سیئے ٹنگہ ایں مرداں سیرت کیلے  
 مردکتے میں سے اے ماں چوتی کے غلام  
 مرد کی خلائق ہے زند آذانے کے لئے  
 مرد ہے سیالب کے اندر اکڑتے سب سے  
 مردکتے میں اسے سبدگان طمطراتی!  
 جنگ میں ہر انکین جس کی شجاعت کی گواہ  
 دوستا ہو متعد چوکلی کا دامن تھا منے  
 معخلک رتا بتوں آشام تلواروں کی سائھے  
 قم گاہیں رغیگی کے کھیل ہو رہتے ہو دور  
 سے تھا ارتقا پروردہ سعی زوال  
 یون ٹھہرازے منکے اندر بے قتلگی کی زبان  
 یہاں مغربی جلووں میں جھکانا نہیں  
 جیب میں کھری اور سقدر شان و شکرہ  
 یعنی کوئی زندگی ہے بنے نظام ہے اسے  
 آہے بیگناز، انجام و آغا رحیمات  
 اہل عام کی اظہریں مختار تھا نہیں  
 سیف کا دامن تو ہے اک سو روچھوٹا  
 عزم تیر ٹنگ کے صانعے ہیں جس دھنکا

کر زنی چہروں پر زن بنتے کے ارباب بیقر  
 شوق کنگن کا ٹلانی پر گھڑی باندھے بھٹھے  
 اے میں قربان! رن میں نکلو کے اسی اڈا  
 سینگتی ہیں جس کی دھمک کو خلفشار  
 کیا تھا رے پاؤں کیجھے زین ہلتی نہیں  
 زندگی ان کی و بارے ہے آدمیت کیلے  
 جس کے ہاتھوں میں سو طوغاں چکر کی تھا  
 گردیں سرکش حادث کی جھکانے کیئے  
 بھر کی بھی ہوئی موجود سے لڑنے کیلے  
 جو جلال ابر وباراں کا اڑ ناجوہ مذاق ا  
 رزم کے شعلوں میں کجھ کرتا ہو ملختہ پر کلا  
 مسکرا ناہو گرجتے بادیوں کے سامنے  
 کھیلتے ہو جس کے پھوسرخ انکاروں کے لامہ  
 آفریں اے عصر ھاضر کے جواناں ٹھیرا!  
 الاماں! تعلم تافقن کا اصل پر دکان  
 خوف ہے گھکانا ہو جائے کہیں مندوستان  
 تم کو اس بہر دیپے پن سے جواب آ جائیز  
 سر جھنکا لئے شرم سے لئے حاقد مسوکی گزو  
 نقل محترب کی تھنا لے زبون تھا خواں  
 سن اک را لھا جائے تیری موت پر ارکیا  
 مرد مبینک صاحب صلیق قلم ٹھاں  
 اور قلم میں اک سو روچھوٹا  
 طوق چکوئی کاٹو ٹوں بخود کی چاندھا

# مُرْسَلِ نصَارَىٰ إِلَيْكُمْ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی اہدا کیلئے ہاتھ بڑھائیے اس کے رکن بن کر اس کی مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ عرصہ اڑھائی سے یہ جماعت نہایت خاموشی کیسا تھا سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کے نئے اعلیٰ چیزوں پر جامع مسجد بھرہ میں اسلام عزیزیہ قائم ہو چکا ہے۔ ماسیواری رسالہ قسم اسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جانیں سلم آبادی کو سلام و رواج کی سذشوں سے آزاد کرنے اور انہیں روافض قمزیت کے دام تزویر سے بخاتلاف کرنے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے بھروسے ایک علمیستان و قبیلہ کتب خانہ دلائیبری کا قیام تحریک سے منفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو گئے ہیں۔ یاد رکھئے قسم اسلام کا خریدار بنایا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنے میں اہدا دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار اور رسالہ کی مالی مصارف سے بلوز سپکدوش کر دیں حزب الانصار کے تمام کمکن مفت کام کر دیں۔ صرف طباعت و نسخہ و کاغذ کے مصارف پر اکٹے کئے لئے جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے۔ یقین جانیے کہ رسالہ کا ہر ہا کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم مبلغ اور مناظر کے جملے کے برابر ہے۔ کم از کم کوئی کا دل ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل دہ والی محلہ چنڈہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام حاصل کروں۔ ایسے امامان مساجد کا فرض ہے کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو



علاوه ازیں پہتم کی تبلیغی کتب بننے کا پشتala ہے

منیجہ:- دفتر رسالہ قسم اسلام بھروسہ پختا۔

# الْمُعَدَّلَةُ

منجانب آستانہ عالیہ سیال شریف

بھیرہ مسلح شاہ پور سے باوارت مولانا مولوی ناظم الدین صاحب بگوی عرصہ  
پنے دو سال سے جریدہ شش اسلام جاری ہے۔ جریدہ آستانہ عالیہ  
سیال شریف کا نامیندہ ہے۔ اس کا اجر امیری مرضی کے مطابق ہوا۔  
آجکل قتل کانڈا نہ ہے بتلم کے ذریعہ دنیا میں انقلابات پیدا کئے جاسکتے  
ہیں۔ غیر مذکوب کے اعتراضات کے جوابات اور تبلیغ حق کے لئے ایسے  
پڑا کے کو جاری رکھنا اور اس کی اعانت کرنا ہر مسلمان کا اسلامی فرض  
ہے۔ جب قوم کی تاریخ ہے۔ وہ بہری اور جس کی اخبار ہے وہ کتنی  
بھی جاتی ہے۔ شمس اسلام فالص اسلامی وینی و تعلیمی پڑھے۔ احباب  
کی شاندار خدمت بجا لایا ہے جس قدر غیر شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے  
حق الطیاب باطل اور اعلاً کلۃ الشروپی طرح عیان ہے۔ فیقر عالم مسلمانوں  
سے عموماً اور اوقتناں آستانہ عالیہ سیال شریف سے خصوصاً منقطع  
ہے۔ کہ وہ اس جریدہ کے خریدار بن کر اس کی مالی مشکلات دودکریں۔

وَصَّلَلَيْنَ الْأَلَبَادَخ

(حمدہ: فیصر قمر الدین عفرانہ سجادہ نشین آستانہ سیال)

بآهٰہ طہور مکبوی امیرہ پذیرش کشمیر مسلم ریس لپڈی سے چپکر بھیرہ مسلح  
شاہ پور سے شائع ہوا۔